لجنہ اماء اللہ نمبر بر موقع جلسہ سالانہ

ایڈیٹر:۔ محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر:۔ جاوید اقبال اختر

۷، ۱۴؍ ذیقعدہ ۱۳۹۲ ہجری | ۲۱، ۱۴؍ فتح ۱۳۵۱ ہش | ۲۱، ۱۴؍ دسمبر ۱۹۷۲ء

احمدی مستورات کے چندہ سے تعمیر شدہ مساجد میں سے ایک مسجد

"مسجد نصرت جہاں" کوپن ہیگن (ڈنمارک) جو ۶ لاکھ ۶ ہزار روپے سے ۱۹۶۶ء میں تعمیر ہوئی۔ اور حضرت امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۱ رجولائی ۱۹۶۷ء بروز جمعہ اس کا افتتاح فرمایا ۔

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۴/۲۱ فتح ۱۳۵۱ ہش
جلد ــــ ۲۱ شمارہ ــــ ۵۰ - ۵۱

لجنہ اماء اللہ اور اس کی پچاس سالہ تقریب

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہر سال اخبار بدر کا خاص نمبر شائع کیا جاتا ہے جس میں علماء سلسلہ کے متنوع عنوانات پر تبلیغی تعلیمی اور تربیتی مقالات شائع ہوتے ہیں۔ لیکن اس سال چونکہ لجنہ اماء اللہ کی پچاس سالہ تقریب منائی جارہی ہے اس لئے محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان کی خواہش کے احترام میں بمنظوری نظارت دعوت و تبلیغ بدر کا یہ خاص نمبر لجنہ اماء اللہ کے لئے وقف کر دیا گیا ہے۔ درحقیقت احمدی مستورات کا بدر پر یہ حق تھا جو انہیں دیا گیا ہے۔

لجنہ اماء اللہ احمدی مستورات کی اس مجلس یا کمیٹی کا نام ہے جسے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے آج سے پچاس سال پہلے اس لئے قائم فرمایا تا ایک ایسے روحانی ماحول میں احمدی مستورات کی دینی تعلیم و تربیت کا انتظام ہو جو خالصتہً مستورات کا ہو اور اس پروگرام پر عملدرآمد کر کے ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے قابل ہوں جو احمدی خاتون ہونے کے سبب ہر عورت پر واجب ہوتی ہیں۔ نیز ان کے ذریعہ سے احمدیت کی نئی پود بھی بہترین رنگ میں تربیت پاکر زمانے کا چیلنج قبول کرنے کے قابل بن سکے۔

جماعت احمدیہ کے استحکام اور خدمتِ اسلام کے سلسلہ میں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے سینکڑوں دیگر پروگراموں کی طرح احمدی مستورات کی تربیت و اصلاح کے لئے لجنہ اماء اللہ کے پروگرام کو بھی اللہ تعالیٰ نے ایسی کامیابی بخشی کہ اس تنظیم کا افادی دائرہ روز بروز وسیع سے وسیع تر ہوتا جارہا ہے۔ اور جماعت احمدیہ کے ساتھ ساتھ اب احمدی مستورات کی یہ تنظیم بھی بفضلہ تعالیٰ بین الاقوامی حیثیت حاصل کر چکی ہے۔

لجنہ اماء اللہ کے مخصوص پروگرام میں صرف طبقۂ نسواں کا تعلیم و تربیت پاجانا ہی مقصود بالذات نہیں تھا بلکہ اس کے ذریعہ جو ملی مفاد حاصل ہوتے ہیں وہ کہیں زیادہ دور رس اور وسیع تر ہیں۔ جس صورت میں کہ قوم کے نونہال عورت کی گود میں پلتے ہیں اور نوجوان ہی قوم کی ریڑھ کی ہڈی ہوا کرتے ہیں تو آئندہ نسل کو احسن رنگ میں تربیت یافتہ بنانے کے لئے پہلے قدم پر عورتوں کی اعلیٰ تربیت اور اسلامی تعلیم کا تام نمونہ بنا دینے کی بڑی ضرورت تھی۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اسی بنیادی ضرورت کے پیش نظر لجنہ اماء اللہ کی تشکیل فرمائی۔ اور ابتدائی کارکنات لجنہ اماء اللہ کو حضور ہی کی خاص نگرانی اور ہدایات کی روشنی میں کام کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اور آج جو دنیا بھر میں لجنہ اماء اللہ کی سینکڑوں شاخیں اپنے دائرہ میں اسلام و احمدیت کی بہترین خدمات سرانجام دے رہی ہیں تو یہ اسی شجرۂ طیبہ کے ثمرات ہیں۔ قارئین کرام کسی قدر تفصیل کے ساتھ لجنہ اماء اللہ کی پچاس سالہ مساعی کا خاکہ اسی پرچہ میں پڑھ سکتے ہیں۔

ربوہ میں لجنہ اماء اللہ کی پچاس سالہ تقریب خواتین کے اپنے سالانہ اجتماع منعقدہ ۱۷-۱۸-۱۹ر نومبر کو منائی گئی اس موقعہ پر ربوہ کی مرکزی لجنہ اماء اللہ کی طرف سے ایک نہایت دیدہ زیب بلند پایہ "مجلہ" شائع ہوا جس کی ایک کاپی ہمیں بھی ملاحظہ کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ یہ مجلہ اپنی ظاہری اور باطنی خوبیوں کے سبب لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کی ایک قابل قدر پیشکش ہے۔ چونکہ قادیان میں یہ تقریب امسال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر منائی جارہی ہے اس لئے اس تقریب کی مناسبت سے بدر کا سالانہ نمبر لجنہ اماء اللہ نمبر کے نام سے شائع کیا جارہا ہے۔ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان کی خواہش اور ارشاد کی تعمیل میں بدر کے زیرِ نظر پرچہ کی تدوین میں اسی مجلہ سے استفادہ کیا گیا ہے۔ بلکہ معتدبہ مضامین کا ماخذ بھی یہی مجلہ ہے۔ اس سلسلہ میں سیدہ محترمہ بیگم صاحبہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہا اللہ تعالیٰ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان کی ایک مبسوط اور جامع رپورٹ بھی ہے جو محترمہ موصوفہ نے بڑی محنت کے ساتھ تیار کی ہے۔ اس میں تقسیم ملک کے بعد سے اب تک بھارت میں لجنہ اماء اللہ کی کارگزاری کا تفصیلی ذکر ہے۔

احباب اس رپورٹ کو بغور مطالعہ فرمائیں اور ہماری بہنیں اور بیٹیاں دیکھیں کہ ان کے لئے ہندوستان کے وسیع و عریض ملک میں کام کا کس قدر وسیع میدان پڑا ہے۔ لجنہ اماء اللہ کی گذشتہ پچاس سال کی شاندار مساعی ملاحظہ کی۔ ماضی کو تو کوئی پکڑ نہیں سکتا۔ مگر مستقبل آپ کے ہاتھ میں ہے۔ آئندہ کی پچاس سالہ تاریخ آپ نے بنانی ہے۔ اس میں آپ میں سے ہر ایک کا کس قدر حصہ ہونا چاہیئے اس کا فیصلہ آپ نے کرنا ہے۔ نہ صرف فیصلہ بلکہ اس کے بعد لگاتار جدوجہد کے ساتھ اس تاریخ کو چمکانا ہے۔ جن بہنوں اور ماؤں نے گزشتہ پچاس سالہ دور میں اپنی مخلصانہ کوششیں کیں آج ان کی تفصیل پڑھ کر آپ لطف اندوز ہوتی ہیں۔ کوشش کریں کہ آج سے پچاس سال بعد آنے والی نسل آپ کے کارناموں کو اسی طرح قدر کی نگاہ سے دیکھے !!!

خدا تعالیٰ کی ہزاروں ہزار رحمتیں نازل ہوں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی رُوح پر کہ حضور نے طبقۂ نسواں کو اُوپر اٹھا کر نہ صرف انہیں واجبی حقوق طلب کرنے کے قابل بنایا بلکہ عملاً انہیں ان کے حقوق دلا دیئے۔ اور آئندہ کے لئے ایسی بنیادیں پختہ کر دیں کہ احمدی مستورات کو سوسائٹی کا ایک قابلِ قدر وجود بن کر چمکنے کا خوب موقعہ ملا۔ ہم چاہتے ہیں کہ تمام احمدی مستورات سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے حسب ذیل ارشاد کو ہمیشہ ہی پیشِ نظر رکھا کریں کہ یہ نچوڑ ہے لجنہ اماء اللہ کے سارے پروگرام کا۔ اور خُلاصہ ہے ان کے سبھی لائحہ عمل کا۔

حضور رضی اللہ عنہ نے ۱۹۴۴ء کے جلسہ سالانہ پر احمدی مستورات کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:-

"دیکھو! رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو تعلیم دلانے کی کتنی اہمیت بیان فرمائی ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ عورتوں کی تعلیم و تربیت کے بغیر کام نہیں چل سکتا۔ مجھے خدا تعالیٰ نے الہاماً فرمایا ہے کہ اگر پچاس فیصدی عورتوں کی اصلاح کر لو تو اسلام کو ترقی حاصل ہو جائے گی۔ گویا خدا تعالیٰ نے اسلام کی ترقی کو تمہاری اصلاح کے ساتھ وابستہ کر دیا ہے۔ جب تک تم اپنی اصلاح نہ کر لو ہمارے مبلغ خواہ کچھ کریں کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ حقیقت یہی ہے کہ جب تک دُنیا پر یہ ظاہر نہ کر دیا جائے کہ اسلام نے عورت کو وہ درجہ دیا ہے۔ اور عورتوں کو ایسے اعلیٰ مقام پر کھڑا کیا ہے کہ دنیا کی کوئی قوم اس میں اسلام کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اس وقت تک ہم غیروں کو اسلام کی طرف لانے میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکے۔ کیونکہ غیر مذاہب کا آدمی قرآن مجید کا مطالعہ اور اس پر غور اور عمل تو تب کرے گا جب وہ مسلمان ہو جائے گا۔ مسلمان ہونے سے پہلے تو وہ ہمارے عمل اور ہمارے نمونہ سے ہی اِسلام کی طرف متوجہ ہو سکتا ہے۔ پس عورتوں کی اصلاح نہایت ضروری ہے۔"

حضور رضی اللہ عنہ نے احمدی مستورات کو مخاطب کر کے فرمایا:-

"خدا تعالیٰ نے اس لئے مجھے کہا ہے کہ عورتوں کی اصلاح کرو کہ میں امام ہوں۔ لیکن جیسا کہ میں نے بتایا ہے یہ کام تمہاری مدد کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ تم ہی ہو جو یہ کام کر سکتی ہو تم ہی ہو جو اسلام کی ترقی کی داغ بیل ڈال سکتی ہو۔ یہ کام صرف تمہارے ذریعہ سے ہی ہو سکتا ہے۔ اور تمہاری مدد اور تعاون کے بغیر اس کام میں کامیاب ہونا ممکن نہیں۔ پس میں یہ اللہ تعالیٰ کا پیغام تم تک پہنچاتا ہوں کہ اگر تم پچاس فیصدی عورتوں کی اصلاح کر لو تو اسلام کو ترقی حاصل ہو جائے گی۔ پس جو عورتیں اسلام کا درد رکھتی ہیں اور اسلام کی ترقی چاہتی ہیں، اور اپنے اندر اخلاص رکھتی ہیں ان کا فرض ہے کہ عورتوں کی اصلاح کے لئے کھڑی ہوں۔"

حضور رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:-

"میں نے عورتوں کی اصلاح کے لئے لجنہ اماء اللہ قائم کی ہوئی ہے لجنہ کو چاہیئے کہ وہ اپنی تنظیم کو مکمل کرے۔ اور عورتوں کی اصلاح اور ان کی تربیت اور اُن کے اخلاق کی درستی کی کوشش کرے۔ اور عورتوں کی اصلاح اور تربیت کے لئے جن سامانوں کی ضرورت ہے وہ سامان مہیا کرے۔"

(الازھار لذوات الخمار صفحہ ۴۰۰ تا ۴۰۲)

پس مبارک ہے وہ بہن وہ بیٹی جو اپنے محسن کی ان باتوں کو بغور مطالعہ کرتی اور دل میں جگہ دیتی ہے۔ اور پھر اپنے عمل سے ان توقعات کو پُورا کر دکھاتی ہے جو لجنہ اماء اللہ کی تاسیس و تشکیل سے وابستہ کی گئی ہیں۔ خدا کرے کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے الہام کے مطابق جلد از جلد پچاس فیصدی احمدی مستورات کی اس معیار پر اصلاح ہو جائے جس کے نتیجہ میں اسلام کی ترقی کے دن نزدیک تر ہو جانے مقدر ہیں۔ وبا اللہ التوفیق۔

احمدی خواتین سے متعلق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بعض ارشادات

○ ازدواجی زندگی کی کامیابی ضروری ہے :-

" نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہر جہت اور ہر لحاظ سے ہمارے لئے اُسوۂ حسنہ ہیں ۔ اور ایک جہت اس دنیوی زندگی کی ایک انسان کا بطور خاوند کے زندگی گزارنا ہے ۔ اس لئے ہمارے مرد کو جو شادی کرتا ہے شادی کے وقت سے ہی نیّت کر لینی چاہیئے کہ میں بطور خاوند اپنی زندگی اس اُسوۂ حسنہ کے مطابق گزاروں گا جو اس سلسلہ میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم نے پیش فرمایا ۔ اگر ہم میں سے ہر مرد اس بات کی نیّت کرے اور پھر اسے اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق مل جائے تو سارے خاندان کی یہ دنیوی زندگی بڑی خوشحالی سے گزرے گی "

خطبہ نکاح، فرمودہ ۱۳ رفروری ۱۹۶۶ء بحوالہ الفضل ۱۱ مارچ ۱۹۶۶ء

○ نیک فضا اور ماحول پیدا کریں :-

" اگر تم حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ ہوگی تو اللہ تعالیٰ تمہاری بھی حفاظت کریگا ۔ اگر تم اپنی دوسری بہنوں کے عیوب کی ستاری کرنے والی ہوگی تو اللہ تعالیٰ تمہارے عیوب کی ستاری کرے گا ۔ اگر تم دوسری بہنوں کی عزّت کی حفاظت کرنے والی ہوگی تو اللہ تعالیٰ تمہاری عزّت کی حفاظت کریگا ۔ اگر تم دوسری بہنوں کی اچھی باتیں بیان کرکے ایک نیک فضا پیدا کرنے والی ہوگی تو اللہ تعالیٰ تمہاری بہنوں کو القا کرے گا کہ وہ تمہارے متعلّق اچھی باتیں کریں اور ایک نیک فضا اپنے ماحول میں پیدا کریں "

(تقریر فرمودہ ۲۰ دسمبر ۱۹۶۵ء ۔ المصابیح صـ۹)

○ گھر کا ماحول جنّت کا نمونہ :-

" آپ اپنے گھریلو ماحول کو رُوحانی خوشحالی بخشنے کی کوشش کریں ۔ آپ اپنا ماحول ایسا بنائیں کہ آپ سے تعلّق رکھنے والے جب اپنا کام ختم کرکے گھروں کو واپس آئیں تو بے اختیار خدا تعالیٰ کی حمد کرنے لگ جائیں کہ اس نے ہماری بیویوں، ہماری بہنوں، ہماری بیٹیوں، ہماری رشتہ دار عورتوں کو یہ توفیق بخشی کہ انہوں نے اس گھر کو جنّت کا نمونہ بنا دیا ۔ اور ہمیں اس بات کے لئے آزاد کر دیا ہے کہ ہم باہر رہ کر جتنا چاہیں دین کی خدمت میں وقت صرف کر سکیں "

(تقریر جلسہ سالانہ ۲۰ دسمبر ۱۹۶۵ء المصابیح صـ۱۴)

○ بچّوں کو قربانیوں کے لئے تیار کریں :-

" ترقیٔ اسلام کے لئے جو مہم جاری کی گئی ہے وہ اپنے انتہائی نازک دور میں داخل ہو چکی ہے ۔ اور ہمیں اور آنے والی نسل کو انتہائی قربانیاں دینی پڑینگی ۔

...... پس ضروری ہے کہ ہم اپنے بچّوں کے دِلوں میں بھی اس احساس کو زندہ کریں اور زندہ رکھیں کہ عظیم فتوحات کے دروازے اللہ تعالیٰ نے اُن کے لئے کھول رکھے ہیں ۔ اور ان دروازوں میں داخل ہونے کے لئے عظیم قربانیاں انہیں دینی پڑیں گی "

○ ہر قربانی کے لئے تیار رہیں :-

" آج ہمیں اُن ذمّہ داریوں کو نباہنے کے لئے جو ہم پر عائد ہوتی ہیں عہد کرنا چاہیئے اور عزم کرنا چاہیئے کہ ہم کبھی سُست اور ماندہ نہیں ہوں گے ۔ بلکہ جب بھی اللہ اور اس کے رسُول صلّی اللہ علیہ وسلّم کے لئے قربانیوں کی ضرورت ہوگی تو نہ صرف مال کی قربانی نہ صرف جان کی قربانی نہ صرف وقت کی قربانی نہ صرف جذبات کی قربانی بلکہ جتنی قربانیاں بھی آپ سوچ سکتی ہیں سب قربانیاں ہی اس راہ میں پیش کر دیں گی ۔ اور یہ سب کچھ کرنے کے بعد یہ سمجھیں گی کہ ہم نے کچھ بھی نہیں کیا ۔ " (اقتباس تقریر بر موقع استقبالیہ ۱۰ ستمبر ۱۹۶۷ء المصابیح صـ۸۴)

○ وقفِ جدید کے چندے کیلئے بچّوں کی تربیّت :-

" اگر آپ اُن کی ذہنی تربیت اس رنگ میں کر دیں کہ وہ کم از کم اٹھنّی ماہوار خدا تعالیٰ کی راہ میں وقفِ جدید کے کاموں کے لئے خود جماعت کو پیش کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ وقفِ جدید کا سارا بجٹ ان بچّوں کے چندوں سے پُورا ہو سکتا ہے "

(تقریر بر موقع سالانہ اجتماع ۲۲ اکتوبر ۱۹۶۶ء المصابیح صـ۲۸)

○ قرآن کریم سیکھو سکھاؤ جو ہر چیز کا سرچشمہ ہے :-

" ہر قسم کی برکت قرآن کریم میں ہے اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ ۔ ہر قسم کی بھلائی اور برکت اور نیکی اور رحمت اور فضل جس کو تم حاصل کرنا چاہو اگر تم قرآن کریم کے علاوہ کسی اور جگہ ڈھونڈو تو تم ہرگز حاصل نہیں کر سکتیں ۔ آج جو بھلائی بھی تم لینا چاہو خدا تعالیٰ کی جس برکت اور خدا تعالےٰ کے جس فضل اور خدا تعالیٰ کی جس رحمت کی بھی تم وارث بننا چاہو اس کی تلاش تمہیں قرآن کریم میں کرنی چاہیئے ...... اس لئے آپ تمام ضرورتوں کو پیچھے چھوڑ کر قرآن کریم کی طرف متوجہ ہوں اور اپنے گھروں میں قرآن کریم کا چرچا کریں ۔ اور ہر اُس بچّہ کو جو پڑھنے لکھنے کی عُمر کا ہو چکا ہو، قرآن کریم پڑھانا شروع کر دیں ۔ " (تقریر بر موقع سالانہ اجتماع ۲۲ اکتوبر ۱۹۶۶ء المصابیح صـ۲۹-۳۰)

○ اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ :-

" ہر وہ چیز جو خیر و برکت کا موجب بنتی ہے فرد یا خاندان یا قوم یا دُنیا کی کوئی زینت ہو وہ ساری کی ساری صحیح معنی میں قرآن کریم میں پائی جاتی ہیں ۔ اگر قرآن

کریم کے بتائے ہوئے راستہ سے بھٹک کر انسان مال کمائے اور دولت حاصل کرے تو وہ مال حرام ہوگا اور وہ خیر و برکت کا موجب نہیں۔"

(الفضل ۱۵ ستمبر ۱۹۷۰ء حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کا تعلیم القرآن کلاس کے طلبا و طالبات سے خطاب)

○ تین سال میں قرآن کریم سکھانے کا عزم :-

"مَیں نے اپنے ربّ سے یہ عہد کیا ہؤا ہے اور اس سے میری دُعا ہے کہ وہ مجھے اس کو پُورا کرنے کی توفیق عطا کرے کہ تین سال کے اندر اندر ہر احمدی کو جو اس قابل ہے مرد ہو یا عورت قرآن کریم ضرور پڑھا دوں گا۔ کیونکہ اس کے بغیر ہمیں وہ چیز نہیں مل سکتی جس کے حصول کے لئے جماعتِ احمدیہ کا قیام کیا گیا۔ لیکن مَیں سمجھتا ہُوں کہ مَیں اکیلا یہ کام نہیں کر سکتا۔ اگر آپ قرآن کریم پڑھنے اور پڑھانے میں میری ممد و معاون ہوں تو یہ کام ہو جائے گا۔"

(تقریر بر موقع سالانہ اجتماع ۲۲ اکتوبر ۱۹۶۶ء المصابیح ص ۳)

○ شرک و بدعات سے پرہیز :-

"کوئی شخص جو توحید خالص پر قائم ہونا چاہے وہ توحید خالص پر قائم نہیں ہو سکتا جب تک وہ تمام بدعتوں اور تمام بدعتوں اور تمام بدرسوم کو نہ مٹا دے...... چونکہ بدرسوم کا مسلم معاشرہ میں داخلہ زیادہ تر عورتوں کی راہ سے ہوتا ہے اس لئے آج میری پہلی مخاطب میری بہنیں ہیں۔"

(تقریر ۲۳ جون ۱۹۶۷ء)

○ شرک و بدعت اور رسومات کے خلاف جہاد :-

"اس وقت اصولی طور پر ہر گھرانے کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ مَیں ہر گھر کے دروازے پر کھڑے ہو کر اور ہر گھرانے کو مخاطب کر کے بدرسُوم کے خلاف جہاد کا اعلان کرتا ہُوں۔ اور جو احمدی گھرانہ بھی آج کے بعد ان چیزوں سے پرہیز نہیں کریگا اور ہماری اصلاحی کوششوں کے باوجُود اصلاح کی طرف متوجہ نہیں ہوگا وہ یہ یاد رکھے کہ خدا اور اس کے رسُول اور اس کی جماعت کو اس کی کچھ پرواہ نہیں وہ اس طرح جماعت سے نکال کے باہر پھینک دیا جائیگا جس طرح دُودھ سے مکھی۔"

(خطبہ رسُومات کے خلاف جہاد ۲۳ جون ۱۹۶۷ء المصابیح ص ۷۷)

○ بچّوں میں خدا کی محبّت راسخ کر دو :-

"جو بچے آپ کی گودوں میں پلیں ان کے دلوں میں خدا تعالیٰ کی محبّت سمندر کی طرح موجزن ہو اور وہ دینِ اسلام کی خاطر ہر وقت ہر قربانی کیلئے تیار رہیں بعض ماحول ایسے بھی دیکھے گئے ہیں جہاں ماں بچّے کو کپڑے پہناتے ہوئے دعا کرنے کی بجائے کوسنے دے رہی ہوتی ہیں...... یہ دو منٹ، پانچ منٹ یا دس منٹ آپ اپنے بچّوں کے لئے دعائیں کرنے میں صرف کر دیں...... اللہ تعالیٰ آپ کے جذبہ کو دیکھ کر آپ کی دُعائیں قبول کرے گا۔"

(تقریر فرمُودہ جلسہ سالانہ ۲۰ دسمبر ۱۹۶۵ء المصابیح ص ۱۴۰)

ربوہ میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے پہلے اجلاس میں ناصِراتُ الاحمدیہ سے

حضرت صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ کا خطاب

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ۔ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

ناصرات الاحمدیہ! اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ۔

قوم وہی زندہ رہتی ہے جس کی قربانیاں مسلسل ہوں جس کی اگلی نسل پہلی نسل کی جگہ لینے کے لیے تیار رہے اس غرض سے حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد پر ناصرات الاحمدیہ کا قیام کیا گیا۔ تا احمدی بچیوں کی ان کے بچپن سے ہی دینی ماحول میں تربیت ہو۔ ان کے دلوں میں مذہب سے محبت ہو۔ اپنی زندگی کے حقیقی مقصد کا شعور پیدا ہو۔ اللہ تعالیٰ سے محبت ہو، احکام قرآنی پر عمل کرنے کا شوق ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس ذات سے محبت ہو۔ آپ کے لئے غیرت کا جذبہ ہو۔ آپ کے ارشادات پر عمل کرنے کا شوق ہو۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقصد کو سمجھنے والی ہوں آپ کے اور آپؑ کے خلفاء کی کامل فرمانبردار ہوں۔ دین کو دُنیا پر مقدم کرنے کا جذبہ بچپن سے پیدا ہو۔ دنیاوی نمود اور ظاہری چمک کے پیچھے بھاگنے والی نہ ہوں بلکہ سادگی اختیار کر کے اپنے جیب خرچ میں سے پیسہ پیسہ جمع کر کے اشاعتِ اسلام کی خاطر دینے والی ہوں۔ یہ مقصد ہے ناصرات الاحمدیہ کے قیام کا اور یہی امید رکھتے ہیں ہم اپنی ہر احمدی بچّی اور ہر ناصرۃ الاحمدیہ سے۔

آپ کا نام ناصرات الاحمدیہ ہے۔ احمدیت کے تمام مقاصد اور نصب العین میں دل و جان سے مدد کرنے والیاں۔ اس وقت آپ گلشنِ احمد کی ننھی ننھی کلیاں ہیں۔ کلی سوکھ بھی سکتی ہے۔ ٹوٹ کر گر بھی سکتی ہے۔ کلی خوشبو اُس وقت دیتی ہے جب وہ کھل کر پھُول بن جائے۔

میری عزیز بچیو! ہمارا بھی فرض ہے کہ آپ کی اس رنگ میں تربیت کریں کہ بچپن سے ہی آپ صحیح معنوں میں ناصرات الاحمدیہ بن سکیں۔ اور جب پندرہ سال کے بعد آپ لجنہ اماء اللہ کی ممبر بنیں تو صرف نام کی ممبر نہ ہوں بلکہ اماء اللہ کا نام آپ کے چہروں، لباس، گفتار، کردار، عمل اور قربانیوں سے صحیح ثابت ہو۔ اور آپ کا بھی فرض ہے کہ جو کچھ آپ کو سکھایا جائے وہ سیکھیں۔ یہ آٹھ سالہ زمانہ آپ کی تربیت کا زمانہ ہے جس کے بعد آپ کو اس امر کی سند ملنی چاہیئے کہ واقعی انہوں نے ناصرات الاحمدیہ کی تربیت مکمل حاصل کر لی۔ اور اب یہ تربیت یافتہ کارکن لجنہ اماء اللہ کی ممبر بن رہی ہیں۔ اس لئے بہت ضروری ہے کہ آپ اپنی دینی تعلیم کی طرف توجہ دیں۔ نمازوں کی پابندی، شعارِ اسلامی کا احترام، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی اطاعت، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی فرمانبرداری، اخلاقِ فاضلہ آپ کا معمول ہو کسی احمدی بچّی میں کسی ناصرۃ الاحمدیہ میں کوئی اخلاقی کمزوری نہ پائی جاتی ہو۔

اس لئے آئندہ میں نگرانوں کو یہ ہدایت دیتی ہوں کہ ایسا نصاب تیار کریں کہ ۱۵ سال کی بچّی ۵ سے ۱۰ پارے تک کا ترجمہ ضرور جانتی ہو۔

اسی طرح وقفِ جدید ناصرات کے چندہ کی طرف بھی نمائندگان اور نگران ناصرات کو توجہ دلاتی ہوں۔ ناصرات کی تعداد کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ابھی تک ناصرات الاحمدیہ چندہ وقفِ جدید کے اس معیار کو نہیں پہنچیں جو معیار حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمایا تھا۔ اس معیار کو بلند کرنے سے ہی بچیوں میں مالی قربانی کی عادت پیدا ہو گی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ آپ کی صحیح تربیت کر سکیں اور آپ کو توفیق عطا فرمائے کہ اپنے والدین، اساتذہ، نگرانوں، عہدہ دار لجنات کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے صحیح معنوں میں اپنے نام کی مصداق بنیں۔

اور احمدی والدین کو اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے کہ وہ ان کی دینی تعلیم کی طرف دنیوی تعلیم سے زیادہ توجہ دیں۔ اور ان میں اسلامی اخلاق و اقدار پیدا کریں۔ اور ان میں وہ عظیم الشان جذبۂ قربانی پیدا کریں جو اسلام کے قرونِ اُولیٰ کے بچّوں میں پایا جاتا تھا۔ جس نے ابوجہل کے قتل پر ان کو آمادہ کر دیا تھا۔ جس نے جنگوں میں شامل ہونے پر اُن کو مجبُور کر دیا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی ایک روحانی انقلاب برپا کرنے آئے تھے۔ ایک نئی زمین و آسمان کی تشکیل کے لئے۔ خدا کرے کہ اس تشکیل میں ان ننھی مُنّی بچیّوں کا بھی کثیر حصّہ ہو۔

آمین اللّٰھم آمین ۔

نوٹ :- مورخہ ۷ ار نبوت (نومبر) کو لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماع کے پہلے اجلاس میں حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے ناصرات الاحمدیہ سے یہ افتتاحی خطاب فرمایا۔
(ادارہ)

حضرت سیّدہ نوّاب مبارکہ بیگم صاحبہ مدّظلہا العالی کا پیغام

لجنہ اماء اللہ کی پچّاس سالہ تقریب پر

الحمدللہ کہ سیدہ عزیزہ مریم صدیقہ بیگم صاحبہ کو اللہ تعالےٰ نے توفیق بخشی اور ہمّت کہ آپ نے پچاس سالہ تاریخ لجنہ اماء اللہ کی تکمیل کر لی ہے خدا تعالےٰ اس کو بابرکت بنائے۔ اور لجنہ اماء اللہ حقیقی معنوں میں اللہ تعالےٰ کی باعمل کنیزوں کی مانند خدمتِ دین میں ترقی کرتی رہے اور ہر فرد اپنے کو ذمہ دار سمجھے۔

جہاں تک مجھے یاد ہے لجنہ کی بنیاد حضرت مصلح موعود خلیفہ ثانی رضی نے ۱۹۲۲ء میں رکھی تھی۔ آپ کو تڑپ تھی۔ تمنا تھی کہ احمدی خواتین علمِ دین بھی حاصل کریں۔ اور نیک اعمال پر ثابت قدم رہیں۔ نیک نمونہ احمدیت حقیقی اسلام کا خود بھی بنیں اور اپنی اولادوں کی بھی ایسی ہی تربیت کریں کہ زن و مرد تمام سچے خادمِ دین اور ہر عمل میں بہت نیک نمونہ ثابت ہوں۔

عزیزہ امۃ الحیّ مرحومہ کو خدا تعالےٰ نے ذہن رسا بخشا تھا۔ گو کسی سکول میں تعلیم نہیں پائی تھی مگر بہت ذہین و فہیم تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بھی ان کی اس بات کی کئی بار تعریف کی۔ کئی بار فرمایا کہ ان سے بات کر کے لطف آجاتا ہے۔ اشعار کو بھی ان کے اصل معنوں میں خوب سمجھتی تھیں۔ خود میرا تجربہ بھی اس کا شاہد ہے۔ مجھ سے اور حضرت آماں جان سے بھی بہت پیار تھا ان کو۔ غرض پہلے لجنہ کا کام انہوں نے سنبھالا صدارت حضرت اُمّ المومنین علیہا السّلام کی ہوتی۔ چند خواتین ہی ممبر تھیں۔ میٹنگ اکثر بڑی بھابی جان کے کمرے میں ہوتی تھی حضرت خلیفۃ المسیح نے موضوع بتلائے۔ اور اس پر مضمون سنانے کی بھی ہدایت تھی۔ ایک بار یہ موضوع تھا کہ "رہائش شہر کی بہتر ہے کہ گاؤں کی" اس پر میں نے بھی ایک مضمون پڑھا تھا۔

امۃ الحیّ بیگم مرحومہ نے کم عمر پائی۔ ۱۹۲۴ء میں خلیل احمد کی پیدائش کے بعد وفات پائی۔ ایامِ حمل میں بیمار ہی رہی تھیں۔ ان کی وفات کا نقشہ پیشِ نظر ہے۔ وہ ان کا بار بار مجھے بھی مخاطب کر کے کہ ہمیشہ میری مغفرت کی دعا کریں حضرت اماں جان کو پاس سے نہ اٹھنے دینا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی کی بیقراری بہت زیادہ تھی۔ پیار سے پکارتے۔ سر پر منہ پر ہاتھ پھیرتے تھے۔ اور دعائیں کرتے تھے۔ وہ خدا تعالیٰ کے حضور میں حاضر ہوگئیں۔ وقت آچکا تھا۔ ان کے بعد مریم اُمّ طاہر نے کام سنبھالا۔ ان کے کاموں کا مجھے زیادہ علم نہیں۔ اُن کے گھر ہی میں اجلاس ہوتا تھا۔ میں اُن ایّام میں زیادہ تر مالیر کوٹلہ ہی رہی جب آتی اجلاس ہوتا تو خبر نہ کرتیں کہ کہ آپ چار دن کے لئے آئی ہیں کیوں تکلیف دوں پھر بھی زبردستی ایک دو اجلاس دیکھے۔ میں نے اپنا کام جاری رکھا بفضلِ خدا کہ جب کسی سے ملنا جتنی سمجھ اور علم ہے کمزوریوں کے دور کرنے کی تلقین کی ہے آج تک۔ اور تو واقعی میں کسی قابل نہیں۔ یا دعا ہے سب کے لئے۔

ایک بار یہ تحریک فرمائی تھی کہ عورتیں ہاتھ سے کام کرکے لائیں۔ بُننی سلائی کڑھائی وغیرہ۔ ان کی لاگت ان کو ملے۔ اور فروخت اور نفع لجنہ کے کاموں میں صرف ہو۔ یہ نمائش حضرت اماں جان کے صحن میں دو چارپائیوں پر تھی جو اب بفضلِ خدا ترقی کرکے ایک بڑی نمائش کی صورت اختیار کر چکی ہے۔ ایک سکول بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی نے جاری کیا جو پہلے ہمارے مکان دار المسیح الموعود کی نیچے کی منزل میں تھا۔ اس میں عربی ترجمہ قرآن و تفسیر حدیث۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نیز کچھ انگریزی بھی پڑھائی جاتی تھی۔ یہ سارہ بیگم کی شادی کے بعد کی غالباً بات ہے۔ پھر یہی سکول ترقی کرگیا۔ باہر سکول میں اس کی کلاسیں کھول گئیں۔ افسوس کہ یہ سکول جو بہت مفید تھا، کچھ ایسا ہی تھا جیسے جامعہ احمدیہ میں تعلیم پاکر لڑکوں کو شاہد کی ڈگری ملتی ہے۔ آتنا نہ سہی ۲۱ کے قریب ہی تھا پارٹیشن کے بعد یہ سلسلہ اس صورت میں تو ختم ہو گیا مگر کلاس تربیت اور کلاس قرآن کی صورت میں الحمدللہ جاری ہے۔

پھر سیّدہ مریم صدیقہ کا زمانہ آیا لڑکیاں تعلیم بھی حاصل کر چکی تھیں اور یہ خود تعلیم یافتہ تھیں۔ اس پر ہدایت دینے والا حضرت خلیفہ ثانی رضی جیسا وجود اور ان کی صحبت گویا سونے پر سہاگہ۔ بفضلہ خدا ان کے زمانہ میں لجنہ اماء اللہ ترقی کرتی گئی۔ اور ہر شہر ہر ملک میں لجنہ اماء اللہ کا قیام ہوا۔ ہر شعبہ میں ترقی ہوئی۔ سب جگہ خواتین میں دلچسپی لجنہ کے کاموں میں پیدا ہوگئی انہوں نے بہت سے شہروں کے دورے بھی کئے۔ اب تک اس خدمت میں ہمہ تن لگی ہوئی ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کی حیات میں بہت برکت بخشے اور مزید خدمات کی توفیق بخشے آمین۔ جہاں تک مجھ کا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی کی دلی

پاک محمدؐ مصطفےٰ نبیوں کا سردار

کلام حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی

مندرجہ ذیل بند محسن رحمۃ للعالمین کے "عورت کی ہستی پر" گراں بار احسان کی یاددہانی کے لئے اور صرف ہماری صنف سے متعلق ہے
مبارکہ

رکھ پیش نظر وہ وقت بہن! جب زندہ گاڑی جاتی تھی!
گھر کی دیواریں روتی تھیں جب دنیا میں تو آتی تھی!

جب باپ کی جھوٹی غیرت کا خوں جوش میں آنے لگتا تھا
جس طرح جنا ہے سانپ کوئی یوں ماں تیری گھبراتی تھی!

یہ خونِ جگر سے پالنے والے تیرا خون بہاتے تھے!
جو نفرت تیری ذات سے تھی فطرت پر غالب آتی تھی

کیا تیری قدر و قیمت تھی؟ کچھ سوچ! تیری کیا عزت تھی
تھا موت سے بدتر وہ جینا قسمت سے اگر بچ جاتی تھی

تھا عورت ہونا سخت خطا تھے تجھ پر سارے جبر روا
یہ جرم نہ بخشا جاتا تھا تا مرگ سزائیں پاتی تھی

گویا تو کنکر پتھر تھی، احساس نہ تھا جذبات نہ تھے
توہین وہ اپنی یاد تو کر! ترکہ میں بانٹی جاتی تھی

وہ رحمتِ عالم آتا ہے، تیرا حامی ہو جاتا ہے
تو بھی انسان کہلاتی ہے، سب حق تیرے دلواتا ہے

ان ظلموں سے چھڑواتا ہے

بھیج درود اس محسن پر تو دن میں سَو سَو بار
پاک محمدؐ مصطفےٰ نبیوں کا سردار
صلی اللہ علیٰ محمد

(در عدن صفحہ ۲۵/۲۶)

علالت کے زمانہ میں بھی اُن کی خدمت کے ساتھ اپنے کام بھی جاری رکھے اللہ تعالیٰ ان کو دو جہان میں جزائے خیر دے۔ آمین۔ اور ہماری سب بچیوں اور بہنوں کو نیک نصائح پر بر عمل صدقِ دل سے کرنے کی توفیق بخشے۔ ابھی بہت کمزوریاں ہیں جو بعض جگہ بڑھ رہی ہیں۔ کم نہیں ہو رہی ہیں۔ رسومات وغیرہ (تفصیل میں جانے کی اس وقت ضرورت نہیں) ایسے بھی ہیں جن کو اپنے خلیفہ کا حکم سُن کر بھی دنیا کا مقابلہ کرنے کی جرأت نہیں ہوتی تو تقریروں جلسوں کی اور دیگر نصائح کیا اثر رکھیں گی۔ افسوس! اللہ تعالیٰ سب کو صفائے قلب بخشے اور خلافت سے وابستگی اور اعمالِ حسنہ کی توفیق بخشے۔ آمین

مُبارکہ

اِسلام کی فتح

" اسلام کی فتح کی پو پھٹ چکی ہے۔ تمام انسانوں کے دل محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے جیتے جائیں گے "

(اقتباس از تقریر سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ)

اِفادیتِ ایمان

ارشاد حضرت مصلح موعودؓ بر موقع جلسہ سالانہ ۱۹۳۷ء

" میں اخبار کے فائدہ کے لئے نہیں بلکہ آپ لوگوں کے ایمانوں اور آپ کے ہمسایوں کے ایمانوں کے فائدہ کے لئے کہہ رہا ہوں کہ آپ لوگ اخبار خریدیں "

مینجر بدر قادیان

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو پاک کرتی ہے

ربوہ میں لجنہ اماء اللہ کی پنجاہ سالہ تقریب پر

حضرت سیدہ اُمِّ متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کی افتتاحی تقریر

آج ہمارے دل خوشی اور مسرت کے جذبات سے لبریز ہیں کیونکہ اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ کے قیام پر پچاس سال پورے ہو رہے ہیں جس کی خوشی منانے کی غرض سے آج ہم اس جگہ جمع ہوئی ہیں۔

سب سے پہلے ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے جس نے اسلام جیسی نعمت ہمیں عطا کی اور اپنے بندوں کو سیدھے راستے پر چلانے کی خاطر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب ساری دنیا گمراہی اور جہالت کا شکار ہو چکی تھی۔ اپنے معبودِ حقیقی اور خالق سے کوئی واسطہ نہ تھا۔ کوئی پتھروں کو پوجتا تھا تو کسی نے اپنے مطلب کے معبود بنائے ہوئے تھے۔ عورت کی کوئی عزت نہ تھی اس کو کوئی حقوق حاصل نہ تھے۔ اس دنیا میں آکر اس کا کام صرف مرد کو خوش رکھنا اور اس کی خدمت کرنا تھا

ہزاروں درود و سلام اس محسنِ انسانیت اور محسنِ نسواں پر جس نے دنیا کو بتایا کہ عورت بھی اتنی ہی قابلِ قدر ہستی ہے جتنا مرد۔ جس نے بتایا کہ ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے۔ جس نے بتایا کہ بیٹی کے پیدا ہونے پر غم نہ کرو۔ بلکہ اس کی اسی طرح پرورش کرو جس طرح بیٹے کی۔ جس نے بیٹی کو ماں باپ کے ترکہ میں حصہ دار قرار دیا۔ جس نے فرمایا کہ بیٹی کی اچھی طرح پرورش کرنے والا اور میں جنت میں اس طرح ہوں گے جیسے دو انگلیاں پھر صرف حقوق ہی نہیں بلکہ عورت کو اس کی ذمہ داریوں کا احساس دلایا۔ قومی ذمہ داریوں اور اولاد کی تربیت میں اسے مرد کا ساتھی قرار دیا۔ اسلام نے آج سے چودہ سو سال پہلے جو عزت اور حقوق مسلمان عورت کو عطا کئے آج انتہائی ترقی یافتہ ممالک بھی اب تک نہیں دے سکے ہیں

چنانچہ اس کے نتیجہ میں ازواج نبی کریم اور صحابیات رضی اللہ عنہن نے جو عظیم الشان قربانیاں دیں جس لگن سے اسلام اور قرآن مجید کو سیکھا وہ تاریخ اسلام کے درخشندہ ابواب ہیں۔ ہر قربانی میں حصہ لینے کا انتہائی شوق تھا یہاں تک کہ جنگوں میں حصہ لیا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات جاری رکھنے کے لئے خلافت کا سلسلہ جاری فرمایا جب تک مسلمان خلافت سے وابستہ رہے خلفاء کی اطاعت کے نتیجہ میں دن بدن ترقی کرتے گئے اور مسلمان عورتوں نے بھی بے مثال قربانیاں پیش کیں بعد میں اسلام قبول کرنے والی خواتین میں جذبۂ قربانی اتم طور پر موجود تھا۔ جب مسلمانوں نے قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنا چھوڑ دیا۔ دنیا کو دین پر ترجیح دینے لگے انعام خلافت کی قدر کرنی چھوڑ دی اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے سائے بھی ان پر سے اٹھ گئے اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ وقت آگیا جس کے متعلق قرآن مجید میں پہلے سے فرما دیا گیا تھا کہ

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝ وَإِذَا النُّجُومُ انْكَدَرَتْ ۝ وَإِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝ وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝ وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ ۝ وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝ وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ ۝ وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ ۝ بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ ۝ وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝ وَإِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ ۝ وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ ۝ وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ ۝ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَا أَحْضَرَتْ ۝ فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۝ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۝ وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ ۝ وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ ۝

نہ دین کا علم رہا نہ دنیاوی طور پر ہی ترقی یافتہ قوموں میں شمار رہا۔ نام کے مسلمان رہ گئے۔ تمام عمل اسلام کے خلاف تھے۔ یہی زمانہ تھا جب باقی تمام مذاہب نے اسلام کو اپنا شکار سمجھ کر اس پر ہر طرف سے حملے کرنے شروع کر دئے تھے۔ مسلمانوں میں اس قدر مایوسی غالب آچکی تھی کہ مقابلہ کرنا تو کجا وہ اسلام کی ترقی اور بقا سے ہی مایوس ہو چکے تھے۔ کوئی ہندو دھرم اختیار کر رہا تھا تو کوئی عیسائیت کا شکار ہو رہا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کی پہلے سے خبر دی تھی اور یہ بھی بشارت دی تھی کہ آخری زمانہ میں اسلام کا پھر غلبہ ہوگا۔ پھر نئی صبح طلوع ہوگی اور خدا تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی ایک خادم کو کھڑا کرے گا۔ اس کا آنا خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آنا ہوگا۔

اور اس قوم کی تربیت اور تزکیۂ نفس پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ہوگا۔

خدا تعالیٰ نے کہا تھا

وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ

(سورۃ الجمعہ)

اور صحابہؓ کے پوچھنے پر کہ وہ کون لوگ ہوں گے آپؐ نے فرمایا تھا کہ اگر ایمان ثریا پر بھی چلا گیا تو ابنائے فارس میں سے ایک شخص اسے واپس لے آئے گا۔ چنانچہ الٰہی نوشتوں کے مطابق اپنے وقت پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اس غرض سے ہوئی کہ

يُحْيِ الدِّينَ وَيُقِيمَ الشَّرِيعَةَ

آپ از سرِ نو دینِ اسلام کے باغ کی آبیاری کریں مسلمانوں کو پھر قرآن کریم پر عمل کروائیں اور ان کو بتائیں کہ اسلام زندہ مذہب ہے۔ اگر وقتی طور پر اس باغ پر خزاں آئی تو پھر بہار آئے گی۔ یہ خدا کی تقدیر ہے اور اس کی تقدیر بدلا نہیں کرتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ پھر مردہ روحوں میں روح پھونکی گئی اور ایک بار پھر دنیا نے وہی نظارہ دیکھ لیا جو چودہ سو سال قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دنیا کو نظر آیا تھا۔ وہی روحانی انقلاب پھر برپا ہوا۔ ناممکن ممکن ہو گیا۔ وہ جو سمجھتے تھے کہ اسلام پر زوال آچکا ہے اور چند دن کی اس کی زندگی ہے انہوں نے دیکھا کہ اس باغ پر پھر بہار آئی اور نئے شگوفے کھلنے لگے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف فرشتے لوگوں کو کھینچ کھینچ کر لانے لگے۔ اور آپ کی قوتِ قدسیہ اور پاک تربیت سے اسلام کے فدائی پیدا ہونے لگے جن میں مرد بھی تھے اور عورتیں بھی۔ جوان بھی تھے اور بچے بھی۔ جو اپنی جان مال وقت اولاد اور عزت کو ہر لمحہ اسلام کی خاطر قربان کرنے کے لئے تیار رہتے۔ انہوں نے جانیں دیں سنگسار کئے گئے۔ وطن چھوڑے۔ عیش و عشرت پر لات ماری اور محل چھوڑ کر قادیان میں معمولی گھروں میں آبسے اور مسیح موعودؑ کے ہو رہے

یہ وہ پہلی نسل تھی جس نے چودہ سو سال کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آکر اسلام کا جھنڈا تھاما۔ اور اس کو بلند رکھنے کے لئے ساری دنیا سے مقابلے پر تیار ہو گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیات کی قربانیاں قرونِ اولیٰ کی خواتین کی قربانیوں سے کم نہ تھیں۔ ان قربانیوں میں سرِ فہرست حضرت اُم المومنین سیدہ نصرت جہاں رضی اللہ عنہا کا نام ہے جنہوں نے احمدیت کے ابتدائی مشکلات کے زمانہ میں قدم قدم پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ قربانیاں دیں۔ تکالیف اٹھائیں اور بشاشتِ قلب کے ساتھ اپنا سب کچھ پیش کر دیا۔ تمنا تھی تو صرف یہی کہ خدا کے مسیح کے منہ سے نکلی ہوئی باتیں پوری ہوں!

نبی تو ایک بیج بونے آتا ہے جب اس کا کام ختم ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے حضور میں حاضر ہو جاتا ہے اپنے وعدہ اور سنت کے مطابق جماعت احمدیہ کو بھی اللہ تعالیٰ نے خلافت کا انعام عطا فرمایا۔ خلافت کی برکات میں سے سب سے بڑی برکت جماعت کا اتحاد تنظیم اور آپس کا پُر خلوص پیار و محبت ہوتا ہے۔ سب مومنین ایک لڑی میں پروئے جاتے ہیں۔ قرآن مجید میں بھی اس طرف اشارہ ہے کہ

فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ

تمہارے دلوں میں ایک دوسرے کے لئے محبت پیدا کر دی۔ ایک احمدی کا دکھ سارے احمدیوں کا دکھ اور ایک احمدی کی تکلیف سارے احمدیوں کی تکلیف ہوتی ہے

پھر وہ زمانہ آیا جس میں عورتوں کی تنظیم حقیقی رنگ میں ہوئی۔ یعنی حضرت مصلح موعودؓ کا زمانہ۔ جن کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بتایا گیا تھا کہ وہ اسیروں کا رستگار ہوگا۔ جب مسلمانوں نے قرآن پر عمل کرنا چھوڑا تو عورتوں سے وہ حقوق بھی چھین لئے جو اسلام نے ان کو دئے تھے۔ اور خود عورتوں میں بھی اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کا احساس مٹ گیا

حضرت مصلح موعودؓ شروع سے اس یقین پر قائم تھے کہ کسی قوم کی ترقی کے لئے اس قوم کی عورتوں کی تربیت کی ضرورت ہے ان کے ذہنوں کو جلا بخشنے کی حاجت ہے۔ ان میں فکری انقلاب لانے کی ضرورت ہے۔ چنانچہ آپؓ نے ۱۹۲۲ء میں لجنہ اماء اللہ کی تنظیم قائم فرما کر اس عالمگیر مہم کا آغاز فرما دیا۔ اس تنظیم کو قائم فرما کر جہاں آپ نے عورتوں کو دینی و دنیوی تعلیم حاصل کرنے کا انتظام فرمایا وہاں ان میں قوم کے لئے غور و فکر کی عادت پیدا کرنے کے لئے مجلس شوریٰ میں نمائندگی کا حق عطا فرمایا۔ متواتر اپنے خطبات اور تقاریر کے ذریعہ ان کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے رہے۔ اور ان کے چھینے ہوئے حقوق ان کو دلوائے۔ معاشرہ میں ان کو صحیح مقام عطا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے بھی آپ کو بشارت دی کہ

" اگر تم پچاس فیصدی عورتوں کی اصلاح کر لو تو اسلام کو ترقی حاصل ہو جائے گی۔"

(الفضل ۲۹ اپریل ۱۹۴۴ء)

اور وہ تنظیم جس کا صرف چودہ ممبرات سے آغاز ہوا تھا آج پچاس سال گزرنے پر ایک بین الاقوامی تنظیم بن چکی ہے۔ جس کی شاخیں نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا کے ہر براعظم میں قائم ہو چکی ہیں۔ اور ہر جگہ مخلص ہستیں، اسلام کا درد رکھنے والی، احمدیت کی ترقی کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دینے والی بہنیں موجود ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بشارت دی تھی

يَأْتِيكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ وَ
يَأْتُونَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ

اس پیشگوئی کو ہم اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھ رہی ہیں اور آج بھی اس تقریب مسرت کے موقع پر دور دراز ملکوں کی لجنات نے ہماری اس خوشی میں شمولیت کے لئے اپنی نمائندگان بھجوائی ہیں۔ میں سب نمائندگان کو اہلاً و سہلاً و مرحبا کہتے ہوئے مبارکباد کا تحفہ پیش کرتی ہوں

یہ خوشی کے دن ہمارے لئے نئی ذمہ داریوں کی نشان دہی کر رہے ہیں۔ دنیا داروں کی طرح ہم اس تقریب کو رسمی طور پر نہیں منا رہے اور نہ منانا چاہیئے۔ ہم خوش ہیں اس لئے کہ آج سے قریباً ۸۰ سال قبل قادیان کی گمنام بستی سے ایک سچائی کی آواز بلند ہوئی دنیا نے آوازے کسے۔ اعتراض کئے۔ اس صداقت کی آواز کو سننے کی بجائے اپنے کان بند کرنے کی کوشش کی لیکن اللہ تعالیٰ کی سنت ہے

لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي

کہ میں اور میرے رسول غالب آکر رہتے ہیں

پھر خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ میں تیرے دلی محبوں کا گروہ بڑھاؤں گا۔

يَنْصُرُكَ اللّٰهُ مِنْ عِنْدِهٖ
يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوْحِيْ إِلَيْهِمْ
مِنَ السَّمَآءِ (تذکرہ صفحہ ۵۰)

خدا کا وعدہ پورا ہوا اور آج اس صداقت کی آواز کی گونج پاکستان میں بھی گونج رہی ہے ہندوستان میں بھی۔ یورپ کے شہروں سے بھی اس آواز کی بازگشت سنائی دے رہی ہے۔ براعظم افریقہ کے صحراؤں سے بھی۔ دور دراز براعظم امریکہ کے لوگ بھی اس صداقت کے علمبردار ہیں اور جزائر میں رہنے والوں کے دل بھی اسی عشق و محبت سے پُر ہیں جس سے ہمارے۔ غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے غلام جہاں جہاں پہنچے ان کے ذریعہ وہاں جماعتیں پیدا ہوئیں نہ صرف جماعتیں بلکہ لجنات اور ناصرات تک کا قیام ہو چکا ہے۔ ایسی ایسی مخلص بہنیں پیدا ہو چکی ہیں جو ہزاروں پاؤنڈ چندہ دینے والی ہیں۔ کئی مساجد اپنے چندوں سے تعمیر کروا چکی ہیں اور سلسلہ کے ہر کام میں بشاشتِ قلب سے آگے آتی ہیں۔

میری بہنو! یہ انعامات بھی اور آئندہ ملنے والے انعامات بھی اللہ تعالیٰ نے خلافت سے وابستہ کر رکھے ہیں۔ یہ نکتہ میری بہنوں کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کو خلافت کا عظیم ترین انعام عطا فرمایا ہے۔ لیکن اس انعام کو ایمان اور اعمالِ صالحہ کے ساتھ مشروط بھی فرما دیا ہے۔

اسلامی تعلیم کا مرکزی محور أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ کی تعلیم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر عمل کرنے کے ساتھ ساتھ خلیفۂ وقت کی کامل اطاعت کے بغیر ہماری روحانی اور جسمانی ترقی ناممکن ہے۔

پس خود بھی اس نعمتِ عظمیٰ کی قدر کریں اور اس نعمت کو ہمیشہ اپنے میں قائم رکھنے کے لئے دعائیں کریں اور اس کے مطابق اعمالِ صالحہ کرتی رہیں۔

وہ اعمالِ صالحہ کیا ہیں؟ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی لمبی زندگی، صحت، آپ کے مقاصد میں کامیابی کے لئے دعائیں کرتے رہنا اور سب سے زیادہ دعا اسی مقصد کے لئے کرنا۔ کیونکہ سب دعائیں اسی دعا میں آجاتی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل اطاعت کرنا اور آپ کے ہر فیصلہ کو انشراحِ قلب کے ساتھ قبول کرنا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی ہر تحریک اور ہر آواز پر لبیک کہنا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے ساتھ اتنا گہرا روحانی تعلق قائم کرنا کہ سب جسمانی تعلقات اس تعلق کے سامنے ہیچ ہوں اعتراضات سے بچنا۔ نہ سننا اور نہ ان کو اپنے معاشرہ میں پنپنے کا موقع دینا۔

اس اصول کو کبھی نہ بھولیں کہ خلیفۂ وقت کی اطاعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اطاعت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اطاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے

پس کامل اطاعت سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا کا جذبہ آپ میں سے ہر ایک میں ہونا چاہیئے اور یہی جذبہ اپنی اولادوں کے دلوں میں پیدا کرنا آپ کا فرض ہے۔ آئندہ لجنہ اماء اللہ کی ترقی کی بنیاد موجودہ ناصرات کی تربیت پر منحصر ہے اگر آپ ان کی تربیت کی طرف توجہ دیں گی، ان کو مذہب کے احکام پر چلنے والی، اللہ تعالیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید سے محبت رکھنے والی، قوم کا درد دلوں میں رکھنے والی، بے لوث، خدمت کرنے والی، کسی کو دکھ نہ دینے والی اور اسلام کی خاطر ہر قربانی ہنستے مسکراتے ہوئے دینے والی بنائیں گی تو یقیناً لجنہ اماء اللہ کی تاریخ کے آئندہ باب سنہرے الفاظ میں لکھے جائیں گے۔ لجنہ اماء اللہ اور قوم کی آئندہ تاریخ کو سنوارنا یا بگاڑنا آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ خدا کرے ہماری نئی نسل کے اندر وہ جذبۂ شوق و قربانی پیدا ہو جائے کہ اگلے پچاس سال کی احمدیت کی تاریخ لکھنے والا آپ کی قربانیوں کا تذکرہ کئے بغیر تاریخ مرتب نہ کر سکے۔ اور مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔

پس میری عزیز بہنو! لجنہ اماء اللہ کی ممبرات کا خواہ وہ کسی ملک میں رہ رہی ہوں سب سے بڑا فرض خود دین کا علم حاصل کرنا اور قرآن پر غور و تدبر کرنا۔ اپنی زندگیاں قرآنی تعلیم کے مطابق ڈھالنا، اور پھر اپنی قوم کی بچیوں کو سچی مسلمان بچیاں بنانا ہے

موجودہ دہریت کے دور میں سب سے بڑا عمل یہی ہے کہ آپ اس آگ سے نئی نسل کو بچائیں جو ہر گھر کو اپنے گھیرے میں لے رہی ہے۔ اس سے پہلے کہ خود آپ کا گھر اس کی زد میں آجائے اس آگ سے بچنے کے سامان کرلیں۔

اس تقریب کی تحریک عاجزہ نے چار سال قبل ۱۹۶۸ء میں کی تھی۔ جس کی تین شقیں تھیں

۱۔ تاریخ لجنہ اماء اللہ کی تدوین و اشاعت

۲۔ پانچ لاکھ روپے جمع کرنے کا عزم جس میں سے

۳۔ ایک لاکھ روپے برائے قرآن مجید کی پیشکش۔ اور بقیہ رقم دفتر لجنہ اماء اللہ کی تعمیر کے لئے۔

سو الحمد للہ۔ پچاس سالہ تاریخ لجنہ اماء اللہ مرتب ہو چکی ہے۔ دو جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ تیسری جلسہ سالانہ پر شائع ہوگی ــــ تحریک خاص میں دو لاکھ اٹھاون ہزار روپے جمع ہو چکے ہیں جس میں سے ایک لاکھ انشاء اللہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کئے جائیں گے

میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید کرتی ہوں کہ سب لجنات پوری کوشش سے یہ رقم جلد از جلد جمع کریں گی۔ تا تیسرا مرحلہ عمارتوں کی تعمیر کا جلد تکمیل پائے۔ اس تقریب کے موقع پر دو مجلّے ایک انگریزی دوسرا اردو کا شائع کرنے کی تجویز تھی۔ اردو مجلہ الحمد للہ شائع ہو گیا ہے۔ انگریزی مجلہ انشاء اللہ جلسہ سالانہ کے موقع پر آپ کی خدمت میں پیش کیا جائیگا۔ ہر صاحبِ استطاعت خاتون کو چاہیئے اور لجنات کو بھی کہ وہ خرید کر غیر احمدی اور غیر مسلم تعلیم یافتہ خواتین کی خدمت میں پیش کریں تا ان کی غلط فہمیاں دور ہوں اور لجنہ اماء اللہ سے ان کو تعارف حاصل ہو۔ اس موقع پر ایک یادگاری نشان ربع کی صورت میں بنوایا گیا ہے

منظوریٔ انتخاب عہدیداران جماعتِ احمدیہ اُلّال

مکرم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب مبلغ انچارج کیرالہ کی سفارش کے مطابق افراد جماعت احمدیہ اُلّال جو پہلے جماعت احمدیہ موگرال میں شامل تھے ان کی علیحدہ جماعت قائم کر کے مندرجہ ذیل عہدیداران کی منظوری دی جاتی ہے

۱۔ پریذیڈنٹ	مکرم کے پی ابوبکر صاحب
۲۔ سیکرٹری مال	" پی اے عبدالرحمٰن صاحب

یہ منظوری ۳۰/۴/۷۳ تک ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس نئی جماعت اور اس کے عہدیداران کو احسن رنگ میں کام کرنے اور سلسلہ کی زیادہ سے زیادہ خدمت بجا لانے کی توفیق دے۔ آمین

ناظر اعلیٰ قادیان

اعلانِ نکاح

مورخہ ۲/۱۲/۷۲ کو مکرم راجہ منظور خاں صاحب ابن راجہ شبیر محمد خاں صاحب آف اندورہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزہ عنایت ثریا بیگم صاحبہ بنت مکرم راجہ عنایت الٰہی صاحب آف باڑی پورہ کشمیر محترم حکیم غلام محمد صاحب میر صدر جماعت احمدیہ باڑی پورہ نے مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر کیا۔ مکرم راجہ شبیر محمد خاں صاحب نے اس خوشی میں ۵/- روپے اعانت بدر اور ۵/- روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کئے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین

خاکسار عبدالرشید ضیاء مبلغ سلسلہ

درخواستِ دعاء

عزیزم میر عبدالحمید صاحب آف باڑی پورہ نے امسال ایم ایس سی میں علیگڑھ یونیورسٹی میں داخلہ لیا ہے۔ عزیز محمد سلیم زاہد باڑی پورہ اے ایل کا امتحان دے رہے ہیں۔ عزیز عبدالغفور صاحب آف آسنور ادیب ماہر کا امتحان دے رہے۔ ان تینوں عزیزوں کی نمایاں کامیابی کیلئے احباب دعا فرمائیں۔ امیر جماعت

احمدی خواتین کی بین الاقوامی تنظیم لجنہ اماء اللہ کے قیام کے اغراض و مقاصد

لجنہ اماء اللہ کا قیام چونکہ عورتوں کی دینی، روحانی، علمی، عقلی اور تربیتی بہبود و اصلاح اور ترقی و جلا کے لئے ہوا تھا اس لئے اس کے اغراض و مقاصد بھی یہی تھے کہ وہ اللہ تعالیٰ، اس کے رسول، اس کے پسندیدہ مذہب اسلام اور قرآن کریم کی تعلیمات کو دنیا کے اطراف میں پھیلانے میں کامیاب ہوسکیں۔ جس کے لئے ضروری تھا کہ وہ اپنے گھر، اپنے میاں اور بچوں سے اس مہم کو شروع کریں۔ میاں کی مبلغ اور بچوں کی بہترین تربیت کرنے والی ثابت ہوسکیں۔ ان تمام مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے ضروری تھا کہ ان کی ایک انجمن بنائی جائے جس کے تحت عورتیں من حیث الجماعت تعلیم و تربیت سے اپنے مشن میں کامیاب ہوسکیں۔

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اس انجمن کے بانی تھے اس بات کو اچھی طرح جانتے تھے کہ عورتوں کی تعلیم و تربیت سے قومیں پائدار ترقی کرتی ہیں۔ چنانچہ آپؓ نے فرمایا:۔

"جب تک تم ترقی نہ کرو دین کامیاب نہیں ہوسکتا۔ ہماری ترقیاں، ہماری کامیابیاں زیادہ سے زیادہ پچیس سال تک رہیں گی۔ لیکن اگر تم اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو تو قیامت تک اس ترقی کو قائم رکھ سکتی ہو"

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۲۲ء)

آپ نے محسوس کیا کہ مسلمانوں کے قومی زوال کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے عورتوں میں ذمہ داری کا احساس نہ پیدا ہونے دیا۔ انسانی فطرت ہے کہ جب اس کو کوئی کام سونپا جائے تو اس میں سوچنے سمجھنے کی خوابیدہ صلاحیتیں بیدار ہو جاتی ہیں۔ اور عقل و شعور کو چار چاند لگتے ہیں۔ اسی لئے آپ اپنے ۵۱ سالہ مبارک دور میں عورتوں کی بڑھتی ہوئی روحانی، دینی، علمی، عملی ترقی کے پیش نظر ان کے لئے اگلی سے اگلی منزل متعین کرتے چلے گئے

لیکن اس تمام ترقی کا محور ایک ہی رہا۔ کہ عورتیں بھی اسلام اور قرآن کریم کی تعلیمات اور اس کے نور سے اپنے آپ کو اپنے اہل و عیال اور تمام دنیا کو منور کرنے میں مردوں کی مددگار رہیں۔ چنانچہ ۱۹۲۲ء میں انجمن (لجنہ اماء اللہ) کے انعقاد کے موقع پر اور مختلف اوقات میں عورتوں کی بڑھتی ہوئی ترقی کے ساتھ ساتھ آپ نے جو مقاصد بیان فرمائے ہیں ان کا خلاصہ اور لب لباب درج ذیل ہے:۔

(۱) کلمہ نماز با ترجمہ اور قرآن کریم سیکھیں اور اپنی اپنی صلاحیت اور قابلیت کی بناء پر قرآن پاک کا ترجمہ پڑھیں اور تفسیر سیکھیں

(۲) اردو لکھنی پڑھنی سیکھیں تاکہ سلسلہ کی کتب کا مطالعہ کرکے تبلیغ کرسکیں

اس امر کی ضرورت ہے کہ عورتیں باہم مل کر اپنے علم کو بڑھانے اور دوسروں تک اپنے حاصل کردہ علم کو پہنچانے کی کوشش کریں۔

اس بات کی ضرورت ہے کہ انجمن کی ممبرات اسلام کے مختلف مسائل پر جو اس وقت کے حالات کے مطابق ہوں مضامین لکھیں اور اجلاسوں میں پڑھیں تاکہ علم کے استعمال کرنے کا ملکہ اور جوہر پیدا ہو۔

اس امر کی ضرورت ہے کہ اپنے اخلاق اور روحانیت کی اصلاح کی طرف ہمیشہ متوجہ رہیں اور صرف کھانے پینے تک اپنی توجہ کو محدود نہ رکھیں۔

ایک نیا کام جب شروع کیا جاتا ہے تو لوگ اس پر ہنستے اور ٹھٹھا کرتے ہیں۔ اس لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ لوگوں کی ہنسی اور ٹھٹھے کی پرواہ نہ کی جائے بلکہ بہادری اور ہمت کا مظاہرہ کیا جائے

اس بات کی ضرورت ہے کہ ایک دوسرے کی غلطیوں سے چشم پوشی کی جائے صبر و ہمت اور پیار سے اصلاح کی کوشش کی جائے۔ ناراضگی اور خفگی سے تفرقہ اور بڑھتا ہے۔

اس بات کی ضرورت ہے کہ جماعت میں وحدت کی روح قائم رکھنے کے لئے جو بھی خلیفۂ وقت ہو اس کی تیار کردہ سکیم کے مطابق اور اس کی ترقی کی تدبیروں کو مدنظر رکھ کر تمام کارروائیاں ہوں اور اتحاد جماعت کو بڑھانے کے لئے ہمیشہ کوشاں رہیں

اس چیز کی ضرورت ہے کہ بچوں کی تربیت میں اپنی ذمہ داریوں کو خاص طور پر سمجھیں۔ اور ان کو دین سے غافل اور بزدل اور سست بنانے کی بجائے چست، ہوشیار اور تکلیف برداشت کرنے والے بنائیں۔ اور دین کے مسائل جس قدر معلوم ہوں ان سے ان کو واقف کروائیں۔ اور خدا، رسول، مسیح موعود اور خلفاء کی محبت اور اطاعت کا مادہ ان کے اندر پیدا کریں۔ اسلام کی خاطر اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق اپنی زندگیاں بسر کرنے کا جوش پیدا کریں۔ اور ساتھ ہی اس کام کو بجا لانے کے لئے تجاویز سوچیں اور ان پر عمل کریں۔

اس امر کی ضرورت ہے کہ سلسلہ کے کام سے عورتوں کو واقف رکھا جائے۔ صنعت و حرفت کی طرف غریب عورتوں کو متوجہ کیا جائے اور انہیں کام پر لگایا جائے۔ یہاں تک کہ کوئی بیوہ اور یتیم ایسی نہ رہے جو خود کام کرکے اپنی روزی نہ کماتی ہو۔

اس امر کی ضرورت ہے کہ انجمن میں امیر و غریب کی کوئی تفریق نہ ہو بلکہ غریب اور امیر دونوں میں محبت اور مساوات پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔ اور ان کی خدمت کے لئے تجاویز سوچی جائیں۔

اس امر کی ضرورت ہے کہ بے حد دعائیں کرنے کی عادت ڈالیں کیونکہ سب مدد اور برکت خدا تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے اس لئے سب مل کر یہ دعا کریں کہ ہمیں وہ مقاصد الہام ہوں جو ہماری پیدائش میں اس نے مدنظر رکھے ہیں۔ اور ان مقاصد کے پورا کرنے کے لئے بہتر سے بہتر ذرائع پر اطلاع اور پھر ان ذرائع کے احسن سے احسن طور پر پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارا خاتمہ بالخیر کرے۔ آئندہ آنے والی نسلوں کی بھی اپنے فضل سے رہنمائی کرے اور اس کام کو اپنی مرضی کے مطابق ہمیشہ کے لئے جاری رکھے۔ یہاں تک کہ اس دنیا کی عمر تمام ہو جائے۔

ان تمام مقاصد کے حصول کے لئے ایک انجمن بنائی جائے جس کا نام
"لجنہ اماء اللہ"
یعنی اللہ تعالیٰ کی لونڈیوں کی جماعت ہو جس کے قواعد و ضوابط سلسلہ احمدیہ کے پیش کردہ اسلام کی تعلیم کے مطابق ہوں۔ اور اسلام کی ترقی اور استحکام میں ممد ثابت ہوں۔

مختصر طور پر یہ تھے وہ اعلیٰ مقاصد جن کے لئے اس انجمن کا قیام عمل میں آیا۔

⁂ ⁂ ⁂

بیرونی ممالک میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مہمات

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ اس نے اپنی رحمت کے سائے میں اپنے وعدوں کے عین مطابق جماعت احمدیہ کو غیر معمولی ترقی اور مقبولیت عطا فرمائی ہے۔ اور ہر نیا دن جماعت کے لئے نئی خوشخبری لا رہا ہے۔ اور مخلصین جماعت کی قربانیاں قبولیت کا شرف حاصل کر رہی ہیں۔ اور دنیا کے بیشتر ممالک میں جماعت کے قدم نہایت مضبوطی کے ساتھ جم چکے ہیں۔ اسے یوں بھی بیان کیا جاسکتا ہے کہ اس روحانی جنگ میں جو اسلام کے غلبہ کے لئے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ناچیز غلام لڑ رہے ہیں اگلے مورچوں کو فتح کیا جا چکا ہے۔ اور انشاء اللہ وہ دن بہت جلد آئے گا جب دنیا کی اکثریت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی پر فخر کرے گی۔ اس وقت بیشک جماعت احمدیہ کو بے شمار مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اور قدم قدم پر مشکلات درپیش ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے وعدے اٹل ہیں جو بہرحال اپنے وقت پر پورے ہوں گے۔ جماعت کی تبلیغی مہمات کا ایک مجمل سا خاکہ ذیل میں پیش کیا جا رہا ہے:۔

۱۔ تراجم قرآن مجید .... ۲۳ زبانوں میں
۲۔ مساجد کی تعمیر .... ۳۵۳ [illegible]
۳۔ تبلیغی مشنز کا اجراء ۱۳۶
۴۔ سکول اور کالج .... [illegible]
۵۔ ہسپتال .... [illegible]
۶۔ اخبارات و رسائل .... [illegible]

احمدی بچیوں کی تنظیم ناصرات الاحمدیہ کا قیام اور مقاصد

ناصرات الاحمدیہ (یعنی دین اسلام کی معاون و مددگار) کی غرض وغایت احمدی بچیوں کی تربیت کرنا اور بہترین خطوط پر ان کو پروان چڑھانا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے والدین کو اپنے بچوں کی دینی تربیت کی طرف بارہا توجہ دلائی۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ہر بچہ فطرتِ صحیحہ پر پیدا ہوتا ہے یہ تو اس کا ماحول ہوتا ہے جو اسے یہودی عیسائی یا مشرک بنا دیتا ہے۔ آپؐ کے اس ارشاد کے مطابق لڑکپن کی عمر تربیت کے لحاظ سے نہایت اہم شمار ہوتی ہے۔

ناصرات میں شامل ہونے کی عمر آٹھ سے پندرہ سال تک مقرر کی گئی اور کوشش یہ کی گئی کہ بچیوں کے لئے دینی نصاب ایسا مقرر کیا جائے جس سے ان کی ابتدائی دینی معلومات میں ہو اور دینی امور سے محبت بھی پیدا ہوتی رہے۔ نیز اجتماعی روح پیدا کر کے جذبۂ مسابقت کو ابھارنا بھی پیشِ نظر رہا۔

چنانچہ لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کے ساتھ ساتھ بچیوں کو منظم کرنے کا خیال بھی جلد ہی پیدا ہو چکا تھا۔ دہلی اور قادیان میں "ناصرات الاحمدیہ" اور "خادمات الاحمدیہ" کے نام سے کئی مرتبہ بچیوں کی مجالس قائم کی گئیں لیکن چونکہ ان کو پورے طور پر لجنہ اماء اللہ کی نگرانی میسر نہ آئی لہٰذا کچھ عرصہ کام کر کے سست ہو گئیں۔

۱۹۴۵ء میں ناصرات الاحمدیہ کا باقاعدہ شعبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے قادیان میں قائم کیا۔ اور ۲۷ اپریل ۱۹۴۵ء کو محترمہ طیبہ صدیقہ صاحبہ بیگم خان مسعود احمد خاں صاحب ناصرات الاحمدیہ کی اولین سیکرٹری مقرر ہوئیں۔

مئی ۱۹۴۵ء تک قادیان میں ہر محلہ میں ناصرات الاحمدیہ کا قیام عمل میں آچکا تھا قادیان کے بعد دیگر بڑے بڑے شہروں میں بھی ناصرات الاحمدیہ کے قیام کی تحریک پر عمل شروع ہو گیا۔

بچیوں کی دینی تعلیم اور روحانی تربیت کے لئے انہیں نماز با ترجمہ یاد کروانا۔ اور مسنون دعائیں زبانی یاد کروانا۔ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کہانی کے رنگ میں یاد کروانا۔ مختصر عقاید جماعت احمدیہ۔ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم مختصر طور پر یاد کروانا۔ چہل حدیث یاد کروانا نیز سچائی کی اہمیت۔ صفائی کی عادات اور حفظانِ صحت کے اصولوں سے روشناس کروانا ان کا لائحہ عمل ٹھہرا۔

علاوہ ازیں بچپن ہی سے مالی قربانی کی عادت ڈالنے کے لئے ایک آنہ یا دو آنے چندہ بھی رکھ دیا گیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کے ساتھ ساتھ ہی احمدی ننھی بچیوں نیز نوجوان بچیوں کی تربیت کا کام ہوتا رہا۔ اور اشاعتِ اسلام کے لئے ان کے دلوں میں قربانی کا جذبہ پیدا ہوتا گیا اور تنظیم کا کام بھی ہونے لگا

لجنہ اماء اللہ کے اجتماعات کے ساتھ ہی ناصرات الاحمدیہ کا پروگرام بھی شائع کیا گیا تاکہ ان کو تحریر و تقریر کی مشق کے مواقع میسر آسکیں۔ ان مقابلہ جات کا نتیجہ بھی نہایت حوصلہ افزا رہا ہے۔ کیونکہ ہر سال ناصرات الاحمدیہ کے تقریری مقابلہ جات میں تقاریر کا معیار بہتر سے بہترین کی طرف آتا جا رہا ہے

جہاں اور جس جگہ لجنہ قائم ہے قریباً ہر جگہ ناصرات الاحمدیہ کی تنظیم بھی موجود ہے۔ لجنہ اماء اللہ کے امتحانات کی طرح ناصرات الاحمدیہ کے امتحانات بھی سال میں دو مرتبہ منعقد ہوتے ہیں جن میں سینکڑوں لڑکیوں کی شمولیت اس بات کی ثبوت ہے کہ وہ قرآن مجید با ترجمہ احادیث، سیرت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم، سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ احمدیت کے مختصر عقاید نیز متفرق دینی امور سے واقف ہو جاتی ہیں۔ اور دیانت۔ امانت۔ صدق جیسی صفات ان میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ خدمتِ خلق کا جذبہ اور نماز روزے کی پابندی ان کا شعار ہو جاتا ہے اور اس طرح ہماری احمدی بچیاں مسموم مغربی تہذیب کا مقابلہ کرنے اور صحیح رنگ میں اسلام کی تعلیم کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کے قابل ہو جاتی ہیں۔

الحمد للہ

میں احمدی خاتون ہوں

از مکرم چودھری شبیر احمد صاحب واقفِ زندگی تحریکِ جدید ربوہ

میں پیکرِ شرم و حیا، شیوہ مرا مہر و وفا مسلک ہے دینِ مصطفےٰ مطلوب ہے مجھ کو خدا
میں احمدی خاتون ہوں۔ میں احمدی خاتون ہوں

قرآن ہے پیشِ نظر، وردِ زباں شام و سحر قرآں میرا راہبر، قرآن ہے کعبہ مرا
میں احمدی خاتون ہوں، میں احمدی خاتون ہوں

میرا مساجد سے پیار میرے عمل سے آشکار زیور کئے میں نے نثار، ہے جاں بھی اس راہ میں فدا
میں احمدی خاتون ہوں، میں احمدی خاتون ہوں

پولینڈ و انگلستان سے ڈنمارک کے ایوان سے اٹھتی ہے اب کس شان سے اللہ اکبر کی صدا
میں احمدی خاتون ہوں، میں احمدی خاتون ہوں

فضلِ عمر کی رہبری، راہوں کو روشن کر گئی بن کر سنہری جوبلی ظاہر ہوئی اس کی دعا
میں احمدی خاتون ہوں، میں احمدی خاتون ہوں

ہے اوج پر خوش قسمتی لجنہ اماء اللہ کی حاصل ہے جس کو ہر گھڑی شمعِ خلافت کی ضیا
میں احمدی خاتون ہوں، میں احمدی خاتون ہوں

میں احمدی خاتون ہوں
مسلک ہے دینِ مصطفےٰ

قادیان اور بھارت میں لجنہ اماء اللہ کی مساعی کا مختصر خاکہ

(تیار کردہ محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان دار الامان)

تقسیم ملک کے وقت وسط اکتوبر ۱۹۴۷ء سے پہلے پہلے تمام احمدی خواتین قادیان سے اُسی طرح باچشم پُرنم چلی گئیں جس طرح احمدی مرد خون کے آنسو روتے ہوئے اس محبوب و مقدس بستی سے جدا ہونے پر مجبور ہوئے اور قادیان میں صرف ۳۱۳ مرد رہ گئے۔ جنہیں حضرت امام جماعت احمدیہ حضرت مصلح موعودؓ نے اجازت دی تھی۔

اکتوبر ۱۹۴۷ء سے ۱۹۵۱ء تک تقریباً چار سال کا عرصہ قادیان کے تمام درویش تجرد کی زندگی بسر کرتے رہے۔ کیونکہ جو شادی شدہ تھے ان کے بیوی بچے ہجرت کر کے چلے گئے تھے۔ اور جو ابھی غیر شادی شدہ تھے ان کی شادی کا اس عرصہ میں انتظام کی کوئی امید پیدا نہیں ہو سکتی تھی۔

لیکن آہستہ آہستہ جب حالات معمول پر آنے شروع ہوئے تو درویشوں کے بیوی بچّوں کو بھی قادیان آنے کی اجازت مل گئی۔ چنانچہ ۱۹۵۱ء میں پہلی بار مرّدوں کے اس چھوٹے سے "جزیرے" میں جو محلہ احمدیہ کہلاتا ہے عورتیں داخل ہونی شروع ہوئیں۔ یعنی کچھ درویشوں کے بیوی بچّے واپس آئے اور کچھ کی شادیاں یو۔پی، بہار اور آندھرا کے علاقہ میں ہوئیں۔

یہ وہ وقت تھا کہ مرکز میں رہنے والی مستورات کو ایک نئے تجربے کا سامنا کرنا پڑا۔ اور تجربہ بھی وہ جو تنظیم جیسے مشکل کام سے متعلق تھا۔ اور سوال صرف تنظیم کا نہ تھا بلکہ یہ تھا کہ نئے سرے سے یہاں کی جماعتوں میں لجنات کا قیام کرنا اور باقاعدہ کام کا اجراء اور احیاء۔

تاہم ۱۹۵۱ء میں مستورات کے قادیان میں واپس آنے کے بعد محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب انچارج احمدیہ ہسپتال بحیثیت صدر لجنہ یہ تنظیمی کام اپنے ہاتھ میں لیا۔ اور جہاں لوکل طور پر قادیان میں لجنہ اماء اللہ کا قیام عمل میں آیا وہاں بیرونی جماعتوں کے ساتھ بھی رابطہ قائم کرنے اور ان کی تنظیم کرنے کی کوشش کی گئی۔ چنانچہ آہستہ آہستہ اور باقاعدگی کے ساتھ کام کر کے انہوں نے لوکل طور پر اور مرکزی طور پر اپنی مساعی جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان مساعی کو قبول فرمایا اور ایک بنیاد کے طور پر کام جاری ہو گیا۔ ہر چند کہ چار سالہ خلا ان کی مساعی میں بہت بڑی روک بنا رہا۔ تاہم موصوفہ نے اپنا کام جاری رکھا۔ اور مختلف مقامات پر دوبارہ لجنات کے قیام کی کوشش کرتی رہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے۔ آمین۔

خاکسار مارچ ۱۹۵۳ء میں قادیان آئی۔ اس وقت مجھے جنرل سیکرٹری لجنہ مرکزیہ کیلئے منتخب کیا گیا۔ اور خاکسار نے صدر صاحبہ موصوفہ کے ساتھ مل کر جون ۱۹۵۳ء سے مارچ ۱۹۵۵ء تک کام کیا۔ اور کام کو آگے بڑھانے کی کوشش کی۔ چنانچہ جہاں ۱۹۵۳ء میں قادیان کی لجنہ باقاعدہ طور پر اور بیرونجات میں صرف تین لجنات حیدر آباد۔ بنگلور اور بہرام پور (بنگال) کام کر رہی تھیں وہاں ۱۹۵۵ء کے آخر تک قادیان۔ حیدر آباد۔ سکندر آباد۔ چنتہ کنٹہ۔ یادگیر۔ بنگلور۔ بھاگلپور۔ کیندرہ پاڑہ۔ سونگھڑہ۔ بنارس۔ راٹھ۔ اور کیرنگ یعنی کُل بارہ جگہوں پر لجنات قائم ہو گئیں۔ اور اُن سب جگہوں پر باقاعدگی کے ساتھ کام شروع ہو گیا۔ اور کچھ چندہ بھی آنے لگا۔ اور ان لجنات کی طرف سے رپورٹیں بھی مرکز میں آنی شروع ہو گئیں۔

اگرچہ ہندوستان کی قریباً سوا سو جماعتوں میں بارہ لجنات کا قیام کوئی خوش آئند نتیجہ نہیں تھا۔ لیکن کام کو مزید وسیع کرنے کے سلسلہ میں حسب ذیل مشکلات کا سامنا تھا:-

اوّل:— ہمارے پاس کوئی اتنے مرکزی فنڈز نہیں تھے کہ کسی انسپکٹرس کا تقرر عمل میں لا کر دورہ کروایا جاتا۔ اور ہر جماعت میں پہنچ کر لجنات کے قیام اور تنظیم کی مؤثر کوششیں کی جا سکتیں۔

دوم:— تقسیم ملک کے بعد ہندوستان کی ساری جماعتیں مرکز سے دور کے علاقوں میں رہ گئی تھیں۔ اس وجہ سے اتنی دُور کے اخراجات برداشت کرنا اور اکیلی عورت کا سفر اختیار کرنا ممکن نہ تھا۔

سوم:— جلسہ سالانہ ایک ایسا موقعہ ہوتا ہے کہ مرکز میں آ کر افرادِ جماعت، درس روحانیت اور ایک نیا عزم و ولولہ لے کر جاتے ہیں۔ اور اپنی جگہوں پر بیداری پیدا کر سکتے ہیں۔ لیکن اس وقت کے حالات کے پیشِ نظر بیرونجات کی جماعتوں سے مستورات کا جلسہ سالانہ قادیان میں شریک ہوتا آسان کام نہ تھا۔

اِس صورتِ حال میں سوائے اس کے اور کوئی چارہ نہ تھا کہ خط و کتابت کے ذریعہ سے ہی اس تنظیم میں جان ڈالنے کی کوشش کی جائے اور یہی کیا گیا۔ چنانچہ ۱۹۵۳ء میں بیرون لجنات سے کچھ خواتین جلسہ میں شرکت کے لئے آئیں جہاں تک قادیان کی مقامی لجنہ کا تعلق تھا اس کا کام بڑی باقاعدگی سے ہو رہا تھا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہاں چند ایسی خواتین تھیں جو پڑھی لکھی بھی تھیں اور تنظیمی کاموں کی سُوجھ بوجھ بھی رکھتی تھیں۔

اس کے علاوہ یہاں یہ سہولت بھی میسّر تھی کہ مرکز ہونے کی وجہ سے محترم حضرت امیر صاحب مقامی اور دوسرے ذمّہ دار حضرات کی طرف سے مفید مشورے بھی ملتے رہے۔ بہرحال قادیان کی لجنہ کے کام میں روز بروز ترقی ہوتی گئی۔ اور مقامی جلسوں۔ جمعوں، نمازوں اور درس وغیرہ میں شرکت اور مرکز کی برکت سے خواتین میں بیداری پیدا ہوتی گئی۔

اوائل ۱۹۵۵ء میں صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اپنے شوہر کے ساتھ قادیان سے مستقل طور پر چلی گئیں۔ اور خاکسار کا انتخاب مئی ۱۹۵۵ء میں بطور صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور صدر مقامی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ کی اجازت آنے پر عمل میں آیا۔ خاکسار نے یہ دونوں کام ایک سال تک باقاعدگی سے کئے۔ چونکہ لوکل کا کام کافی تسلّی بخش ہو گیا تھا۔ لیکن مرکزی کام کے لئے ابھی بہت کوشش کی ضرورت تھی۔ تاکہ بیرونی لجنات کی تنظیم صحیح رنگ میں کی جائے۔ اس غرض کے لئے خاکسار نے ۱۹۵۶ء میں لجنہ اماء اللہ قادیان کا مقامی کام محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ اہلیہ حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت قادیان کے سپرد کر دیا جو اَب تک خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ خدمت بڑی باقاعدگی اور حسن و خوبی سے انجام دے رہی ہیں۔

اس کا یہ فائدہ ہوا کہ خاکسار مرکزی لجنہ کی طرف پوری توجہ دے سکی۔ اب سب سے پہلے لجنہ کا کام کرنے کے لئے دفتر کی ضرورت تھی۔ جہاں اطمینان اور سکون سے ایک دو گھنٹے باقاعدہ کام کیا جا سکے۔ چنانچہ اس غرض کے لئے لڑکیوں کے سکول کا ایک چھوٹا سا کمرہ مرکزی لجنہ کے دفتر کے لئے حاصل کیا گیا۔ اور ہفتہ میں تین دن باقاعدہ یہ دفتر کھلتا اور مرکزی عہدہ دار اس میں بیٹھ کر کام کرتیں اور بعض اوقات کام کی زیادتی سے روزانہ بھی کام کرنا پڑتا۔ ۱۹۵۶ء میں اس کوشش کے نتیجہ میں لجنات کی تعداد ۱۲ سے بڑھ کر ۲۳ تک پہنچ گئی۔ جہاں باقاعدہ انتخاب کے ذریعہ عہدیداران کا تقرر ہوا۔ اور ان لجنات نے باقاعدہ اپنی اپنی جگہ پر درس اور جلسوں کا انتظام کیا۔ اپنی ماہوار رپورٹوں اور چندہ جات کے علاوہ جلسوں کی رپورٹیں بھی بھیجنے لگیں۔ ان کی اس کارگزاری کو ساتھ کے ساتھ اخبار بدر میں شائع کیا جاتا رہا۔ لجنہ کی ممبری کے چندہ کے علاوہ مرکزی چندہ جات بھی لجنات کی طرف سے آنے لگے۔ علاوہ ازیں بعض خاص تحریکوں میں بھی لجنات نے نہایت مخلصانہ حصّہ لیا۔ الحمدُ للہ علیٰ ذٰلک۔

تعمیر مسجد ہالینڈ کی تحریک میں خواتین نے بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا۔ اور پانچ ہزار کی رقم جو اُن کے ذمّہ لگائی گئی تھی وہ اس وقت کے حالات کے پیشِ نظر ایک بڑی رقم تھی تاہم لجنات نے اس کو پُورا کرنے کا وعدہ کر لیا۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور دو سال کے عرصہ میں موعودہ رقم سے زیادہ ادائیگی ہوئی۔ اس موقع پر ۱۳ بہنوں نے ڈیڑھ ڈیڑھ سو روپے پیش کئے۔ اور ایک بہن کو اللہ تعالیٰ نے ایک ہزار روپے پیش کرنے کی سعادت بخشی۔ اللہ تعالیٰ اُن کو اور دوسری تمام بہنوں کو جزائے خیر دے۔ اُن کے مال و اخلاص میں برکت ڈالے۔ اس وقت جماعتوں کی تعداد بھی کم تھی۔ اور اکثر جماعتیں غریب اور کم تعداد والی بلکہ اکثریت کا کوئی ذریعہ آمد ہی نہیں تھا لہٰذا یہ پانچ ہزار کی رقم کا پورا کر دینا بڑا کام بھی تھا اور اخلاص کا عمدہ مظاہرہ بھی۔

چندہ ممبری لجنہ کے علاوہ دوسرے چندہ جات یعنی حصّہ آمد۔ حصہ جائداد۔ تحریک جدید۔ وقفِ جدید وغیرہ اور دوسری تحریکات کی وصولی کی اطلاع ہر سال سالانہ رپورٹ میں لجنات کی طرف سے آتی ہے۔ اور ان کی مقدار بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے رفتہ رفتہ ہر سال بڑھ رہی ہے۔

سنہ ۱۹۶۰ء میں مرکز کی ضرورت کے پیشِ نظر جلسوں کے لئے ایک لاؤڈ اسپیکر کی ضرورت کو جلسہ سالانہ کے موقع پر لجنات کی ممبرات کے سامنے پیش کیا گیا۔ الحمد للہ ایک سال کے عرصہ میں لاؤڈ اسپیکر کے لئے بھارت کی لجنات نے -/۱۱۱۶ روپے جمع کر دیئے اور مرکزی ضرورت کے پیشِ نظر ۱۹۶۱ء میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے دیگر جلسوں میں استعمال ہوتا ہے۔

ابتداء میں یہاں کی سالانہ رپورٹ مختصر طور پر مرتب کر کے اخبار بدر میں دے دی جاتی تھی۔ سنہ ۱۹۶۰ء میں لجنات بھارت کی سالانہ رپورٹ دسمبر تک شائع کروا کر ہر لجنہ کو بھجوا دی جاتی ہے۔ تاکہ ہر جگہ کی لجنہ دوسری لجنات کا کام دیکھ کر اپنی تنظیم کو بہتر بنانے کی کوشش کریں۔

جنوبی ہند کا دورہ

سنہ ۱۹۶۰ء میں خاکسار جنوبی ہند کے سفر پر گئی

تو اس وقت تک، وہاں جتنی لجنات کا قیام ہو چکا تھا، اُن کے کام کا جائزہ لینے اور ہر جگہ جلسہ میں شمولیت، کی توفیق ملی۔ عہدیداران کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلانے کی توفیق ملی۔ اس سفر میں شموگہ کے مقام پر صرف ایک نئی لجنہ کا قیام عمل میں آیا۔ نیز اس سفر میں کیرلہ میں ایک یہ مشکل بھی سامنے آئی کہ گو وہ برابر کام کر رہی ہیں لیکن اُردو نہ جاننے کے سبب مرکز سے خط وکتابت نہیں کر سکتیں۔ اور رپورٹ نہیں بھجواتیں۔ ایسی لجنات کو ہدایت دی کہ وہ اپنی علاقائی زبان یا اگر ہو سکے تو انگلش میں اپنی رپورٹیں بھجوائیں۔ مرکز میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بھارت کی بہت سی علاقائی زبانوں کے جاننے والے موجود ہیں۔ جن سے ہم ترجمہ کروا لیا کریں گے چنانچہ اس کے بعد سے ان کی طرف سے ان کی علاقائی زبان میں وقتاً فوقتاً رپورٹ ملتی ہے۔

ستمبر ۱۹۵۲ء تک قادیان کی بچیوں کی تعلیم کا کوئی انتظام نہیں تھا۔ بلکہ یہاں کے ایک استاد قریشی فضل حق صاحب کے پاس لڑکیاں قاعدہ یسّرنا القرآن اور اُردو لکھنی پڑھتی تھیں۔ چنانچہ جب یہ مشکل حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں پیش کی گئی تو حضورؓ نے ازراہِ شفقت بچیوں کی تعلیم کے پیشِ نظر محترمہ استانی رسیمہ خانم مرحومہ کو قادیان بھجوایا۔ اور آتے ہوئے ہدایت دی کہ وہ وہاں بچیوں کی تعلیم کا انتظام سنبھالیں۔ چنانچہ حضور کی ہدایت پر جنوری ۱۹۵۳ء میں محترمہ استانی رسیمہ خانم صاحبہ مرحومہ نے بچیوں کی تعلیم کا چارج لیا۔ اور مکرم مرزا گل محمد صاحب مرحوم کے مکان کو گرلز سکول کے طور پر کام میں لایا گیا۔ اور یہاں کے سرکاری نصاب کے مطابق بچیوں کی تعلیم شروع ہوئی۔ آہستہ آہستہ دیگر استانیوں کا بھی انتظام ہو گیا۔ ۱۹۵۹ء میں قادیان کے نصرت گرلز سکول کی طالبات نے پہلی بار مڈل کا امتحان دیا اور اس میں چار بچیاں شامل ہوئیں۔ اس کے بعد بچیوں نے دوسرے سکولوں سے میٹرک کا امتحان دینا شروع کیا۔ بالآخر ۱۹۶۸ء میں نصرت گرلز اسکول میں 9th کلاس کھولی گئی۔ اور دو بچیوں نے پہلی بار ۱۹۶۹ء میں نصرت گرلز سکول کی طرف سے میٹرک کے امتحان میں شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کا احسان ہے کہ جس طرح آہستہ آہستہ بچیوں کی تعداد بڑھتی گئی، نصرت گرلز سکول کے زیرِ انتظام ان کی اعلیٰ تعلیم کا خاطر خواہ انتظام بھی ہوتا گیا۔ گو اس سکول کا سارا انتظام مرکزی نظارت تعلیم کے ماتحت ہے لیکن عمومی نگرانی کا فرض لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سپرد کیا گیا ہے۔

چندہ مسجد ڈنمارک

۱۹۶۴ء میں جبکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی مبارک خلافت پر پچاس سال پورے ہوتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس خوشی میں حضرت سیّدہ اُمّ متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ نے جلسہ سالانہ کے موقعوں پر احمدی مستورات میں تحریک کی کہ ڈنمارک میں ایک احمدیہ مسجد تعمیر کی جائے۔ اور اس کا سارا چندہ احمدی مستورات دیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے احمدی خواتین میں مالی قربانیوں کی جو رُوح پھونک دی تھی اور اس عقیدت اور محبت کے نتیجہ میں جو جماعت کو اپنے پیارے آقا سے تھی اس تحریک پر پروانوں کی طرح احمدی مستورات چندہ دینے کے لئے آگے بڑھیں اور نہ صرف نقدی کی صورت میں بلکہ خدا کا گھر بنانے کے لئے اپنے زیورات تک پیش کر دیئے۔ فجزاھن اللہ تعالیٰ۔

ماہ فروری ۱۹۶۵ء میں بھارت کی لجنات کو بھی یہ تحریک بھجوائی گئی۔ الحمد للہ کہ یہاں کی خواتین نے بھی اسی جذبہ اور جوش کا مظاہرہ کیا اور ایک سال کے اندر نہ صرف چندہ پورا کر دیا گیا بلکہ دوبارہ تحریک پر کہ رقم کم ہو گئی ہے دوسری دفعہ اور پھر تیسری دفعہ بہنوں نے اپنی استطاعت سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ جن لجنات نے اس تحریک میں حصہ لیا ان کے نام یہ ہیں:-

لجنہ قادیان۔ کلکتہ۔ حیدرآباد۔ یادگیر۔ کنانور۔ ابراہیم پور۔ جمشید پور۔ دہلی۔ سری نگر۔ کرناپلی۔ رانچی۔ بنگال اڑیسہ۔ مناظر پور (بہار)۔ سونگھڑہ۔ شموگہ۔ بنگلور مدراس۔ چنتہ کنٹہ۔ شاہجہانپور۔ کانپور۔ سکندرآباد۔ کیرنگ۔ پٹنہ۔ بھونیشور۔ بھدرک۔ ویلاکارا۔ قائم گنج۔ چوڈمکٹ۔ پینگاڈی۔ عثمان آباد۔ کٹک۔

الحمد للہ کہ مجموعی طور پر بھارت کی لجنات نے ۶۳ — ۱۷۹۷۰ روپے چندہ ادا کیا۔ جبکہ ممبرات کی خاصی تعداد نے انفرادی طور پر ۳۰۰/- روپے یا اس سے زائد رقم بھی ادا کی۔ ایسی مخلصات کے اسماء مع ادا کردہ رقوم کے درج ذیل ہیں:-

قادیان

امۃ القدوس بیگم مرزا وسیم احمد قادیان ۵۰۰
محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ اہلیہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت ۳۵۰
محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر ۱۵۰

کلکتہ

محترمہ اہلیہ صاحبہ محمد صدیق صاحب بانی ۱۰۰۰
〃 〃 〃 بشیر احمد صاحب سہگل ۳۰۰
〃 〃 〃 محمد عمر صاحب سہگل ۳۰۰
محترمہ اہلیہ صاحبہ محمد یوسف صاحب بانی ۱۰۰۰
〃 صفیہ بیگم صاحبہ ظفر احمد صاحب بانی ۳۰۰
〃 ریحانہ بیگم صاحبہ مظہر احمد صاحب بانی ۳۰۰
〃 فرحت بیگم صاحبہ ناصر احمد صاحب بانی ۳۰۰
〃 رفیعہ بیگم صاحبہ کلکتہ ۳۰۰
〃 اہلیہ صاحبہ سعید صاحب ودھان کلکتہ ۶۰۰
〃 انیسہ بیگم دختر محمد یوسف صاحب بانی 〃 ۳۰۰

پٹنہ

محترمہ بیگم صاحبہ سید فضل احمد صاحب ۳۰۰
〃 میمونہ بیگم صاحبہ اہلیہ ملک اسماعیل صاحب ۳۰۰

حیدرآباد

محترمہ بیگم صاحبہ سیٹھ معین الدین صاحب ۳۰۰
〃 محمودہ اکبر حسین صاحب ۳۰۰
〃 اہلیہ صاحبہ سیٹھ محمد اسماعیل صاحب ۳۰۰
〃 〃 〃 سیٹھ رشید احمد صاحب ۳۰۰
〃 عظیم النساء صاحبہ اہلیہ سیٹھ بشیر الدین صاحب ۳۰۰
〃 سارہ بیگم صاحبہ سیٹھ احمد غوری صاحب ۳۰۰

شاہجہانپور

محترمہ انوری خاتون صاحبہ اہلیہ حاجی عبدالقدوس صاحب ۵۰۰

دہلی

محترمہ مسز عائشہ چودھری صاحبہ ۵۰۰
〃 مقبول حی صاحبہ اہلیہ رحمت اللہ خان صاحب ۳۰۰

مدراس

محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد رفیق صاحب ۳۰۰

یادگیر

محترمہ احمدی بیگم صاحبہ صدر لجنہ یادگیر ۳۰۰
〃 رسول بی صاحبہ یادگیر مرحومہ ۳۰۰

مسجد کوپن ہیگن (ڈنمارک) نصرت جہاں کا افتتاح ۲۱ جولائی ۱۹۶۷ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ نے کیا۔ الفضل کے ذریعہ جونہی اطلاع ملی لجنہ اماء اللہ مرکزیہ و لجنہ اماء اللہ قادیان کا اجلاس بلا کر اجتماعی دعا کی گئی۔ لجنات بھارت کو بھی اپنی اپنی جگہ اجتماعی دعا کے لئے لکھا گیا۔ اور لجنات بھارت کی طرف سے حضرت سیّدہ اُمّ متین صاحبہ کی خدمت میں مبارکباد کا خط لکھا گیا۔ جس میں مندرجہ ذیل امور کی طرف اظہارِ خوشی کی گئی:-

۱۔ یہ وہ مسجد ہے جو سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے پچاس سالہ کامیاب دورِ خلافت کی خوشی میں بنائی گئی ہے۔

۲۔ جس کا افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک ہاتھوں سے ہوا۔

۳۔ جس کا نام سیّدہ حضرت اُم المومنینؓ (حضرت اماں جان) کے نام پر نصرت جہاں مسجد رکھا گیا۔

۴۔ جس کی بنیاد محترمہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے ۶ مئی ۱۹۶۶ء کو اپنے ہاتھ سے رکھی۔

۵۔ جس کی تحریک حضرت سیّدہ اُم متین صاحبہ نے بنفسِ نفیس جلسہ سالانہ کے موقع پر اپنی زبانِ مبارک سے کی۔

۶۔ جو صرف لجنہ اماء اللہ کی بہنوں کے چندہ سے تیار ہوئی۔

حضرت مصلح موعودؓ کا وصال اور خلافتِ ثالثہ کا آغاز

نومبر ۱۹۶۵ء میں جماعت کو ایک افسوسناک صدمہ سے دوچار ہونا پڑا۔ یعنی ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ کے وصال کی اطلاع ریڈیو پر سُنی گئی۔ کیونکہ اُن دنوں ڈاک وتار کا سلسلہ بند تھا۔ اس وقت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے حضور کی وفات کی اطلاع بذریعہ چھٹیاں تمام لجنات کو بھجوائی گئیں۔ حضور کے وصال کے ساتھ ہی لجنات کو لجنہ مرکزیہ کی طرف سے اطلاع دی گئی کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں پھر قدرتِ ثانیہ کا جلوہ دکھایا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے وصال کے بعد جماعت میں خلافتِ ثالثہ کا قیام فرمایا ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کی اس نعمت کی قدر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور اپنی اطاعت اور بیعت کا اقرار اور خلافتِ حقہ احمدیہ کے ساتھ اپنی مخلصانہ وابستگی کے ذریعہ اس کی برکات سے فیضیاب ہوں۔ کیونکہ جماعت کی ترقی خلافتِ احمدیہ کے زیرِ سایہ قربانیوں کے ساتھ وابستہ ہے۔ چنانچہ تمام لجنات نے حضور کی بیعت اور خلافتِ احمدیہ کے ساتھ وابستگی اور اطاعت کا اقرار کیا جو نظارت دعوت وتبلیغ کی طرف سے حضور کی خدمت میں بھجوا دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری تمام لجنات کو ہمیشہ خلافت کے ساتھ وابستہ رکھے اور حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہر حکم پر لبّیک کہنے اور ہمیں حضور کے زیرِ سایہ پھولنے پھلنے اور خدمتِ دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرماتا رہے آمین۔

۱۹۶۶ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ربوہ میں اجتماع کے موقعہ پر مستورات سے ایک اہم خطاب فرمایا جس میں حضور نے بعض تحریکات کیں۔ پہلی تحریک اپنی جماعت کے بچوں اور بچیوں سے اپیل کی کہ وہ وقفِ جدید کا بوجھ اٹھائیں اور ہر بچہ کم از کم اٹھنی ماہوار وقفِ جدید میں دے۔ دوسری تحریک تعلیم القرآن کی اور تیسری تحریک رسومات کے خلاف جہاد کی تھی۔

لجنہ اماء اللہ بھارت کو ان تحریکات سے اسی وقت اطلاع دی گئی۔ اگرچہ ناصرات الاحمدیہ کی بچیاں وقفِ جدید میں بہت شوق سے حصہ لے رہی ہیں لیکن جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ

کی بچیوں سے اپیل تھی کہ ہر بچہ اور بچی اٹھنی ماہوار دے، ابھی تک اس کام میں کافی سستی ہے۔ اور ہم نہیں کہہ سکتے کہ ۱؎ ہماری بہنوں کی بچیاں سو فیصدی وقفِ جدید میں حصہ لے رہی ہیں۔ ۲؎ ماہانہ اور سالانہ رپورٹ میں ابھی تک یہ رپورٹ صحیح رنگ میں نہیں دی جاتی کہ ناصرات الاحمدیہ کی اتنی تعداد ہے۔ اور اس میں سے اتنی بچیاں باقاعدہ وقفِ جدید کا چندہ ادا کرتی ہیں۔ تاکہ ہم موازنہ کرسکیں کہ کہاں کی ناصرات آگے بڑھ رہی ہیں اور اس تحریک پر زیادہ عمل کر رہی ہیں۔ ۳؎ بعض والدین خود بچوں کی طرف سے چندہ وقفِ جدید ادا کر رہے ہیں لیکن ان کے بچوں کو اس چندہ کی بابت اور حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے فرمان کا علم نہیں ہوتا جیسا کہ حضور فرماتے ہیں:-

"بہتر یہی ہے کہ جو خرچ آپ انہیں دیں انہیں اس طرف متوجہ کریں اور مائل کریں اور اس کے لئے تیار کریں کہ وہ اپنے اس جیب خرچ میں سے اٹھنی ماہوار وقفِ جدید کے چندہ میں دیا کریں۔ میرے دل میں شدید تڑپ پائی جاتی ہے اس بات کی کہ ہمارے احمدی بچے (لڑکے اور لڑکیاں) مل کر وقفِ جدید کے مالی بوجھ کو اپنے کندھوں پر اٹھالیں۔"

تعلیم القرآن کی مہم

اکتوبر ۱۹۶۶ء میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قرآن مجید ناظرہ اور باترجمہ پڑھانے کی طرف عورتوں کو توجہ دلائی۔ اس کی تکمیل کے لئے بھارت کی تمام لجنات کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر کے اقتباسات چھپوا کر بھجوائے گئے اسی طرح جلسہ سالانہ کے موقعہ پر عہدہ داران کو توجہ دلائی گئی۔ ہر لجنہ نے اپنے یہاں قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ پڑھانے والیوں کی فہرستیں تیار کیں۔ اور اس طرح قرآن کریم کی تعلیم کا سلسلہ ہر جگہ شروع ہوگیا۔ جس کا ذکر تفصیل سے ہر سال سالانہ رپورٹ میں آتا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں سب سے زیادہ کوشش قادیان نے اور پھر شموگہ کی لجنہ نے کی۔ قادیان میں نئی پود کی بچیوں میں دس سال تک کی ہر بچی ناظرہ اور سولہ سترہ سال تک کی باترجمہ ختم کر رہی ہیں۔ اور ختم کر چکی ہیں۔ اور یہ پڑھائی کا سلسلہ حضور ایدہ اللہ کی مذکورہ تحریک کے بعد سے برابر جاری ہے الحمدُ للہ۔ اسی طرح مستورات بھی کوشش سے پڑھ رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ برکت دے۔

اسی سال تنظیم موصیات کا قیام بھی عمل میں لایا گیا۔ اور لجنات کے ذریعہ ہر موصیہ تک حضور کا یہ ضروری پیغام بھی پہنچایا گیا کہ کم از کم دو عورتوں یا بچوں کو قرآن مجید پڑھائیں۔

تحریکِ خاص

۱۹۶۸ء کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خاص اجازت سے حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے تمام لجنات کو بتایا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۹۷۲ء میں لجنہ اماء اللہ کے قیام پر انشاء اللہ پورے پچاس سال ہوجائیں گے اس خوشی میں آپ نے بہنوں کے سامنے "تحریکِ خاص" کے نام سے ایک تحریک پیش کی کہ وہ دسمبر ۱۹۷۲ء تک پانچ لاکھ روپیہ جمع کریں۔ جس میں سے ایک لاکھ روپے حضور کی خدمت میں اس غرض سے پیش کیا جائے گا کہ احمدی مستورات کی طرف سے کسی غیر زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ شائع کروایا جائے۔ یا حضور اشاعتِ اسلام کے لئے جہاں چاہیں خرچ کریں۔ اور بقیہ رقم سے دفتر لجنہ مرکزیہ کی تعمیر اور دوسرے کاموں پر خرچ ہوگی۔

لجنات بھارت کی طرف سے پندرہ ہزار کا وعدہ پیش کیا گیا تھا۔ جس کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ یہ رقم میرے حکم سے اشاعتِ اسلام کے لئے بھارت میں خرچ ہوگی۔ سو الحمد للہ کہ وعدہ سے بڑھ کر بہنوں نے اس تحریک میں حصہ لیا۔ اس وقت تک کل چندہ تحریکِ خاص ۲۶۹۶۰ — ۱۹ روپے جمع ہوچکا ہے۔ ابھی سیکرٹریان مال لجنات کی مساعی جاری ہیں۔ تاکوئی بہن ایسی نہ رہے جو اس پچاس سالہ خوشی کی تحریک میں حصہ لینے سے رہ جائے۔

جن لجنات کی طرف سے چندہ تحریکِ خاص جمع ہوچکا ہے ان کی فہرست درج ذیل ہے:-

لجنہ	رقم
لجنہ اماء اللہ قادیان	۵۱۷۱ — ۱۰
" " " کلکتہ	۸۴۶۰ — ۰۰
" " " حیدرآباد	۵۷۵۲ — ۰۰
" " " شاہجہانپور	۱۵۱۵ — ۰۰
" " " یادگیر	۹۲۰ — ۰۰
" " " کانپور	۸۶۳ — ۰۰
" " " سکندرآباد	۷۲۶ — ۰۰
" " " بھدرک (اڑیسہ)	۳۳۵ — ۰۰
لجنات " " کشمیر	۴۱۶ — ۰۳
لجنہ " " مدراس	[illegible] — ۰۰
" " " بنگلور	۱۸۶ — ۰۰
" " " بریلی	۵۰۰ — ۰۰
" " " مظفرپور بہار	۵۰۰ — ۰۰
" " " کیرنگ	۲۶۷ — ۰۰
" " " چنتہ کنٹہ	۷۲۰ — ۰۰
" " " رانچی	۱۵ — ۰۰
" " " باندرہ بمبئی	۲۴ — ۰۰
" " " عثمان آباد	۱۰۰ — ۰۰
" " " گیا	۱۵ — ۰۰
" " " پینگاڈی	۱۴ — ۰۰
لجنہ اماء اللہ اودے پور کٹیا	۶۵ — ۰۰
" " " کٹک	۳۷ — ۰۰
" " " برہمپور	۱ — ۰۰
" " " پینکال	۱۰۰ — ۰۰

جن بہنوں نے تحریکِ خاص میں پانچ سو یا اس سے زائد چندہ دیا ان کے نام بغرض دعا شائع کئے جا رہے ہیں۔ نیز ان بہنوں کے نام حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کے اعلان کے مطابق بطور یادگار لجنہ کے ہال میں کندہ کرائے جائیں گے۔

قادیان

نام	رقم
۱۔ امۃ القدوس بیگم صدر لجنہ مرکزیہ	۵۲۵ — ۰۰
۲۔ محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ اہلیہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب	۵۰۰ — ۰۰
۳۔ محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ اہلیہ بدرالدین صاحب عامل	۵۰۰ — ۰۰
۴۔ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر	۵۱۰ — ۰۰
۵۔ محترمہ سہیلہ محبوب صاحبہ	۵۰۰ — ۰۰

کلکتہ

نام	رقم
۶۔ محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ	۵۰۰۰ — ۰۰
۷۔ " شکیلہ اختر صاحبہ سیکرٹری لجنہ	۵۰۰ — ۰۰
۸۔ " اختر الاسلام اہلیہ محمد سعید صاحب ورنہان	۵۰۰ — ۰۰
۹۔ " اہلیہ محمد ادریس صاحب مرحوم	۵۰۰ — ۰۰
۱۰۔ " " محمد رفیع صاحب وزہان	۵۰۰ — ۰۰
۱۱۔ " خواتین سیٹھ محمد یوسف صاحب بانی	۵۲۵ — ۰۰

شاہجہانپور

نام	رقم
۱۲۔ محترمہ مبارکہ مریم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد عابد صاحب	۶۰۰ — ۰۰
۱۳۔ محبوب ظفر منزل محمد فاروق صاحب	۵۰۰ — ۰۰

حیدرآباد

نام	رقم
۱۴۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت	۵۰۰ — ۰۰
۱۵۔ آمنہ بیگم از طرف والدہ اہلیہ غلام احمد خان صاحب	۵۰۰ — ۰۰
۱۶۔ زاہدہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالرحیم صاحب مرحوم	۵۰۰ — ۰۰
۱۷۔ امۃ الباری صاحبہ	۵۰۰ — ۰۰
۱۸۔ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ سیٹھ محمد اسماعیل صاحب	۵۰۰ — ۰۰
۱۹۔ امۃ المنیر صاحبہ اہلیہ سیٹھ رشید احمد صاحب مرحوم	۵۰۰ — ۰۰
۲۰۔ محمودہ اکبر حسین صاحب	۵۰۰ — ۰۰
۲۱۔ جناب بانو صاحبہ اہلیہ یوسف حسین صاحب	۵۰۰ — ۰۰

یادگیر

نام	رقم
۲۲۔ محترمہ رسول بی صاحبہ مرحومہ	۵۰۰ — ۰۰

مظفرپور بہار

نام	رقم
۲۳۔ محترمہ امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ سید داؤد احمد صاحب	۵۰۰ — ۰۰

بریلی

نام	رقم
۲۴۔ محترمہ نصیرہ خاتون صاحبہ	۵۰۰ — ۰۰

چنتہ کنٹہ

نام	رقم
۲۵۔ محبوب بی صاحبہ اہلیہ سیٹھ محمود احمد صاحب	۵۰۰ — ۰۰

تسبیح تحمید اور درود شریف پڑھنے کی بابرکت تحریک

۱۹۶۸ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت کے مردوں۔ عورتوں اور بچوں میں مندرجہ ذیل تسبیح اور درود پڑھنے کی تحریک فرمائی:-

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ
سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔

آپ نے فرمایا:-

۱۔ بڑی عمر کے مرد اور عورتیں روزانہ کم از کم دو سو مرتبہ۔
۲۔ پندرہ سے پچیس سال تک کے نوجوان ایک سو مرتبہ۔
۳۔ سات سے پندرہ سال تک کے بچے کم از کم تینتیس (۳۳) مرتبہ۔
۴۔ بالکل چھوٹے بچے اور بچیاں جن کی عمر سات سال سے کم ہو ان کو کم از کم تین مرتبہ والدین پڑھائیں۔

اس تحریک کو لجنات تک پہنچایا گیا۔ الحمد للہ باقاعدہ رپورٹوں میں اس امر کا خاص ذکر ہوتا ہے کہ احمدی بہنوں۔ لڑکیوں اور بچیوں کو اس تعداد کے مطابق درود شریف پڑھنے کی حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک کے بعد خدا کے فضل سے عادت پڑ گئی ہے الحمد للہ۔

سورۂ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات زبانی یاد کرنے کی تحریک!

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ اکتوبر ۱۹۶۹ء میں فرمایا کہ

"میرے دل میں یہ خواہش شدت سے پیدا کی گئی ہے کہ قرآن کریم کی سورۃ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیتیں ..... ہر احمدی کو یاد ہونی چاہیئے اور ان کے معانی بھی آنے چاہئیں۔ جس حد تک ممکن ہو اس کی تفسیر بھی آنی چاہیئے۔ پھر ہمیشہ دماغ میں مستحضر بھی رہنی چاہئیں۔"

پھر فرمایا:-

"امید ہے کہ آپ میری روح کی گہرائی سے پیدا ہونے والے اس مطالبہ پر لبیک کہتے ہوئے ان آیات کو زبانی یاد کرنے کا اہتمام کریں گے۔ عورتیں بھی یاد کریں گی چھوٹے بڑے سب ان سترہ آیات کو ازبر کر لیں گے۔"

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ لجنات میں اس تحریک کے پہنچتے ہی اس پر پُرخلوص عمل درآمد شروع ہوگیا۔ ترغیب کے لئے لجنہ مرکزیہ کی طرف سے خاص سندات چھپوائی گئیں کہ جو بہنیں اور بچیاں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اس تحریک پر پورا پورا عمل کریں گی۔ اِن کو سند دی جائے گی۔ چنانچہ تقریباً ہر لجنہ کو ایسی سندات دی جاچکی ہے۔

لیکن یہ کام ابھی ختم نہیں ہوا ہے۔ اِس کام کو بھارت کی لجنات نے سو فیصدی تک پہنچانا ہے اور ہر سال جو نئی بچیاں ناصرات الاحمدیہ میں داخل ہوتی ہیں ان کو یہ آیتیں یاد کروانی ہیں۔ ناصرات الاحمدیہ لجنہ اماء اللہ کے نصاب میں سترہ آیتیں با ترجمہ یاد کرنی ضروری قرار دے دی ہیں۔ اِس لئے برابر اِس تحریک پر عمل ہو رہا ہے اور انشاء اللہ ہوتا رہے گا۔ خدا تعالیٰ ہماری بہنوں اور بچیوں کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہتے ہوئے خلیفۂ وقت کی ہر تحریک پر لبیک کہنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

نُصرت جہاں ریزرو فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ مغربی افریقہ اور اس کے نتیجہ میں جاری فرمُودہ تحریک "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" میں لجنہ کی کوشش۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مغربی افریقہ کے دورہ سے کامیاب مراجعت کی خوشی میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے قادیان میں ایک خصوصی جلسہ کیا گیا۔ اور حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لجنات بھارت کی طرف سے باقاعدہ سپاسنامہ بھجوایا گیا۔

اِس کامیاب دَورہ میں حضور نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی تحریک فرمائی۔ لجنہ مرکزیہ نے اِس فنڈ کے لئے بھی ممکن کوشش کی اور مستورات حسبِ استطاعت اس میں شامل ہوئیں۔

دورہ لجنات کشمیر و کانفرنس سرینگر اور کشمیر میں لجنات اماء اللہ کا قیام!

اکتوبر ۱۹۷۰ء میں خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے احمدیہ کانفرنس سرینگر میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور ساتھ ہی وادیٔ کشمیر کی مختلف جماعتوں کی بہنوں سے ملنے کا بھی موقع ملا۔ اس سفر میں مندرجہ ذیل جگہوں پر جانے اور بہنوں کو لجنہ اماء اللہ کے قیام کی غرض بتا کر لجنہ قائم کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی:۔

شورت۔ کنی پورہ۔ آسنور۔ یاڑی پورہ۔ چک ایربچھ۔ اور رشی نگر۔ چنانچہ مولوی حمید الدین صاحب مبلغ کی کوشش سے شورت میں اور مولوی سلطان احمد صاحب مبلغ کی کوشش سے یاری پورہ اور چک ایربچھ میں لجنہ کا کام شروع ہوگیا۔ آسنور میں لجنہ اس وقت سے قائم ہے جب حضرت مصلح موعود رضؓ وہاں تشریف لے گئے تھے۔ پورا گاؤں اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہے۔ علاوہ ازیں بچیوں کے لئے "یاد رکھنے کی باتیں" نامی کتاب چھپوائی گئی۔ حضور کی تحریک پر بچیوں کو یہ سب باتیں حفظ کرانے اور قرآن مجید ناظرہ اور باترجمہ سیکھنے اور سکھانے کی طرف اور نیز خلافت سے وابستہ رہتے ہوئے حضور کی ہر تحریک پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ اللہ تعالیٰ سب کو عمل کی توفیق دے آمین۔

پس لجنات اماء اللہ بھارت کی مساعی کا یہ مختصر ساخاکہ لجنات اماء اللہ بھارت کے سامنے پیش کرتے ہوئے اُن سے درخواست کروں گی کہ اس پچاس سالہ کامیاب دور کے ختم ہونے پر ہمارے دل اور ہمارے سر خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوں اور ہم اس کے حضور یہ عہد کریں کہ اب جو نیا سال شروع ہو رہا ہے ہم اس میں ایسی تدابیر اختیار کریں جن سے ہمارا اور ہماری اولاد کا معیار بلند ہو۔ جیسا کہ حضرت سیّدہ امّ متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ نے بر موقعہ اجتماع پچاس سالہ تقریب لجنہ اماء اللہ ۱۹ر نومبر ۱۹۷۲ء کو بہنوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ہمیں اس اجتماع سے واپس صرف خوشیوں کا اظہار کرکے نہیں چلے جانا چاہیئے کہ پچاس سال پورے ہونے پر ہم نے خوشی کی ایک تقریب پیدا کی بلکہ ہمیں ایسی تدابیر سوچنی چاہئیں جن کے نتیجہ میں زیادہ سے زیادہ قرآنی علوم کی اشاعت ہو۔ زیادہ سے زیادہ خواتین اور بچے قرآن پڑھ سکیں۔ زیادہ سے زیادہ اس بات کی تلقین کی جائے کہ ہر احمدی خاتون کا عمل اور کردار قرآنی تعلیم کے مطابق ہو۔ اور یہ منزل یہ راہ بغیر نفس کی قربانی۔ بغیر جذبات کی قربانی بغیر خواہشات کی قربانی۔ کبھی حاصل نہیں ہوسکتیں۔ اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔

اس بے ثبات گھر کی محبّت کو چھوڑ دو
اس یار کے لئے رہِ عشرت کو چھوڑ دو
لعنت کی ہے یہ راہ سو لعنت کو چھوڑ دو
ورنہ خیالِ حضرتِ عزت کو چھوڑ دو

تلخی کی زندگی کو کرو صدق سے قبول تا تم پہ ہو ملائکہ عرش کا نزول

اسلام چیز کیا ہے خدا کے لئے فنا ترکِ رضائے خویش پئے مرضیٔ خدا

اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے ابدی حیات حاصل کرنے کے لئے اور قوم کو ابدی حیات بخشنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم قربانی دیں، اپنے اوقات کی اور قرآن سیکھیں دینی علوم سے اپنے سینوں کو منور کریں۔ اور اس نور سے اپنی اولادوں کو فائدہ پہنچائیں۔ ہم قربانی دیں اپنے جذبات اور خواہشات کی۔ احمدیت کی ترقی کی خاطر سادہ زندگیاں اختیار کریں۔ تکلفات کو ترک کریں اور رسومات سے منہ پھیر لیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز آپ کو بار بار اس طرف توجہ دلا چکے ہیں .... پھر نہایت ضروری ہے کہ احمدی مائیں اپنے جگر گوشوں کو اسلام کی خاطر وقف کریں۔ ایک مرد اگر اپنے آپ کو وقف کرتا ہے تو اس کا ثواب صرف اس کو ملتا ہے۔ لیکن ایک ماں اپنے بچہ کو خدا تعالیٰ کی خاطر وقف کرتی ہے تو جہاں اس کے بیٹے کو ثواب ملیگا وہاں اس کی ماں کو بھی ملیگا جس کی گود سے وہ نونہال پروان چڑھا ہوگا۔ موجودہ مادی دور میں وقف زندگی کی طرف اتنی توجہ نہیں رہی جتنی ہم سے پہلے احباب جماعت میں تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں سینکڑوں لوگ گھر بار چھوڑ کر دیارِ مسیح میں آبسے تھے۔ اور نہایت ہی کم گذارہ میں دین کی خدمت میں زندگیاں گذار دیں۔ اس نمونہ کو پھر سے دُنیا کے سامنے پیش کرنے کی اب ضرورت ہے۔ بچہ سب سے زیادہ ماں کا اثر لیتا ہے۔ اگر ماں اس کے کان میں یہ ڈالتی رہے کہ تم نے بڑے ہو کر دین سیکھنا ہے۔ دین کی خدمت کرنی ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ بڑے ہو کر اپنے آپ کو دین کی خدمت کے لئے پیش نہ کریں"۔

(۱۹ر نومبر ۱۹۷۲ء)

پس آئیں آئندہ سال کے لئے قرآن کریم کی تعلیم اور اپنی اگلی نسل کی تربیت کے لئے منظم پروگرام بنائیں۔ اور گزشتہ سستیاں جو ہم سے ہوتی رہی ہیں ان کو ترک کریں اور یہ تبھی ہو سکتا ہے جب ہم قرآن مجید کی تعلیم پر خود عمل کرنے والیاں اور اپنے بچوں کو عمل کروانے والیاں ہوں گی جس کے لئے سب سے بڑا ہتھیار دعا کا ہمارے پاس ہے تا ہمارا تعلق اپنے پیدا کرنے والے سے ہو اور اُس کی رضا پر چلنے والیاں ہوں اور اس کے فضلوں کے وارث بنیں آمین۔

آخر میں لجنات اماء اللہ بھارت کی ان بہنوں کے نام بغرضِ دُعا پیش کر رہی ہوں جنہوں نے خدمتِ دین کے لئے اپنے آپ کو وقف کیا اور دس سال یا اس سے زیادہ عرصہ لجنہ اماء اللہ کی کسی نہ کسی کام میں خدمت کی:۔

قادیان:۔ خاکسار امۃ القدوس۔ محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ۔ محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ۔ محترمہ عطیہ بیگم صاحبہ مرحومہ۔ محترمہ نذیرہ بیگم صاحبہ۔ محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ۔ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ۔ محترمہ حلیمہ بشریٰ صاحبہ۔

شاہجہانپور:۔ محترمہ النوری خاتون صاحبہ۔ محترمہ محبوب ظفر مند صاحبہ۔

حیدرآباد:۔ محترمہ امۃ اللہ بشیرہ بیگم صاحبہ۔ محترمہ مقبول حی صاحبہ۔ محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ اللہ دین۔ محترمہ زیب النساء صاحبہ۔ محترمہ اعظم النساء صاحبہ۔ محترمہ امۃ الباری صاحبہ۔

سکندرآباد:۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ سیٹھ عبداللہ الہ دین مرحوم۔ محترمہ فرحت الہ دین صاحبہ۔

کلکتہ:۔ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ۔ محترمہ شکیلہ اختر صاحبہ۔

مدراس:۔ محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ۔ محترمہ اسفر بیگم صاحبہ قریشی۔ محترمہ بلقیس بیگم صاحبہ۔

بنگلور:۔ محترمہ آمنہ بی صاحبہ۔ محترمہ اختر بیگم صاحبہ۔ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ۔ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ۔ محترمہ سلیمہ خاتون صاحبہ۔

بھدرک:۔ محترمہ رحمت النساء صاحبہ۔ محترمہ زلیخا بی بی صاحبہ۔

پرنگال:۔ محترمہ رحمت بی بی صاحبہ۔

شموگہ:۔ محترمہ خورشید بیگم صاحبہ۔ محترمہ حفیظ النساء صاحبہ۔

کرڈاپلی:۔ محترمہ قمبارک بی بی صاحبہ۔ محترمہ نورجہاں صاحبہ۔ محترمہ شریفاً بی بی صاحبہ۔ محترمہ مریم بی بی صاحبہ۔ محترمہ سلیمہ بی بی صاحبہ۔

کیرنگ:۔ محترمہ سلیمن بی بی صاحبہ۔ محترمہ حوا بی صاحبہ۔ محترمہ حمیدہ خاتون صاحبہ۔ محترمہ جمیلہ بی بی صاحبہ۔ امۃ النعیم صاحبہ۔ محترمہ منصورہ بیگم صاحبہ۔

یادگیر:۔ محترمہ احمدی بیگم صاحبہ۔ محترمہ امۃ السلیم نجمہ صاحبہ۔

نوٹ:۔ جن لجنات کی طرف سے دس سالہ خدمات پر نام موصول ہوگئے تھے ان کے درج کر دیئے گئے ہیں۔ جن بہنوں نے نام بھجوانے میں دیر کی ہے وہ جلد بھجوائیں تاکہ ان کی سندات منگوائی جاسکیں۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بہترین رنگ میں دین کی خدمت بجالانے کی توفیق عطاء فرمائے ہر جگہ کی بہنیں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے

مبارک ہاتھوں جاری فرمودہ خواتین کی تنظیم لجنہ اماء اللہ کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنا کر ایسے کام کرنے کی توفیق پاتی رہیں جو خدا تعالےٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی کا باعث ہوں۔ خدا تعالےٰ ہماری آئندہ نسل کو ہمیشہ ہی خلافت سے وابستہ رکھ کر ان کے دلوں میں دینِ اسلام اور احمدیت کی محبت پیدا کر دے۔ اور ایسے اعمال بجا لانے کی توفیق دے جو غیروں کو بھی اسلام اور احمدیت کی طرف لانے کا موجب ہوں۔ ہماری کوتاہیوں کو دور کرے۔ ہماری حقیر خدمات کو قبول فرمائے۔ اور ہمارے قدموں میں ثبات بخشے۔ کہ تمام قسم کی توفیق اسی سے وابستہ ہے۔ اور اسی کے فضل کے ہم سب طلبگار ہیں وہ اپنے بے پایاں فضل اور رحمت سے ہم عاجزوں کو بھی وافر حصہ عطا فرمائے۔ اپنی بے شمار برکتوں سے ہمارے گھروں کو بھر دے آمین

مسجد محمود فجی

مشرق بعید کے جزیرہ فجی میں خدا کے فضل سے احمدیہ مسجد بنام "مسجد محمود" تعمیر ہو چکی ہے۔

اس مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں لجنہ اماء اللہ فجی کی قریباً تمام ممبرات نے حصہ لیا اور دل کھول کر اس کے لئے چندہ فراہم کیا۔ علاوہ ازیں

۱۔ لجنہ اماء اللہ موذو نے مسجد کے لئے ۱۵۰ ڈالرز کی دریاں فراہم کرنے کے علاوہ مسجد کے باورچی خانہ کے لئے برتن مہیا کئے۔

۲۔ لجنہ اماء اللہ موزو کی پریذیڈنٹ مکرمہ مس خلیل صاحبہ نے اپنی طرف سے کتابوں کی ایک الماری مع متعدد قیمتی کتب مسجد کو دی۔ اور اس کے علاوہ ایک سو ڈالر کی قیمت کا ایک خوبصورت کلاک بھی دیا

۳۔ کاںڈی کی لجنہ نے مسجد کی کھڑکیوں اور دروازوں کے استعمال میں آنے والا تمام شیشہ اپنی طرف سے دیا۔

۴۔ سوا کی لجنہ نے مسجد میں لگانے کے لئے خوبصورت الیکٹرک لیمپ فراہم کئے۔ علاوہ ازیں مسجد کی تعمیر کے دوران متعدد اوقات میں اپنے ہاتھوں سے کام بھی کیا۔

اللہ تعالےٰ ان تمام لجنات اور بہنوں کو جزائے خیر بخشے۔ آمین۔

ربوہ میں لجنہ اماء اللہ کی پچاس سالہ تقریب پر

لجنہ مرکزیہ قادیان و لجنات بھارت کا پیغام

نوٹ :- ذیل کا پیغام ربوہ میں لجنہ اماء اللہ کی پچاس سالہ تقریب کے موقع پر صاحبزادی امۃ العلیم صاحبہ نے پڑھ کر سنایا :-

ادارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

مکرمہ محترمہ حضرت سیّدہ اُمِّ متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ و پیاری بہنو !

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان و ممبراتِ لجنات اماء اللہ ہندوستان آپ سب کو لجنہ اماء اللہ کی پچّاس سالہ تقریب پر اپنے محبت بھرے جذبات سے دلی مبارکباد پیش کرتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کا یہ اجتماع بہت ہی بابرکت کرے۔ آمین۔

یہ اجتماع جو لجنہ اماء اللہ کے پچاس سال پورے ہونے کی خوشی میں کیا جا رہا ہے، ہمارے دل اس میں شامل ہونے، حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور حضرت سیّدہ اُمِّ متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زرّیں نصائح سُننے کے لئے تڑپ رہے ہیں۔ لیکن حالات ناسازگار ہونے کی وجہ سے ہماری ایک بھی نمایندہ اس جلسہ میں شامل نہیں ہو سکتی اور باوجود اتنے نزدیک ہونے کے آپ سب سے بہت دور ہیں، جبکہ بہت دور دراز کی نمایندگان نہایت آسانی سے اس اجتماع میں شرکت کے لئے آ رہی ہیں۔ اللہ تعالےٰ آنے والی نمایندگان کو صحیح رنگ میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور محترمہ سیّدہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی نصائح کو سننے اور ان پر عمل کرنے اور پھر اپنی لجنہ میں جا کر تمام بہنوں کو ان پر عمل کروانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اللہ تعالےٰ کا فضل اور اس کا احسان ہے کہ سنہ ۱۹۵۰ء میں پھر آہستہ آہستہ قادیان کے علاوہ ہندوستان میں دوسرے مقامات پر بھی لجنات قائم ہونی شروع ہو گئی تھیں اور گزشتہ تین سالوں میں جن جن جگہوں پر احمدی مستورات تھیں لیکن لجنات قائم نہ تھیں وہاں دورہ کر کے لجنات کا قیام عمل میں لایا گیا۔ الحمد للہ کہ اس وقت تک قادیان کے علاوہ ۳۷ جگہوں پر لجنات کا قیام ہو چکا ہے۔ اور لجنات اماء اللہ ہر جگہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریکات پر پورا پورا عمل کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔

چندہ تحریکِ خاص کے لئے لجنہ اماء اللہ بھارت نے پندرہ ہزار روپے کی رقم کا وعدہ کیا تھا مگر اللہ تعالیٰ کے فضل، حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور آپ کی دعاؤں کی برکت سے اس وقت تک ۱۹-۲۵۵۸۲ روپے تحریکِ خاص کی امانت میں جمع ہو چکے ہیں۔ الحمد للہ

اس خاص موقع پر تمام ممبرات لجنہ اماء اللہ ہندوستان سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں محبت بھرا اسلام بھیجتے ہوئے یہ وعدہ کرتی ہیں کہ خلافت سے وابستہ رہتے ہوئے اپنے پیارے امام اور محبوب خلیفہ کے ہر حکم کی ہمیشہ اطاعت کریں گی انشاء اللہ۔ اور دعا کی درخواست کرتی ہیں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں حضور کے ہر حکم پر لبیک کہنے اور حقیقی رنگ میں احمدیت کا سچا نمونہ پیش کرنے اور ہندوستان میں اسلام و احمدیت پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

سیّدہ محترمہ! ہماری طرف سے آپ کی خدمت میں، تمام بہنوں اور تمام آنے والی نمایندگان کو محبت بھرا اسلام اور دعا کی درخواست۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آپ کو اپنی برکات سے نوازے اور آپ کی قیادت میں مستورات جلد از جلد اس سے بھی زیادہ ترقی کریں۔ آخر میں ایک بار پھر اس روحانی اجتماع پر ہم سب کی طرف سے دلی مبارکباد :

والسّلام

خاکسار امۃ القدوس صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان و ممبرات لجنات اماء اللہ ہندوستان
۲۳ ستمبر ۱۹۷۲ء

اللہ تعالےٰ کے حضور شکر گزاری کے ماحول میں

لجنہ اماء اللہ کے قیام پر پچاس سال پورے ہونے پر ربوہ میں پُر مسرت تقریب اور سالانہ اجتماع

اجتماع سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ کا بصیرت افروز خطاب

حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں لجنہ اماء اللہ کی طرف سے اشاعتِ قرآن مجید کے لئے دو لاکھ روپے کی پیشکش

ربوہ - ۱۷ نبوت تا ۱۹ نبوت ۱۳۵۱ ہش (مطابق ۱۷ نومبر تا ۱۹ نومبر ۱۹۷۲ء) ۔ اللہ تعالےٰ کے حضور شکر گزاری کے روح پرور ماحول میں لجنہ اماء اللہ کے قیام پر پچاس سال پورے ہونے کی پُر مسرت تقریب سعید اور لجنہ کے پندرھویں سالانہ مرکزی اجتماع کا نہایت بابرکت انعقاد عمل میں آیا۔ اجتماع سے ۱۸ نبوت کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرما کر انہیں بیش قیمت نصائح سے نوازا۔ اس طرح احمدی خواتین کو اپنے امام ہمام ایدہ اللہ کے کلماتِ طیبات اور ارشاداتِ عالیہ سے براہِ راست مستفیض ہونے کی غیر معمولی سعادت نصیب ہوئی۔ اس موقع پر حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے لجنہ اماء اللہ کی طرف سے اشاعتِ قرآنِ مجید کے لئے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں دو لاکھ روپے پیش کئے۔

اس پُر مسرت تقریب سعید اور اجتماع کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں بحمد اللہ تعالےٰ پاکستان کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی لجنات کی ممبرات کے علاوہ مشرق و مغرب کے چھ دیگر ممالک امریکہ، انگلستان، کینیا، ڈنمارک، مارشس اور انڈونیشیا کی نمائندہ خواتین نے بھی شرکت کی۔ یہ سب نمائندہ خواتین لجنہ کے قیام پر پچاس سال پورے ہونے کی پُر مسرت تقریب سعید کے سلسلہ میں منعقد ہونے والے اس خصوصی اور بابرکت اجتماع میں شرکت کے لئے ہزار ہا میل کا سفر طے کر کے ربوہ تشریف لائیں۔ ان میں امریکہ کی ایک، انگلستان کی دو، ڈنمارک کی ایک، کینیا کی ایک، مارشس کی دو اور انڈونیشیا کی تین خواتین شامل تھیں۔ انہوں نے بھی اجتماع سے خطاب فرمایا۔

اس پُر مسرت تقریب سعید اور اجتماع کا انعقاد دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے وسیع و عریض احاطہ میں نہایت خوبصورت شامیانوں اور قناتوں سے تیار کردہ پنڈال میں عمل میں آیا۔ جسے سلیقہ اور خوش ذوقی کی سجاوٹ کے علاوہ نہایت خوبصورتی اور نفاست سے جلی حروف میں لکھے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات سے مزین کیا گیا تھا۔

اجتماع کا پہلا دن

اجتماع اور تقریب پنجاہ سالہ کا آغاز ۱۷ نبوت بروز جمعہ صبح ۸½ بجے ناصرات الاحمدیہ کے پروگرام سے ہوا۔ ان کے پروگرام کا افتتاح حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے اجتماعی دعا اور ایک پُر اثر خطاب سے فرمایا۔

ناصرات نہایت صاف ستھرے لباس میں ملبوس اس حال میں اجتماع میں شریک ہوئیں کہ انہوں نے اپنے مخصوص جھنڈے ہاتھوں میں تھامے ہوئے تھے۔ حضرت سیدہ کے افتتاحی خطاب کے بعد معیارِ اول، معیارِ دوم اور معیارِ سوم کے تقریری مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ سب سے پہلے معیارِ سوم میں حصہ لینے والی مقررات نے تقریریں کیں جس میں ۸ تا ۱۰ سال کی بچیوں نے حصہ لیا معیارِ دوم میں ۱۱ تا ۱۳ سال کی بچیاں مقابلہ میں شامل تھیں، اور معیارِ اول چودہ اور پندرہ سال کی بچیوں کے لئے مخصوص تھا۔ مقابلہ جات کے اختتام پر انعام کی مستحق قرار پانے والی مقررات میں انعامات تقسیم کئے گئے اور اجتماع کا پہلا اجلاس جو ناصرات کے لئے مخصوص تھا بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا

لجنہ اماء اللہ کے پندرھویں سالانہ مرکزی اجتماع کا افتتاح اسی روز یعنی ۱۷ نبوت کو تین بجے سہ پہر عمل میں آیا۔ اس کا افتتاح بھی حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے اجتماعی دعا اور ایک نہایت ایمان افروز خطاب سے فرمایا۔ کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا۔ بعدہٗ حضرت سیدہ مدظلہا صدر لجنہ اماء اللہ نے اجتماعی دعا کرائی۔ دعا کے بعد جملہ حاضر خواتین نے کھڑے ہو کر آپ کی اقتدا میں اپنا عہد دوہرایا۔ اور پھر آپ نے ایک ایمان افروز افتتاحی خطاب سے اجتماع کو نوازا۔

اجتماع کا دوسرا دن

پنجاہ سالہ تقریب سعید اور اجتماع کے دوسرے دن یعنی ۱۸ نبوت کے پروگرام کا آغاز قرآن مجید کے درس سے ہوا جو محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) نے دیا۔ آپ نے سورہ القصص کے پہلے رکوع کا درس دیا۔ اس کے بعد تقاریر کا مقابلہ ہوا۔ متعدد مقررات نے شائع شدہ عنوانات پر تقاریر کیں۔ پنجاہ سالہ تقریب سعید کے سلسلہ میں نظموں کے انعامی مقابلہ کا انعقاد بھی عمل میں آیا جو بہت دلچسپ ثابت ہوا۔ صبح آٹھ بجے ناصرات الاحمدیہ کے کھیلوں کے مقابلے بھی ہوئے بچیوں نے مختلف کھیلوں میں ذوق و شوق سے حصہ لے کر انعامات حاصل کئے۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے انعامات تقسیم فرمائے۔ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا نے حضرت اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا کی سیرت پر بہت دلنشین انداز میں تقریر فرمائی جو بہت ہی ایمان افروز واقعات اور اذکار مقدس پر مشتمل تھی۔ اس روز اجتماع میں شریک مستورات کو "ذکرِ حبیب" کے موضوع پر حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی رقم فرمودہ نہایت ہی ایمان افروز تقریر سننے کی سعادت بھی ملی جو حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا نے پڑھ کر سنائی۔ سوا گیارہ بجے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بنفسِ نفیس اجتماع میں تشریف لا کر روح پرور اور بصیرت افروز خطاب سے سرفراز فرمایا۔ اس موقع پر حضور ایدہ اللہ کی خدمتِ اقدس میں حضرت صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے لجنہ اماء اللہ کی طرف سے اشاعتِ قرآن کے لئے دو لاکھ روپے بطور عطیہ پیش کئے۔ ان میں سے ایک لاکھ روپے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے اور ایک لاکھ روپے لجنہ اماء اللہ انگلستان کی طرف سے پیش کئے گئے

اجتماع کے پہلے روز کی طرح دوسرے روز یعنی ۱۸ نبوت کو بھی تین اجلاس منعقد ہوئے جن کا سلسلہ کھانے اور نمازوں کے وقفہ کے سوا صبح ساڑھے آٹھ بجے سے رات کے ساڑھے نو بجے تک جاری رہا۔ رات کے اجلاس میں جو ۸ بجے سے ۹½ بجے تک منعقد ہوا مجلسِ شوریٰ کا انعقاد عمل میں آیا۔ دن کے وقت منعقد ہونے والے دو اجلاسوں میں ربوہ اور بیرونجات سے تشریف لانے والی ذی علم خواتین نے اہم علمی اور دینی موضوعات پر دو درجن کے قریب تقاریر کیں جو اجتماع میں شریک خواتین کے لئے بہت ازدیادِ علم اور ازدیادِ ایمان کا موجب ہوئیں۔

اجتماع کا تیسرا اور آخری دن

تیسرے اور آخری دن (۱۹ نومبر) کا پروگرام ایک طویل اجلاس پر مشتمل تھا جو صبح ۸½ سے ایک بجے بعد دوپہر تک جاری رہا۔ اجلاس کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم اور درسِ حدیث سے ہوا جو مکرم مولانا عبدالمالک خاں صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے دیا۔ اس اجلاس میں اہم تربیتی اور تنظیمی موضوعات پر خواتین کی اردو اور انگریزی تقاریر کے علاوہ ۱۲½ بجے حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے بھی خواتین سے خطاب فرمایا۔ نیز آپ نے اپنے دستِ مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے ۱۲½ بجے حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ نے اختتامی تقریر فرمائی۔ اور بعدہٗ اجتماعی دعا کرائی۔ اس طرح لجنہ اماء اللہ کی پنجاہ سالہ تقریب سعید اور پندرھواں سالانہ اجتماع اللہ تعالےٰ کے حضور عاجزانہ دعا پر نہایت کامیابی اور خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا۔ یہ اجتماع اللہ تعالےٰ کے غیر معمولی فضلوں اور رحمتوں کا آئینہ دار ثابت ہوا اور اس میں شریک خواتین کیلئے غیر معمولی رنگ میں ازدیادِ ایمان کا باعث بنا۔ فالحمد للہ

لجنہ اماء اللہ کی پچاس سالہ مساعی کا ایک مختصر جائزہ

● ۲۵ دسمبر ۱۹۲۲ء۔ لجنہ اماء اللہ کی بنیاد رکھی گئی۔ ابتداء میں چودہ ۱۴ ممبرات تھیں۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اندرون ملک اور بیرون میں ۶۶۲ شاخیں قائم ہو چکی ہیں۔ ۱۹۲۲ء سے اب تک ہر سال جلسہ سالانہ مستورات کا کلی انتظام لجنہ اماء اللہ کے سپرد رہا

ابتداء سے ہی حضرت مصلح موعودؓ کی ہدایت کے مطابق بیوگان اور یتامیٰ کی خبرگیری، ان کے ساتھ مل کر کھانا کھانا، ان کے کپڑے سینے کا سلسلہ جاری رہا

علم میں اضافہ کی خاطر ہر جگہ علماء کی تقاریر کروانے کا سلسلہ جاری رہا جس کی ابتدا خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تقاریر سے ہوئی۔

● ۱۹۲۳ء۔ پہلی شاندار مالی قربانی مسجد برلن کے لئے پیش کی گئی جس کے لئے ۲۷۶۱ روپے قلیل عرصہ میں جمع کئے گئے۔ اور جس کے عوض بعد میں مسجد فضل لنڈن احمدی مستورات کے نام سے منسوب کی گئی۔

نور ہسپتال قادیان کا زنانہ کمرہ مستورات کے چندہ سے تعمیر ہوا جس کا سنگ بنیاد حضرت امّ المومنین سیدہ نصرت جہاں بیگم نے رکھا۔

خواتین کو دینی تعلیم دینے میں ابتدائی کارکنات نے اہم کردار ادا کیا۔ گھروں میں درسگاہیں کھول کر قرآن مجید، حدیث، عربی اور اردو کی تعلیم دی

● ۱۹ اکتوبر ۱۹۲۴ء۔ مسجد فضل لنڈن کی بنیاد رکھی گئی۔

● ۱۹۲۵ء۔ احمدیہ زنانہ سکول سیالکوٹ کا قیام جس کے انعقاد میں ممبرات لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ کی کوششوں کا بڑا دخل ہے۔

مدرسۃ الخواتین کا افتتاح۔ اس میں تعلیم حاصل کر کے مستورات نے اعلیٰ عربی تعلیم حاصل کی۔ اور ان میں سے کئی ایک نے نصرت گرلز ہائی سکول کے لئے اپنی خدمات وقف کیں۔

● ۱۹۲۶ء۔ رسالہ "مصباح" کا اجراء۔

دستکاری کی نمائش کا اجراء جو ۱۹۲۶ء سے اب تک ہر سال جلسہ سالانہ کے موقع پر لگائی جاتی ہے۔

● ۱۹۲۷ء۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے تحفظ ناموس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہر مقام پر سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کا آغاز فرمایا۔ تب سے باقاعدگی سے ہر مقام پر لجنہ اماء اللہ ہر سال سیرت النبی کے جلسوں کا انعقاد کرتی ہے۔

● ۱۹۲۷ء۔ ۱۶ ستمبر۔ امۃ الحی لائبریری کا قیام

● لنڈن مشن کے اخراجات کے لئے نو ہزار روپے کی تحریک مستورات کو کی گئی۔ اور انہوں نے بشاشت قلب سے اس میں حصہ لیا

● ۱۹۲۹ء۔ گرلز سکول قادیان کی نگرانی کا کام لجنہ اماء اللہ کے سپرد کیا گیا۔

● ۱۹۳۱ء۔ مجلس مشاورت میں لجنہ اماء اللہ کو حق رائے دہندگی ملا۔

مسجد لنڈن کے گنبد کی مرمت کے لئے لجنہ اماء اللہ نے دس ہزار روپے جمع کئے۔

● ۱۹۳۳ء۔ نظارت ضیافت جلسہ سالانہ کی طرف سے دیگوں کی تحریک اور مرکزی لجنہ قادیان کی طرف سے دس دیگوں کی پیشکش

● ۱۹۳۴ء۔ تحریک جدید کا آغاز۔

مستورات نے بے مثال قربانیاں دیں۔ چندہ کے علاوہ تین سال تک سادگی اختیار کرنے کا عہد کیا

● ۱۹۳۵ء۔ ناخواندہ خواتین کو خواندہ بنانے کی کامیاب مہم چلائی

● ۱۹۳۶ء۔ قادیان میں محلہ وار لجنہ کا قیام۔ ممبرات کی تعداد پانچ صد تک بڑھائی گئی۔ بے کاروں کے لئے دستکاری کا انتظام کیا گیا

● ۱۹۳۹ء۔ خلافت جوبلی کی تقریب کے لئے لوائے احمدیت کی تیاری۔ لجنہ اماء اللہ کی زیر نگرانی صحابیات نے سوت کاتا

۲۸ دسمبر ۱۹۳۹ء لوائے لجنہ اماء اللہ حضرت مصلح موعودؓ نے لہرایا۔

● ۱۹۴۲ء۔ حضرت سیدہ امّ طاہرؓ کی صدارت میں لجنہ اماء اللہ کا نیا انتخاب پہلی بار لجنہ اماء اللہ کے قواعد و ضوابط مرتب کئے گئے۔

● ۱۹۴۴ء۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی طرف سے ہر احمدی خاتون کو لجنہ اماء اللہ میں شمولیت کی تحریک۔

لجنہ اماء اللہ کی طرف سے کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے امتحانات کے سلسلہ کا آغاز

حضرت مصلح موعودؓ نے جرمنی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ شائع کرنے کا خرچ لجنہ اماء اللہ کے ذمہ لگایا۔ مستورات نے ۳۷ ہزار روپے جمع کئے۔

وقف جائداد کی تحریک میں مستورات کی طرف سے زیورات، روپے اور زمین کی پیشکش۔

تعلیم الاسلام کالج کے چندہ کے لئے لجنات اماء اللہ کی جدوجہد

حضرت سیدہ امّ طاہر کی وفات

● ۱۹۴۵ء۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی تشکیل

دفتر لجنہ اماء اللہ کے لئے زمین کی خرید

دفتر لجنہ اماء اللہ کا قیام

لجنہ اماء اللہ کی پہلی شوریٰ

سالٹ پانڈ (غانا) میں زنانہ سکول کے لئے لجنہ اماء اللہ کے چار ہزار روپے چندہ دیا

حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد کے مطابق ہر شہر، ہر گاؤں اور ہر قصبہ میں لجنہ اماء اللہ کے قیام کی کوشش

الیکشن کے سلسلہ میں مستورات کی جدوجہد۔

تعلیم بالغاں کی مہم۔

ناصرات الاحمدیہ کا قیام

منارۃ المسیح ہال کے لئے چندہ میں شمولیت

● ۱۹۴۶ء۔ الیکشن کے سلسلہ میں لجنہ اماء اللہ کے حسن انتظام پر حضرت مصلح موعودؓ کا اظہار خوشنودی

ناصرات الاحمدیہ کے لئے امتحانات کا آغاز۔

تعلیم الاسلام کالج میں بی اے۔ بی ایس سی کلاسز کے اجراء کے لئے حضرت مصلح موعودؓ کی طرف سے چندہ کی تحریک اور لجنات کی شرکت۔

غرباء کے لئے غلّہ جمع کرنے کی تحریک اور مستورات پر خصوصی ذمہ داری

● ۱۹۴۷ء۔ انگریزی ترجمۃ القرآن کے متعلق دو سو جلدوں کی قیمت کی پیشکش، لجنہ اماء اللہ کی طرف سے۔

"مصباح" کا انتظام لجنہ اماء اللہ نے کلی طور پر لے لیا

مستورات کو ابتدائی طبی امداد، غلیل، تیر کمان اور بندوق چلانے کی تربیت دی گئی

تقسیمِ ملک کے بعد لجنہ کی مساعی

تقسیم ملک کے بعد لجنہ اماء اللہ کی مساعی دو حصوں میں تقسیم ہو گئیں

(الف) جماعت کے دائمی مرکز قادیان کے ماتحت بھارت کی لجنات کی مساعی۔ اس کے بارہ میں تفصیل ایک علیحدہ مضمون میں ملاحظہ فرمائی جائے۔

(ب) جماعت کے دوسرے مرکز دار الہجرت ربوہ کے ماتحت مساعی کا حسب گنجائش خلاصہ تا تاریخ درج ذیل ہے:۔

● ۱۹۴۹ء۔ ربوہ میں پہلا جلسہ مستورات کا انتظام

۱۱ دسمبر ۱۹۴۹ء۔ لجنہ اماء اللہ ربوہ کا قیام۔

جلسہ سالانہ پر ربوہ میں لجنہ کے زیر اہتمام صنعتی نمائش کا آغاز۔

● ۱۹۵۰ء۔ مسجد ہالینڈ کے چندہ کی تحریک صرف عورتوں کے لئے۔ ۱۴۳۶۶۴ روپے جمع کئے

۱۳ مئی ۱۹۵۰ء۔ ربوہ میں دفتر لجنہ کا سنگ بنیاد۔ اسی ہزار روپے سے تعمیر

● ۱۹۵۱ء (۱۴ جون) جامعہ نصرت کا قیام

● ۱۹۵۳ء۔ لجنہ ربوہ کی تشکیل، علیحدہ لجنہ بنائی گئی۔

● ۱۹۵۴ء۔ احمدی عورتوں کے چندہ سے جرمن ترجمہ قرآن مجید کی اشاعت

● ۱۹۵۵ء۔ لجنات کو بہتر کام پر انعامات دینے کے متعلق لجنہ مرکزیہ کا فیصلہ اور قوانین۔

لجنہ اماء اللہ کا عہد نامہ تجویز کیا گیا

یورپ میں ایک نئے مشن (سکنڈے نیویا) کے لئے لجنہ کے ذمہ تین ہزار روپیہ کی رقم

● ۱۹۵۶ء۔ لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام نصرت انڈسٹریل سکول کا اجراء اور لجنات کی طرف سے سلائی کی بارہ مشینوں کی پیشکش۔

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماعات کا آغاز۔

مسجد ہیمبرگ جرمنی کے لئے مستورات کی قربانیاں۔

● ۱۹۵۸ء۔ حضرت سیدہ امّ ناصر لجنہ کی پہلی صدر کا انتقال، اور دوسری کا انتخاب

مسجد فرینکفورٹ (جرمنی) کے لئے مستورات

کی قربانیاں

• ۱۹۶۱ء ناصرات کے لئے ایک مفید کتاب "راہِ ایمان" کی اشاعت

• ۱۹۶۲ء مسجد محمود زیورچ (سوئٹزرلینڈ) کا سنگِ بنیاد حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ نے رکھا۔

مسجد زیورچ کے چندہ کے لئے نمایاں کی جدوجہد

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے دورۂ انڈونیشیا کے نتیجہ میں لجنہ اماء اللہ اور ناصرات انڈونیشیا کی بیداری

امریکہ کی لجنہ نے ایک رسالہ "عائشہ" نکالنا شروع کیا۔

• ۱۹۶۴ء حضرت مصلح موعودؓ کے ۵۰ سالہ کامیاب دورِ خلافت کی خوشی میں لجنہ اماء اللہ کی طرف سے ڈنمارک میں ایک مسجد بنانے کی پیشکش

• ۱۹۶۵ء حضرت مصلح موعودؓ کا وصال "فضلِ عمر فاؤنڈیشن" کا قیام مستورات کی طرف سے والہانہ لبیک

• ۱۹۶۶ء تنظیم موصیات کا قیام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا ارشاد کہ ہر موصیہ کم از کم دو عورتوں یا بچوں کو قرآن کریم پڑھائے۔ اس سلسلہ میں لجنات کی جدوجہد۔ احمدی بچوں سے وقفِ جدید کے لئے پچاس ہزار روپے جمع کرنے کی تحریک اور اس میں ناصرات الاحمدیہ ربوہ کا نمایاں حصہ قرآن کریم پڑھانے کی تحریک۔

• ۱۹۶۷ء احمدی بچوں کے لئے جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ کی اشاعت

• ۱۹۶۸ء فضلِ عمر درس القرآن کلاس کا دوسرا سال

صدر لجنہ اماء اللہ کی طرف سے پانچ لاکھ روپے کی تحریک۔

لجنہ اماء اللہ کے ۱۹۷۲ء میں پچاس سال پورے ہونے کی خوشی میں مستورات کی طرف سے مالی قربانی کا عظیم الشان مظاہرہ

• ۱۹۶۹ء حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی طرف سے سترہ آیات یاد کرنے کی تحریک

• ۱۹۷۰ء حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا سفرِ افریقہ۔

سفرِ افریقہ سے حضور انور کی کامیاب مراجعت پر لجنہ اماء اللہ کی طرف سے استقبالیہ

• ۱۹۷۲ء ربوہ میں لجنہ اماء اللہ کا سالانہ اجتماع ۱۷-۱۸-۱۹ نومبر۔ اور جشنِ پنجاہ سالہ۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہماری تمام لجنات کو یہ توفیق عطا فرمائے کہ وہ اشاعتِ اسلام کے لئے ہر قسم کی قربانیاں پہلے سے بڑھ کر پیش کرتی رہیں اور اپنی آئندہ نسلوں کو بھی اسی راہ پر گامزن کریں۔ آمین۔

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی دعا بچوں کے لئے

منقول از الفضل سالانہ نمبر ۱۹۶۷ء

"اے ہمارے پیارے، پیدا کرنے والے خدا ہم اقرار کرتے ہیں کہ تو ایک ہے۔ تیرے سوا کوئی نہیں ہم تیرے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتے ہیں اور تیرے مامور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ احمد قادیانی علیہ السلام پر یقین رکھتے ہیں۔ تو ہمارے دل میں اپنی محبت پیدا کر۔ اور اپنے حکموں پر چلنے کی ہمیں توفیق دے۔ ہمیں دین کا علم سکھا اور قرآن جو تیری کتاب ہے، پڑھنا ہمارے دل میں ماں باپ کا ادب ڈال۔ ہم اپنے بھائی بہنوں اور دوسرے رشتہ داروں سے پیار کریں۔ اور ہمیں گالیاں دینے، لڑنے، بے وجہ غصہ کرنے، چوری کرنے، جھوٹ بولنے اور بے شرمی کی باتیں کرنے سے بچا۔ ہم دلیر ہوں ڈرپوک نہ ہوں۔ ہمیں علم سیکھنے کی توفیق دے۔ ہم نکمے اور سست نہ ہوں۔ ہم اپنے سے غریبوں اور کمزوروں پر رحم کرنے والے ہوں۔ ہم حریص اور لالچی نہ ہوں۔ اے اللہ ہمارے بزرگوں پر رحم کر۔ احمدی جماعت کے امام پر اپنا فضل کر۔ اور ان کے حکموں کے ماتحت ہمیں بھی دین کے کام کرنے کی توفیق دے اور اسلام کو دوسرے دینوں پر غالب کر۔ اے اللہ ہماری عمروں اور محنتوں میں برکت دے اور تو ہمیشہ ہم سے محبت کیا کر۔"

آمین

نوٹ:- تمام عہدیداران لجنہ مندرجہ بالا دعا ناصرات الاحمدیہ کی بچیوں کو زبانی یاد کروائیں

آپ کا چندہ اخبار بدر ختم ہے

مندرجہ ذیل خریداران اخبار بدر کا چندہ آئندہ ماہ کی کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے۔ بذریعہ اخبار بدر بطور یاددہانی آپ کی خدمت میں تحریر ہے کہ اپنے ذمہ کا چندہ اخبار بدر اپنی پہلی فرصت میں ادا فرمادیں تاکہ آئندہ آپ کے نام اخبار جاری رہ سکے۔ اور ایسا نہ ہو کہ آپ کی عدم ادائیگی کی وجہ سے آپ کا اخبار بند ہو جائے اور آپ کچھ وقت کے لئے مرکزی حالات اور اہم ضروری اعلانات اور علمی مضامین کی آگاہی و استفادہ سے محروم رہ جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو آمین

مینیجر بدر قادیان

نمبر خریداری	نام
۱۰۳۳	مکرم ایچ جی ابراہیم صاحب
۱۰۹۰	،، مسٹر زی محمد صاحب
۱۱۰۳	،، منور احمد صاحب
۱۱۱۵	،، خدیجہ بیگم صاحبہ
۱۱۱۶	،، انچارج آزاد اکیڈیمی
۱۱۴۹	،، احمد صاحب ایم اے فاضل ربوہ بدر
۱۲۰۱	،، محمد صلاح الدین صاحب
۱۲۵۳	،، مولوی خلیل احمد صاحب
۱۲۶۲	،، سید عبدالبارئ صاحب
۱۲۶۷	،، آغا محمد خلیل احمد صاحب
۱۲۷۱	،، ڈاکٹر محمد رفیع اللہ صاحب
۱۳۲۹	،، ایم ابراہیم صاحب
۱۳۵۰	،، حاجی محمد محسن صاحب
۱۳۸۷	مکرم محمد اعظم صاحب اڈاکل
۱۴۰۰	،، قمر الدین صاحب
۱۴۰۵	،، شجاع الدین صاحب
۱۴۲۹	،، سید حفیظ احمد صاحب
۱۴۴۹	،، ڈاکٹر محمد یونس صاحب
۱۴۵۵	،، قائد مجلس خدام الاحمدیہ
۱۴۶۷	،، [illegible] حسن صاحب دانی
۱۴۶۲	،، مجلس اصلاح و تنظیم
۱۴۶۸	،، تمیم الہدیٰ صاحبہ
۱۴۶۹	،، عبدالشکور صاحب
۱۴۷۱	،، ایس ایم عمران صاحب
۱۴۷۲	،، محمد [illegible] صاحب
۱۴۷۳	،، احمد توفیق صاحب
۱۵۱۸	مکرم نظام الدین صاحب
۱۵۲۱	،، محمد فاروق صاحب
۱۵۲۵	،، کے سی محمود صاحب
۱۶۰۱	،، محمد ناصر صاحب
۱۶۰۵	،، ڈاکٹر محی الدین صاحب
۱۶۱۳	،، اعظم بیڑی فیکٹری
۱۷۲۹	،، ایم ای محی الدین صاحب
۱۷۵۲	،، عبدالسلام صاحب
۱۷۹۲	،، محمد رفیق صاحب
۱۸۰۷	،، کے اے عارف صاحب
۱۸۲۵	،، جسونت سنگھ صاحب
۱۸۳۰	،، سید عنایت اللہ صاحب
۱۸۵۵	،، سارہ بی صاحبہ
۱۸۶۸	،، انجمن احمدیہ شورت
۱۸۵۶	،، شاہ ربڑ فیکٹری
۱۸۷۵	،، سید احتشام الدین صاحب
۱۹۴۳	،، سید عبدالقیوم صاحب
۲۰۲۷	،، غلام یاسین صاحب
۲۰۲۸	،، الحاج توفیق صاحب
۲۰۲۹	،، مجید صاحب
۲۰۳۰	،، محمد سراج الدین صاحب
۲۰۳۱	،، مسز آفریدی صاحب بنارس
۲۰۳۲	،، حوالدار انور احمد صاحب
۲۱۰۰	،، پیر نصیر الدین صاحب

حضرت سیدہ مہر آپا مدظلہا العالی نائب صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا پیغام

میری عزیز و محترم بہنو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج کا اجتماع ایک غیر معمولی اجتماع ہے اور آج کا دن ہم سب کے لئے خوشی و مسرت کا دن ہے کیونکہ آج کے دن لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کو قائم ہوئے پورے پچاس سال گزر رہے ہیں۔ ہاں اس تنظیم کو جس کی بنیاد ۲۵ دسمبر ۱۹۲۲ء کو سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے مبارک ہاتھوں سے رکھی گئی۔ اور پھر ہم خواتین کی یہی وہ تنظیم ہے جسے یہ امتیاز اور شرف حاصل ہے کہ اس کی بنیاد اس اولوالعزم مصلح موعود کے ہاتھوں رکھی گئی ہے جس کی آمد کے متعلق آج سے کئی سو سال پہلے انبیاء علیہم السلام نے بشارتیں دیں اور جس کے تمام تر زمانہ کو خیر و برکت کا زمانہ قرار دیا گیا۔ جسے فتح و ظفر کی کنجی کا علمبردار قرار دیا گیا۔

سیدنا مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے یہ تنظیم کیوں قائم کی؟ اس لئے تاکہ کوئی خاتون، کوئی بچی کوئی بہن، کوئی بیٹی، دینی تعلیم۔ دینی تربیت، دینی درس و تدریس۔ تحریر و تقریر میں کسی سے پیچھے نہ رہے۔ بلکہ حضور رضی اللہ عنہ یہ چاہتے تھے کہ اس خاص تنظیم کے تحت ہماری خواتین، ہماری بچیاں اور بہنیں تمام کی تمام، دنیا بھر کی خواتین کے مقابلہ میں ان معنوں میں معیاری حیثیت رکھنے والی ہوں۔ وہ اعلیٰ اخلاق و کردار کی مالک ہوں۔ نہ صرف یہی کہ وہ خود ان نمایاں خصوصیات کی حامل بنیں بلکہ اپنے ان اعلیٰ اور نمایاں اخلاق و کردار سے اقوام عالم کی تمام خواتین کی حقیقی معنوں میں رہنما کہلانے والی ہوں

اس ربع مسکوں پر جب سے اسلام کا سورج طلوع ہوا یہ سنت نبوی چلتی چلی آرہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنے والے ہادی و رہبر نہ صرف خود اپنی ذات میں ہی پاک و طیب تھے بلکہ آپ کی قوت قدسیہ کے تحت آپ کے ساتھ آپ پر ایمان لانے والے آپ کی جماعتیں بھی حسب مراتب و درجہ بدرجہ آپ کے رنگ میں رنگین تھیں۔ اور ان جماعتوں میں ہر زمانہ میں خواتین کو بھی اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی ایمان و یقین کی دولت سے ایسا نوازا کہ وہ بھی اس حسین مگر کٹھن راہ مردوں کے دوش بدوش چلیں۔ جیسا کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں خواتین کی بے مثال قربانیوں اور ان کے جہاد کو دیکھتے ہیں خواتین مبلغ بھی تھیں۔ خواتین درس و تدریس کا کام بھی کرتی تھیں۔ خواتین کفار دشمن کی لڑائیوں میں مدافعانہ جنگوں میں مردوں کی ممد و معاون بھی تھیں دینی تعلیم میں بھی وہ ید طولیٰ رکھتی تھیں اور ان معنوں میں خواتین اہل بیت نمایاں اور امتیازی شان لئے ہوئے نظر آتی ہیں جیسے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور اس زمانہ کی دیگر صحابیات و خواتین۔ اور خواتین اہل بیت کی تمام تر عظیم قربانیاں۔ ان کا جانی اور مالی جہاد، ان کی نفس کشی، یہ سب اس بات کی روشن دلیل ہے کہ انبیاء علیہم السلام اور ان کے خلفائے کرام کا پیش کردہ دین ہی دراصل زندہ اور سچا دین ہے۔ اور اس دین برحق کی ہی وہ برقی قوت تھی جس نے اس کے ماننے والوں کے اندر وہ روحانی انقلاب اور چکا چوند پیدا کی کہ وہ تمام کے تمام اپنے آپ سے اس قدر فراموش ہوئے کہ وہ فنا فی اللہ ہو کر رہ گئے اور صرف مرد ہی ان صفوں میں صف اوّل میں کھڑے نظر آتے ہیں بلکہ خواتین بھی مردوں سے نیکیوں صداقتوں میں استثنائی مقام لئے ہوئے نظر آتی ہیں۔

میری عزیز و محترم بہنو! جیسا کہ آپ جانتی ہیں کہ انبیاء و خلفاء کا مشن اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو قائم کرنا۔ اس کے کلام کی عظمت و اہمیت کو قائم کرنا اور اللہ تعالیٰ کے حبیب بانیٔ اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو چار دانگ عالم میں بلند و بالا کرنا ہے

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں ضرورت حقہ کے تحت اپنی سنت کے مطابق مخلوق کی فلاح و بہبود کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ آپ کا مشن آپ کی بعثت کا مقصد لاریب وہی تھا جو آپ سے پہلے تمام انبیاء علیہم السلام کا تھا۔ آپ دین مصطفےٰ کے احیاء کے لئے مبعوث ہوئے اس راہ میں باوجود ہزارہا مخالفت و مخاصمت کے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت آپ کے ساتھ ساتھ رہی۔ اور حق و صداقت کے نور کی شمعیں آپ کی جماعت میں نہ صرف مردوں کے قلوب مطہر میں ہی روشن ہوئیں بلکہ خواتین جماعت کو بھی اللہ تعالیٰ نے اس سے وافر حصہ عطا کیا اور وہ بھی نور ایمان کی برقی قوت کے تحت اس میدان کارزار میں مردوں کے ساتھ ہمرکاب نظر آتی ہیں۔

میری عزیز و محترم! جیسا کہ آپ جانتی ہیں کہ عورت اور مرد اس دنیا کی گاڑی کے دو پہیے ہیں۔ ایک پہیہ بیکار ہو تو پوری گاڑی بیکار ہو جاتی ہے۔ جس طرح دنیاوی امور کی انجام دہی کے لئے عورت و مرد دونوں کے تعاون کی ضرورت ہے اسی طرح دینی امور میں بھی دونوں کے تعاون کی اور دونوں کی توجہ کی شدید ضرورت ہے کیونکہ دونوں کے حسن عمل سے زندگی کے حقیقی مقصد کی احسن طور پر تکمیل ہو سکتی ہے۔ لیکن میرے نزدیک ان معنوں میں خواتین قوم کا آدھا حصہ ہوتی ہیں اور بعض صورتوں میں تو خواتین کی ذمہ داری مردوں سے بہت بڑھ کر ہے۔ کیونکہ مستقبل میں قوم کا بوجھ اٹھانے والے سپوت ان کی گود کے پروردہ ہوتے ہیں۔ اسی لئے بانیٔ اسلام نے لڑکیوں اور عورتوں کی تربیت پر خاص زور دیا۔

چنانچہ اسی مقصد کی تکمیل کے لئے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تخت خلافت پر متمکن ہوتے ہی اس عظیم تنظیم کی بنیاد ڈالی۔ ابتداء میں خواتین کی یہ انجمن صرف چودہ ممبرات پر مشتمل تھی جن میں سرفہرست حضرت اُمّ المومنین اماں جان رضی اللہ عنہا کا اسم گرامی ہے اور پھر آپ کے بعد حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ حضرت بڑی آپا جان (سیدہ اُمّ ناصر احمد صاحبہ) اور حضرت آپا جان سیدہ امۃ الحی صاحبہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ حضرت سیدہ بڑی آپا جان رضی اللہ عنہا کو یہ شرف حاصل رہا کہ آپ شروع سے لے کر تا حیات صدر لجنہ اماء اللہ کے عہدہ پر فائز رہیں۔ اور آپ نے کمال فہم و فراست سے اس تنظیم کو نہایت احسن طریق سے چلایا۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھُمَا وَارْحَمْھُمَا وَارْفَعْ دَرَجَاتِھِمَا وَادْخِلْھُمَا فِیْ جَنَّۃِ النَّعِیْم

کون جانتا تھا کہ چودہ ممبرات پر مشتمل خواتین کی یہ ایک مختصر انجمن ترقی کرتے کرتے ایک دن ایسی عظیم شہرت کی مالک ہوگی کہ وہ بین الاقوامی حیثیت اختیار کرے گی اور پھر اس تنظیم کے تحت احمدی خاتون تعلیمی، فکری اور عملی لحاظ سے اس حد تک ترقی کرے گی کہ وہ دنیا کی تمام تر مسلمان خواتین کی صف اوّل میں نمایاں نظر آئے گی کیسی ہی عظیم اور مبارک ساعت تھی وہ، جس ساعت میں سیدنا مصلح موعود کے دست مبارک سے اس مبارک ——— ہاں سراپا مبارک تنظیم یعنی لجنہ اماء اللہ کی بنیاد رکھی گئی

اور کون جانتا تھا کہ آج کی یہ مختصر تنظیم کل آنے والے دن کے لئے ایسا ٹھوس کردار ادا کرے گی کہ اس تنظیم کے تحت بیرون پاکستان اعلائے کلمۂ حق کے لئے بڑی بڑی مساجد وجود میں آئیں گی۔ مرکز میں اس تنظیم کے تحت درس و تدریس کے ادارے ہوں گے۔ انڈسٹریل سکول ہوگا اور نصرت گرلز ہائی سکول ہوگا۔ اور پھر علاوہ ازیں اس عظیم الشان تنظیم کے اپنے کام کے لئے ان کا اپنا لجنہ ہال ہوگا۔ جس میں رات دن یہ تنظیم اپنا کام کرتی ہے۔ پھر اس تنظیم نے تمام بیرونجات میں لجنہ اماء اللہ قائم کر دی ہے بیرونجات کی لجنات مرکزی ہدایات کے مطابق کام کر رہی ہیں۔ ان کا کام بھی تمام کا تمام مرکز کے نقطۂ نگاہ پر ہوں منت ہے اور اس طرح پر کل کی مختصر سی چودہ ممبرات پر مشتمل تنظیم آج بین الاقوامی شہرت کی مالک ہے اور کون؟

میری عزیز و محترم! غور کرنے کا مقام ہے کہ لجنہ اماء اللہ کا قیام کن نامساعد حالات میں ہوا؟ اور کتنی ممبرات پر مشتمل یہ انجمن وجود میں آئی؟ اور پھر آپ اس پر بھی غور فرمائیں کہ ان مبارک ممبرات نے اس راہ میں کس قدر شاندار مثالی قربانیاں پیش کیں جیسا کہ ہم تاریخ لجنہ میں ان ابتدائی ممبرات کی جدوجہد کی تفصیل دیکھتے ہیں۔

سلسلہ کے موتو[illegible] اخبار الفضل ہی کو لیجئے۔ اس کے جاری کرنے کے لئے حضرت سیدہ بڑی آپا جان رضی اللہ عنہا (حضرت ام ناصر احمد صاحبہ) کی عظیم قربانی کو مدنظر رکھیں۔ آپ نے کس طرح سیدنا حضرت مصلح موعود کی اس تڑپتی ہوئی خواہش کو پورا کیا اور کس طرح آپ ان کی ممد و معاون ہوئیں۔ آپ نے الفضل کے اجراء کے لئے اپنا طلائی زیور جو صرف دو جوڑی طلائی کڑوں پر مشتمل تھا دے دیا۔ جماعت پر اور بعد میں آنے والی نسلوں پر حضرت سیدہ آپا جان رضی اللہ عنہا کا کتنا عظیم احسان ہے۔ پھر اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت ام المومنین اماں جان رضی اللہ عنہا نے اس اخبار یعنی الفضل کی اشاعت اور وسعت کے لئے اپنی زمین دے دی۔ لاریب آج سلسلہ کا سب سے بڑا پرچہ الفضل ان دونوں مقدس شخصیتوں ہی کا مرہون منت ہے۔ اور الفضل پر یہ احسان انشاء اللہ ہمیشہ قائم رہے گا۔ اس کے علاوہ دیگر بہت سی صحابیات کی بھی بے شمار

قربانیاں اور مثالیں ہیں جن کا انفرادی اور تفصیلی ذکر ذرا مشکل ہے۔

میری عزیزو! یہی نہیں بلکہ دورِ حاضرہ میں بھی ایسی بہت سی مثالیں ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ اس دور میں بھی جن کے دلوں میں نورِ ایمان کی قندیلیں صحیح معنوں میں روشن ہیں وہ آج بھی شاندار قربانیاں پیش کرنے میں اپنی مثال آپ ہیں۔ وہ اپنی جان و مال اور اپنے جذبات مردوں کے ساتھ برابر شریک ہو کر پورے صبر و استقلال سے خوشی خوشی پیش کر رہی ہیں۔ اور ایسی خوش قسمت تمام تر خواتین کیلئے بے ساختہ دل کی گہرائیوں سے دعائیہ کلمات بے اختیار طور پر جاری رہتے ہیں۔ لیکن میری عزیز و محترم! یہ کہنے میں بھی تامل نہیں کہ مومن کی معراج خوب سے خوب تر کی تلاش ہے۔ دیکھئے اُس وقت ناساعد حالات میں اگر اتنی قدر قربانیاں ہماری خواتین کر سکتی تھیں تو آج دورِ حاضر میں جبکہ حالات پورے سازگار ہیں تعلیم کا چرچا عام ہے۔ اپنے علوم سے ہماری جماعت کو اللہ تعالیٰ نے وافر حصہ دے رکھا ہے۔ مالی لحاظ سے جماعت کی اکثریت پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل دائم ہے۔ اور دنیاوی علوم و فنون میں بھی ہماری جماعت کے افراد بفضلہٖ تعالیٰ کسی سے پیچھے نہیں۔ اور پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آگے بڑھ کر صراطِ مستقیم دکھا دی۔ نہ صرف یہی کہ راہِ مستقیم دکھائی بلکہ اس طرح بازو سے پکڑ کر اس راستہ پر گامزن کر دیا۔ اور آپؑ کے بعد آپ کے خلفائے کرام آپ کا ہاتھ تھامے ہوئے اس عظیم الشان راستہ پر تا قیامت آپ کے ساتھ رہے تاکہ آپ اس راستے کے نشیب و فراز اور اس پر پیچ راستہ کی کٹھن منزلوں سے دوچار نہ ہوں۔ یہ خلفائے کرام زندگی کے ہر موڑ پر کس کس طرح آپ کے ہادی و رہبر بنے اور عصرِ حاضر میں بھی آپ دیکھ سکتی ہیں اور غور کر سکتی ہیں کہ موجودہ خلافتِ ثالثہ بھی اس مشن کو سنبھالنے کے لئے کس طرح آپ کی رہنمائی کے لئے رواں دواں ہے۔

آئیے سوچئے! اور غور کیجئے کہ اب موجودہ دور اور موجودہ زمانہ کس طرح پکار پکار کر ہم سے زیادہ سے زیادہ قربانیوں کا مطالبہ کر رہا ہے۔ یہ انتہائی نازک زمانہ ہے۔ اس وقت ہمارا مقابلہ کفر و الحاد سے ہے ہم نے زنگ آلود تثلیث کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو قائم کرنا ہے اور اسلام کے جھنڈے کو تمام اکنافِ عالم میں گاڑنا ہے۔ اس حسین مقصد کے حصول کے لئے جب تک ہم میں سے ہر ایک خواہ بچہ ہو یا بڑا۔ خواہ بوڑھا ہو یا جوان اور خواہ مرد ہو یا عورت۔ جب تک سب کے سب ایک لگن کے ساتھ اس راہ ص۲۲

جب تک ہم سر دھڑ کی بازی نہ لگا دیں گے تب تک اس عظیم الشان مقصد کو کما حقہٗ پا لینا کار سے دارد ہے۔

میری عزیز و محترم!

یہ راہ ایک واضح حقیقت ہے یہ سلسلہ الٰہی سلسلہ ہے۔ یہ چلے گا اور ضرور چلے گا اور انشاء اللہ تعالیٰ چلتا چلا جائے گا۔ لیکن کیوں نہ ہم ہی وہ خوش قسمت ہوں جن کی شبانہ روز کی جدوجہد سے وہ عظیم و متین مقصد حل ہو جائے جس مقصد کے لئے ہماری جماعت کا قیام وجود میں آیا

خاکسار
مہر آپا

میں احمدی بچی ہوں

از محترم و مکرم عبدالمنان صاحب ناہید

میں احمدی بچی ہوں
ہے عزم جواں جس کا
میں بات کی سچی ہوں

میں احمدی بچی ہوں!
اس قوم کی بیٹی ہوں
میں قول کی پکی ہوں

باقی ہے زمانے میں اب صدق و صفا مجھ سے
ہے حسنِ ادا مجھ سے ہے مہر و وفا مجھ سے

قرآں مری دولت ہے
اسلام کی خادم ہوں
اقوال میں شوکت ہے

ایماں مری زینت ہے
خدمت مجھے راحت ہے
کردار میں عظمت ہے

عصمت کی انا مجھ سے، عفت کی بقا مجھ سے
سیکھیں گے جہاں والے آئینِ حیا مجھ سے

تابندہ جبیں میری
جو دنیا پریشاں ہے
اک تازہ فلک میرا

ہر بات حسیں میری
وہ دنیا نہیں میری
اک تازہ زمیں میری

اس دور کی ظلمت میں پھیلے گی ضیا مجھ سے
پہنے گا جہاں سارا کرنوں کی قبا مجھ سے

یکساں میری تنہائی
بے کار تکلف کی
ہیں فیضِ مسیحا سے

اور انجمن آرائی
بنتی نہیں سودائی
کرتی ہوں مسیحائی

دنیا میں آئے گی جنت کی ہوا مجھ سے
راضی ہوں خدا سے میں راضی ہے خدا مجھ سے

میں احمدی بچی ہوں
میں احمدی بچی ہوں

مومن جس کام کا عزم کرتا ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:-

"…. اسلامی تاریخ میں ہمیں مومن کی یہی شان نظر آتی ہے کہ جب وہ کوئی کام شروع کرتا ہے تو اسے انتہا تک پہنچاتا ہے۔ جس طرح خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اپنے انجام بخیر ہونے کے لئے دعا کرو۔ اسی طرح یہ بھی فرمایا ہے کہ خدا سے یہ بھی دعا کرتے رہو کہ تمہارے ہر فعل کا انجام بخیر ہو۔ تم اسے کامیابی کی آخری حد تک پہنچا سکو"

نیز حضور فرماتے ہیں کہ:-

"آپ کو خدا تعالیٰ نے سلسلہ کے بڑے اہم کام کرنے کی توفیق دی ہے۔ ہم آپ کو ذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ کی رو سے یاد دہانی کرانے آئے ہیں۔ جو کام آپ کروا رہے ہیں (آپ کے سپرد ہے) اس کی رفتار بڑی سست ہے۔ اس کے اندر چستی پیدا ہونی چاہیئے۔"

پس احباب کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مبارک ارشادات کی روشنی میں ادائیگی چندہ وقفِ جدید کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔ کیونکہ اس کے مالی سال کے اختتام کو صرف چند روز رہ گئے ہیں جملہ عہدیداران جماعت اپنی جماعت کا جائزہ لیں اور بقایادار احباب سے رقوم وصول کر کے ارسال فرما دیں

اللہ تعالیٰ آپ کو اور جملہ احبابِ جماعت کو اپنے چندوں کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

بیرونی ممالک میں لجنات اماء اللہ کی مساعی پر ایک طائرانہ نظر

(محترمہ بُشریٰ بشیر صاحبہ ایم۔اے)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے ایک وعدہ فرمایا تھا کہ "مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" یہ وعدہ آج اس شان سے پورا ہوا ہے کہ تمام دنیا اس کی معترف ہے۔ لجنہ اماء اللہ کا قیام جس کی بنیاد آج سے پچاس برس قبل حضرت مصلح موعود رضؓ کے ہاتھوں رکھی گئی آج ایک بین الاقوامی جماعت بن چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تمام اہم ممالک میں احمدی خواتین تبلیغ اور تربیت کا کام سرانجام دے رہی ہیں۔

ممالکِ ذیل میں لجنہ اماء اللہ کا قیام ہو چکا ہے اور مرکزی لجنات کے تحت ان کی متعدد شاخیں ہر ملک کے طول و عرض میں مستعدی سے سرگرم عمل ہیں۔ مارشس، انڈونیشیا، انگلستان، ہالینڈ، امریکہ، کینیڈا، ڈنمارک، مشرقی افریقہ، جنوبی افریقہ، مغربی افریقہ اور مشرق وسطیٰ میں عدن، ابوظبی اور کویت۔

چند ایک اہم لجنات کی نمایاں مساعی کا مختصر ذکر پیشِ خدمت ہے۔

لجنہ امریکہ:

واشنگٹن میں مرکزی لجنہ کی عہدیداران نہایت محنت سے کام کر رہی ہیں۔ جن کی نگرانی میں باقی ۲۱ شہروں میں لجنہ کی تنظیمیں قائم ہیں۔ مرکزی لجنہ ماہانہ رسالہ "عائشہ" شائع کرتی ہے، جو تبلیغ کا اہم ذریعہ ہے۔ علاوہ ازیں سرکولرز کے ذریعہ تمام لجنات سے رابطہ قائم کر کے انہیں ہر طرح کی معلومات بہم پہنچاتی ہے۔ بچیوں کا تربیتی اجتماع منعقد ہوتا ہے جس میں دینی معلومات سکھانے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ عیدین کے موقع پر پادریوں اور غیر از جماعت معززین کو مدعو کر کے اختلافی مسائل زیرِ بحث لائے جاتے ہیں۔ مستورات کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں بہت سی سعید روحیں قبولِ اسلام کی توفیق پاتی رہتی ہیں۔ مختلف مقامات پر مساجد بنانے کے لئے معقول رقم جمع کرنے اور تبلیغ کو وسعت دینے کے لئے پروگرام بنایا جاتا ہے۔ پردہ کی اہمیت بتا کر اس کی پابندی کی تلقین کی جاتی ہے۔ مرکزی لجنہ اماء اللہ کی پچاس سالہ تقریب بھی نہایت شان و شوکت سے منائی۔ جس میں تمام مقامی لجنات (۱۶ لجنات) کو مدعو کر کے شمولیت کی دعوت دی گئی تھی۔ اس میں امریکہ میں اسلام اور لجنہ کی مساعی سے متعلق تقاریر کی گئیں۔ نمائش کا اہتمام کیا گیا۔ نیز مختصر سا پروگرام ناصرات کا بھی رکھا گیا۔ نیز سابقہ عہدیداران لجنہ کی خدمات کا اعتراف بھی نہایت خوبصورتی سے کیا گیا۔

لجنہ انگلستان:

مرکزی لجنہ انگلستان کے ماتحت لنڈن۔ مڈل سیکس۔ جلنگھم۔ گلاسگو۔ ہڈرزفیلڈ۔ ہانسلو میں لجنہ کی شاخیں باقاعدگی سے کام کر رہی ہیں۔ اس لجنہ کی مستورات کو وقتاً فوقتاً چوہدری سر محمد ظفراللہ خان صاحب اور دیگر معززینِ جماعت کی تقاریر سننے کا موقع بھی ملتا رہتا ہے۔ لجنہ کے اجلاس ہائے کے علاوہ ناصرات الاحمدیہ کی ہفتہ وار تعلیمی کلاسز کا انتظام بھی ہے۔ جس میں قرآن مجید، نماز باترجمہ اور دینی مسائل سکھانے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

لجنہ مارشس:

مرکزی لجنہ کے ماتحت آٹھ شاخیں کام کر رہی ہیں۔ سیرت النبیؐ کے اجلاس نیز تبلیغی اجلاس باقاعدگی سے منعقد ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں تعلیم القرآن کلاس، وقفِ عارضی، تقریری مقابلہ جات اور سالانہ اجتماعات میں مصنوعات کی نمائش کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ مسز اندرا گاندھی کے دورۂ مارشس کے موقع پر ان کی خدمت میں قرآن مجید اور اسلامی لٹریچر پیش کیا گیا۔ اسی طرح ملکۂ برطانیہ جب اس سال مارشس آئیں تو لجنہ اماء اللہ کی طرف سے ان کی خدمت میں قرآن مجید پیش کیا گیا۔ جس کا واپس جا کر انہوں نے شکریہ ادا کیا۔

علاوہ ازیں پریس، ریڈیو اور ٹی۔وی کے ذریعہ لجنہ کے پروگرام پیش کئے جاتے ہیں۔ فرانسیسی میں کتب کے تراجم کر کے پیغامِ حق پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

لجنہ انڈونیشیا:

لجنہ انڈونیشیا بھی ایک فعّال لجنہ ہے۔ مرکزی لجنہ کے تحت کل ۳۶ شاخیں کام کر رہی ہیں۔ انڈونیشین زبان میں بچّوں کے لئے کتاب "راہِ ایمان" کا ترجمہ کیا گیا۔ سالانہ جلسہ اور دیگر اجتماعات کے مواقع پر ہزاروں مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام لجنہ کی خواتین کے سپرد ہوتا ہے۔ ایک مرکزی کمیٹی بنائی گئی ہے جو تمام مقامی لجنات کے لئے لائحہ عمل تجویز کرتی ہے بچّوں کے لئے تربیتی اجتماع بھی ہر سال منعقد کیا جاتا ہے۔

لجنہ فجی آئی لینڈ:

مرکزی لجنہ منظم طور پر کام کر رہی ہے۔ فجی میں MARO (مارو) کے مقام پر مسجد محمودؑ کی تعمیر میں مَردوں کے ساتھ ساتھ خواتین نے بھی بھرپور حصّہ لیا ہے۔ ایک قابلِ ذکر رقم جمع کرنے کے علاوہ خواتین نے مسجد کے لئے ۱۵۰ ڈالر کے قالین، باورچی خانہ کے برتن، چند قیمتی کتابیں، ایک بڑی کتابوں کی الماری، ایک بڑا کلاک قیمتی (۱۰۰ ڈالر) مسجد کی کھڑکیوں اور دروازوں کے لئے شیشے اور دیگر لوازمات، خوبصورت شمع دان فراہم کئے۔ علاوہ ازیں مسجد کی تعمیر کے دوران ہر طرح کی مدد دی۔

افریقہ:

مشرقی افریقہ، جنوبی افریقہ اور مغربی افریقہ میں متعدد مقامات پر لجنہ اماء اللہ کی تنظیم قائم ہے۔ جن میں قابلِ ذکر لجنات مندرجہ ذیل مقامات پر کام کر رہی ہیں:-

نیروبی۔ کمپالہ۔ جنجہ۔ دارالسلام۔ ممباسہ۔ سیرالیون۔ گھانا۔ نائیجیریا۔ بو۔ تنورا۔ کیپ ٹاؤن۔

نیروبی کی لجنہ باقاعدگی سے تمام اجلاس کرتی ہے۔ اور تمام مرکزی چندوں کی تحریکوں میں نمایاں حصّہ لیتی ہے۔ لیگوس کی لجنہ کے ماتحت نائیجیریا میں آٹھ شاخیں کام کر رہی ہیں۔ اسی طرح گھانا میں ۲۰ لجنہ کی شاخیں سرگرمِ عمل ہیں۔

SUNYANI (سنیانی) کے قریب احمدی خواتین نے ایک تعلیمی و تربیتی مرکز قائم کیا ہوا ہے۔ جس میں عربی اور سلائی پر خصوصی زور دیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں مقامی مساجد کے چندوں کی فراہمی کے لئے باقاعدہ کوشش کی جاتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورۂ افریقہ کے موقع پر حضرت اقدس کے ساتھ حضرت سیّدہ منصورہ بیگم صاحبہ نے لجنہ کے سنٹر کے سنگِ بنیاد میں ایک اینٹ رکھی جس کے لئے خواتین نے ایک معقول رقم کوشش کر کے جمع کی۔

نائیجیریا میں چار مخلص افریقن خواتین نے مساجد تعمیر کر کے جماعت کے لئے وقف کر دیں محترمہ بلقیس صاحبہ اجے بواڈے (نائیجیریا) کی پُرانی احمدی خاتون ہیں ۱۹۵۲ء سے ۱۹۶۵ء تک لیگوس میں لجنہ کی صدر رہیں۔ انہیں جوانی میں ایک سمندری سفر کے دوران حادثہ پیش آیا۔ ۶۹ مسافروں میں سے صرف سات لوگ بچے جن میں سے ایک وہ تھیں۔ اس شکرانے میں انہوں نے ۱۹۶۵ء میں اجے بواڈے واپس جا کر ایک مسجد بنوانے کا فیصلہ کیا۔ یہ مسجد مکمل کر کے جماعت کے سپرد کر دی۔

محترمہ شفیعہ اکارے صاحبہ BAKARE (مغربی نائیجیریا) نائیجیریا کی ایک تاجر خاتون ہیں انہوں نے اکرا اور اس کے گرد و نواح کی مساجد کی تعمیر میں فراخدلی سے چندہ دیا۔ انہوں نے اپنے گھر کے نزدیک ایک مسجد ۱۵۰۰ پونڈ سے تعمیر کر کے جماعت کے سپرد کر دی۔

مغربی افریقہ کے کامیاب دورہ سے مراجعت پر سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدی ڈاکٹروں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:-

"نائیجیریا میں اجے بواڈے میں ہماری ایک بہن نے پندرہ ہزار پونڈ سے زیادہ خرچ کر کے ایک جامع مسجد تعمیر کروائی۔ ہماری یہ بہن بڑی ہمّت والی ہے۔ اُس نے خود کھڑے ہو کر اپنی نگرانی میں یہ مسجد بنوائی ہے۔ اس نے مجھ سے کہا تھا کہ یہاں عربی کا سکول

کھولیں ۔ یہ ایک افریقن خاتون محترمہ الحاجہ فاطمہ بقیں (اسلامی نام) محترمہ ساریو صاحبہ (نائیجیریا) نے اپنے مرحوم والد کی یاد میں ایک مسجد ۱۰۰۰ پونڈ کی لاگت سے تعمیر کروائی ۔ اور احمدیہ جماعت کے اشاعتِ اسلام کے جذبہ سے متاثر ہو کر مسجد جماعت کے سپرد کر دی ۔

علاوہ ازیں مندرجہ ذیل لجنات بھی باقاعدگی سے اپنے اجلاس منعقد کرتی ہیں ۔ بچّوں کی دینی تربیت اور تبلیغ کی طرف دی جاتی ہے ۔ نیز خواتین کو منظم کر کے فعّال جماعتوں کی صورت میں تبدیل کرنے کی سعی جاری ہے ۔

۱ ۔ ہالینڈ ۔

۲ ۔ ڈنمارک ۔ اگرچہ یہ ایک نئی لجنہ ہے لیکن لجنہ مرکزیہ کی ہر تحریک پر لبیک کہنے میں بہت مستعد ہے ۔ نیز تنظیمی لحاظ سے بھی نہایت خوش آئند ہے ۔ وہاں کی بہنوں کی تعداد ابھی کم ہے ۔ لیکن بہت مخلص اور مستعد ہیں ۔

۳ ۔ ابوظبی

۴ ۔ کویت

۵ ۔ عدن

۶ ۔ رنگون ۔

المختصر یہ کہ بیرون ملک کل ۱۱۶ لجنات ہیں جو مصروفِ عمل ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ان کے کاموں میں برکت دیتا چلا جائے ۔ آمین ؛

جہانِ نُور

محترم و مکرم ثاقب زیروی صاحب مدیر "لاہور"

اے ماؤ، بہنو، بیٹیو تم اِک جہانِ نُور ہو
تم روشنی کا سَیل ہو تو حُسنِ شمعِ طُور ہو

پچاس برسوں سے ہو تم گرمِ سفر وقفِ عمل
تعمیرِ مِلّت کے لئے شام و سحر وقفِ عمل
ذہن و ذکا، فہم و خرد، فکر و نظر وقفِ عمل
ہر لمحہ تم مصروف ہو آٹھوں پہر وقفِ عمل
اِسلام کی خدمت میں تم شاداب ہو مسرور ہو
اے ماؤ، بہنو، بیٹیو تم اِک جہانِ نُور ہو

غفلت تھی جن اذہان میں اُن کو جگایا خواب سے
آگاہ تم نے کر دیا اِنسان کو آداب سے
تم نے بچایا دین کو اِلحاد کے سیلاب سے
تکذیب کی امواج سے تکفیر کے گرداب سے
تم مہرِ حق کی روشنی سے کس قدر معمُور ہو
اے ماؤ، بہنو، بیٹیو تم اِک جہانِ نُور ہو

لجنہ اماء اللہ نشانِ مصلحِ موعُود ہے
اِس کے لئے یہ زندگی ہر حال میں مسعود ہے
اِس کے اِرادوں کو دعائے مہدیٔ معہود ہے
تبلیغِ دینِ مصطفیٰ اِس کا دِلی مقصود ہے
جس کے لئے تم آج بھی ہر حال میں مامُور ہو
اے ماؤ، بہنو، بیٹیو تم اِک جہانِ نُور ہو

جاری رہے دینِ ھُدیٰ کی پیروی با صد یقین
تم کو بنایا ہے خُدا نے نسلِ آدم کا امیں
یہ جذبۂ تزئینِ دیں کوئی مٹا سکتا نہیں
تم اپنے حُسنِ فکر سے ہو ربِّ اکبر کے قریں
کیوں کر نہ دِل کی آرزو اللہ کو منظُور ہو
اے ماؤ، بہنو، بیٹیو تم اِک جہانِ نُور ہو

تہذیبِ نَو کی ہر روشنی کتنی قیامت خیز ہے
اِس عہدِ کج رفتار کی ہر مَوج زہر آمیز ہے
وہ تیرگی ہے چار سُو، سُورج بھی ظلمت ریز ہے
کیا شمعیں روشن رہ سکیں اب تو ہَوا بھی تیز ہے
پھر بھی نہ کوئی غم کرو، خالق کو جو منظُور ہو
اے ماؤ، بہنو، بیٹیو تم اِک جہانِ نُور ہو

یہ قتل و خوں، دھوکا دہی، مرگِ مروّت ہر طرف
بے رہروی ہر گام پر، کُفر و خباثت ہر طرف
تزویر بے تعزیر ہے، بے جا حمایت ہر طرف
قتلِ شرافت جا بجا، خونِ صداقت ہر طرف
پَر لُطفِ حق ہو جائے گا تم کس لئے رنجور ہو
اے ماؤ، بہنو، بیٹیو تم اِک جہانِ نُور ہو

عزّت، ادب، شرم و حیا، مہر و وفا جاتے رہے
آدابِ ہستی جس قدر تھے دیر پا جاتے رہے
وہ ہوشمند اہلِ نظر، وہ باصفا جاتے رہے
وہ راہرَو کھوئے گئے وہ رہنما جاتے رہے
ہمّت کرو جو تیرگی چھائی ہوئی ہے دُور ہو
اے ماؤ، بہنو، بیٹیو تم اِک جہانِ نُور ہو

تم سے ہُویدا آج ہے ہر شعلۂ افکار بھی
روشن ہے سُورج کی طرح گفتار بھی کردار بھی
تم کو ملے گی دیکھنا، اِک عزم کی تلوار بھی
توفیق بھی دے گا خُدا اور جذبۂ ایثار بھی
شرم و حیا کی پُتلیو! خدمت میں تم مشہُور ہو
اے ماؤ، بہنو، بیٹیو تم اِک جہانِ نُور ہو

صرف عورتوں نے اپنے چندے سے مساجد بنائیں!

نمبر شمار	نام	ملک	تاریخ تحریک	تاریخ سنگِ بنیاد	کس نے سنگِ بنیاد رکھا	تاریخ افتتاح	کس نے افتتاح کیا	کل چندہ
۱	مسجد فضل لندن	انگلستان	۶ر جنوری سنہ ۱۹۲۰ء	۱۹ر اکتوبر سنہ ۱۹۲۴ء	حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ	۱۳ر اکتوبر سنہ ۱۹۲۶ء	مکرم شیخ عبد القادر صاحب نمائندہ لیگ، آف نیشنز۔	۸۳ ہزار روپے
۲	مسجد مبارک ہیگ	ہالینڈ	۱۲ر مئی سنہ ۱۹۵۰ء	۲۰ر مئی سنہ ۱۹۵۵ء	محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب	۹ر دسمبر سنہ ۱۹۵۵ء	محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب	ایک لاکھ ۳۴ ہزار ۶۶۴ روپے
۳	مسجد نُصرت جہاں کوپن ہیگن	ڈنمارک	۲۷ر دسمبر سنہ ۱۹۶۴ء	۶ر مئی سنہ ۱۹۶۶ء	محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب	۲۱ر جولائی سنہ ۱۹۶۷ء بروز جمعہ	حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز	۶ لاکھ ۶ ہزار روپے

نوٹ:۔ مسجد فضل کی تحریک پہلے صرف عورتوں کے لئے نہ تھی۔ عورتوں نے دس ہزار رُوپے چندہ دیا۔ جب مسجد برلن تعمیر نہ ہو سکی تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فیصلہ کیا کہ مسجد برلن کی رقم سے جو ۷۲ ہزار ۷۶۱ روپیہ تھی مسجد فضل لندن تعمیر کی جائے اور یہ مسجد عورتوں کے نام سے موسوم کی جائے۔ اس طرح عورتوں کا چندہ ۸۳ ہزار بن جاتا ہے۔

ولادت

میری بیٹی عزیزہ سلیمہ بشریٰ اہلیہ عزیزم محمود احمد صاحب فاروقی ساکن لاہور کو بتاریخ ۶/۱۲ اللہ تعالےٰ نے دُوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت عزیز نومولود کا نام عمران محمود تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ عزیز کو صحت و سلامتی کی لمبی عمر دے اور خادمِ دین بنائے اور سارے خاندان کے لئے قرۃ العین ہو۔ (محمد حفیظ بقاپوری ایڈیٹر بدر)

جماعت کا ہر فرد یہ عزم کر لے

جماعت کے ہر فرد کو یہ عزم کر لینا چاہیئے کہ ۳۰ر اپریل ۱۹۷۳ء تک بجٹ کو پُورا کرنا ہے۔ یہ امر کسی سے پوشیدہ نہیں ہے کہ چندہ عام، حصہ آمد، جلسہ سالانہ جماعتی طور پر لازمی اور ضروری چندے ہیں۔ اور سب سے مقدم ہیں۔ کیونکہ ان کی بنیاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود رکھی ہے۔ اور ان کی باقاعدگی کے لئے تاکید کرتے ہوئے حضور نے یہاں تک فرمایا ہے:

"جو شخص تین ماہ تک چندہ ادا نہ کرے اس کا نام سلسلہ بیعت سے کاٹ دیا جائے گا۔ اور اس کے بعد کوئی مغرور اور لاپرواہ جو انصار میں داخل نہیں اس سلسلہ میں ہرگز رہ نہ سکے گا۔"

اس لئے عہدیداران و سیکرٹریانِ مال اور مبلغینِ کرام کو توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ امید ہے اِس مالی قربانی کی اہمیت اور سلسلہ کی ضروریات کو احبابِ جماعت کے سامنے مؤثر رنگ میں پیش کر کے اپنے ذمہ بقایا جات کی ادائیگی کے لئے توجہ فرمائیں گے۔ پس خوش قسمت ہیں وہ احباب جو دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے خدا کے دین کے لئے وعدوں کو پورا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین۔

درویش فنڈ۔ نصرت جہاں ریزرو فنڈ

جن مخلصین نے درویش فنڈ اور نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں وعدے کر رکھے ہیں۔ ان سے درخواست ہے کہ جلد ادائیگی کر کے ممنون فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ آپ سب کے ساتھ ہو آمین۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

بدر کی اعانت ہر احمدی کا قومی فریضہ ہے!!

(منیجر بدر)

صرف عورتوں نے اپنے چندے سے مساجد بنائیں!

نمبر شمار	نام	ملک	تاریخ تحریک	تاریخ سنگ بنیاد	کس نے سنگ بنیاد رکھا	تاریخ افتتاح	کس نے افتتاح کیا	کل چندہ
۱	مسجد فضل لندن	انگلستان	۶ر جنوری سنہ ۱۹۲۰ء	۱۹ر اکتوبر سنہ ۱۹۲۴ء	حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۳ر اکتوبر سنہ ۱۹۲۶ء	مکرم شیخ عبد القادر صاحب نمائندہ لیگ آف نیشنز۔	۸۳ ہزار روپے
۲	مسجد مبارک ہیگ	ہالینڈ	۱۲ر مئی سنہ ۱۹۵۰ء	۲۰ر مئی سنہ ۱۹۵۵ء	محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب	۹ر دسمبر سنہ ۱۹۵۵ء	محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب	ایک لاکھ ۴۳ ہزار ۶۶۴ روپے
۳	مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن	ڈنمارک	۲۷ر دسمبر سنہ ۱۹۶۴ء	۶ر مئی سنہ ۱۹۶۶ء	محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب	۲۱ر جولائی سنہ ۱۹۶۷ء بروز جمعہ	حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	۶ لاکھ ۶ ہزار روپے

نوٹ:- مسجد فضل کی تحریک پہلے صرف عورتوں کے لئے نہ تھی۔ عورتوں نے دس ہزار روپے چندہ دیا۔ جب مسجد برلن تعمیر نہ ہو سکی تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فیصلہ کیا کہ مسجد برلن کی رقم سے جو ۲۷ ہزار ۷۶۱ روپیہ تھی مسجد فضل لندن تعمیر کی جائے اور یہ مسجد عورتوں کے نام سے موسوم کی جائے۔ اس طرح عورتوں کا چندہ ۸۳ ہزار بن جاتا ہے۔

ولادت

میری بیٹی عزیزہ سلیمہ بشریٰ اہلیہ عزیزم محمود احمد صاحب فاروقی ساکن لاہور کو بتاریخ ۲/۱۲/۷۲ اللہ تعالیٰ نے دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت عزیز نومولود کا نام عمران محمود تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ عزیز کو صحت و سلامتی کی لمبی عمر دے اور خادمِ دین بنائے اور سارے خاندان کے لئے قرۃ العین ہو۔

(محمد حفیظ بقاپوری ایڈیٹر بدر)

جماعت کا ہر فرد یہ عزم کرلے

جماعت کے ہر فرد کو یہ عزم کر لینا چاہیئے کہ ۳۰ر اپریل ۱۹۷۳ء تک بجٹ کو پورا کرنا ہے۔ یہ امر کسی سے پوشیدہ نہیں ہے کہ چندہ عام۔ حصہ آمد۔ جلسہ سالانہ جماعتی طور پر لازمی اور ضروری چندے ہیں۔ اور سب سے مقدم ہیں۔ کیونکہ ان کی بنیاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود رکھی ہے۔ اور ان کی باقاعدگی کے لئے تاکید کرتے ہوئے حضور نے یہاں تک فرمایا ہے:

"جو شخص تین ماہ تک چندہ ادا نہ کرے اس کا نام سلسلہ بیعت سے کاٹ دیا جائے گا۔ اور اس کے بعد کوئی مغرور اور لاپرواہ جو انصار میں داخل نہیں اس سلسلہ میں ہرگز رہ نہ سکے گا"

اس لئے عہدیداران و سیکرٹریانِ مال اور مبلغین کرام کو توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ امید ہے اس مالی قربانی کی اہمیت اور سلسلہ کی ضروریات کو احباب جماعت کے سامنے مؤثر رنگ میں پیش کرکے اپنے ذمہ بقایا جات کی ادائیگی کے لئے توجہ فرمائیں گے۔ پس خوش قسمت ہیں وہ احباب جو دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے خدا کے دین کے لئے وعدوں کو پورا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین۔

درویش فنڈ۔ نصرت جہاں ریزرو فنڈ

جن مخلصین نے درویش فنڈ اور نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں وعدے کر رکھے ہیں۔ ان سے درخواست ہے کہ جلد ادائیگی کرکے ممنون فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو آمین۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

بدر کی اعانت ہر احمدی کا قومی فریضہ ہے!!

(مینیجر بدر)

Phone 35 Registered with the registrar of news papers, for India at No. R. N. 01/57 Regd. No. P 67

The Weekly BADR Qadian

Lajna Imaullah Number

Vol. 21 14, 21, December 1972 No 50, 51

حضرت مصلح موعودؓ کے چیدہ چیدہ ارشادات

حضور رضی اللہ تعالےٰ عنہُ نے فرمایا :۔

" اگر ہم عورتوں کی اِصلاح کا کام کرنا چاہتے ہیں۔ تو سب سے پہلے ضروری ہے کہ جہاں ایک سے زیادہ عورتیں ہوں وہاں لجنہ اماء اللہ قائم کی جائے ۔ لجنہ کے معنے ہیں، کمیٹی ۔ اُردو میں جس کو کمیٹی کہتے ہیں عربی میں اس کا نام لجنہ ہے۔ پس ہر احمدیہ جماعت میں مستورات کی ایک کمیٹی ہو۔ جہاں پڑھی لکھی عورتیں موجود ہوں وہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ سے خط و کتابت کرکے قواعد وغیرہ منگوالیں۔ اور اپنے ہاں کی عورتوں کو جمع کرکے ان کو وہ قواعد وغیرہ سُنائیں ۔ اور لجنہ قائم کریں اور جہاں پڑھی لکھی عورتیں موجود نہ ہوں وہ کسی مرد سے خط لکھوالیں اور مرکزی لجنہ کو اطلاع دیں اور اپنی ضروریات ان کے سامنے بیان کریں "

(الازہار صفحہ ۲۰۳)

حُسنِ سلوک :

" مَردوں پر بڑی بھاری ذمّہ داری عائد ہوتی ہے۔ مرد یاد رکھیں کہ عورت ایک مظلوم ہستی ہے۔ اس کے ساتھ محبت اور شفقت کے سلوک سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ ..... مَردوں کو اپنے رویّہ میں اصلاح کرنی چاہیئے ۔ ورنہ مرد اور عورتیں دونوں اس بشاشت سے محروم ہوجائیں گے " (تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۵۴ء ، الازہار صفحہ ۱۵۶)

پردے کے متعلق اسلامی تعلیم :

" اسلام ہرگز یہ حکم نہیں دیتا کہ عورتیں گھروں میں بند ہوکر بیٹھ جائیں ۔ ابتدائے اسلام میں ہرگز مسلمان عورتیں ایسا نہیں کرتی تھیں ۔ بلکہ جنگوں میں شامل ہوتی تھیں ۔ زخمیوں کی مرہم پٹیاں کرتی تھیں ۔ علوم مَردوں سے پڑھتی تھیں ۔ اور مردوں کو پڑھاتی تھیں ۔ سواری کرتی تھیں ۔ غرض ان کو پوری عملی آزادی حاصل تھی ۔ صرف اس امر کا اُن کو حکم تھا کہ اپنے سر گردنیں اور منہ کے وہ حصے جو سر اور گردن کے ساتھ وابستہ ہیں ان کو ڈھانپے رکھیں تا وہ راستے جو گناہ پیدا کرتے ہیں بند رہیں۔ [illegible] عملی کاموں سے الگ رہیں یہ نہ اسلام کی تعلیم ہے اور نہ اس پر پہلے کبھی عمل ہوا ہے "

(احمدیت یعنی حقیقی اسلام صفحہ ۱۷۴)

تربیتِ اَولاد :

" ماؤں کو چاہیئے کہ بچوں سے ایسا سلوک کریں جس کی نقل کرنے پر وہ ساری عمر ذلیل و خوار نہ ہوں ۔ ہمیشہ کے لئے ان کے اخلاق درست ہوجائیں "

(الفضل ۳ ستمبر ۱۹۱۳ء)

" خود نیک بنو اور خدا پرست بنو کہ تمہارے بچے بھی بڑے ہوکر نیک اور خدا پرست ہوں ۔ ماؤں کے قدموں کے نیچے جنّت ہے ۔ اس کے اصل معنے یہ ہیں کہ درحقیقت قوم میں جنّت تب ہی آتی ہے جب مائیں اچھی ہوں اور اولاد کی صحیح تربیت کرنے والی ہوں "

(تقریر فرمودہ جلسہ سالانہ ۱۹۴۴ء)

" اس بات کی ضرورت ہے کہ بچوں کی تربیت میں اپنی ذمہ داری کو خاص طور پر سمجھو اور اُن کو دین سے غافل اور بد دِل اور سُست بنانے کے بجائے چُست ، ہوشیار ، تکلیف برداشت کرنے والے بناؤ اور دین کے مسائل جس قدر معلوم ہوں اُن سے اُن کو واقف کرو ۔ اور خدا تعالیٰ ، رسولؐ ، مسیح موعودؑ اور خلفاء کی محبت و اطاعت کا مادہ اُن کے اندر پیدا کرو ۔ اسلام کی خاطر اور اس کی منشا کے مطابق اپنی زندگیاں خرچ کرنے کا جوش ان میں پیدا کرو " (لجنہ اماء اللہ کے مقاصد میں سے ایک مقصد ۔ تحریر ۱۹۲۲ء ۔ ازہار صفحہ ۵)

" اگر بچوں کی تربیت اچھی ہو تو قوم کی بُنیاد مضبوط ہوتی ہے ۔ اور قوم ترقی کرتی ہے ۔ اگر اُن کی تربیت اچھی نہ ہو تو قوم ضرور ایک نہ ایک دن تباہ ہو جاتی ہے ۔ پس کسی قوم کی ترقی اور تباہی کا دار و مدار اس قوم کی عورتوں پر ہے ۔ اگر آج کل کی مائیں اپنی اولاد کی تربیت اسی طرح کریں جس طرح صحابیات نے کی تو کیا یہ ممکن نہیں تھا کہ ان کے بچے بھی ویسے ہی قوم کے جاں نثار سپاہی ہوتے جیسے کہ صحابیات کی اولادیں تھیں ۔ اگر آج بھی خدانخواستہ جماعتِ احمدیہ میں کوئی خرابی واقع ہوئی تو اس کی عورتیں ہی ذمّہ دار ہوں گی " (تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۳۸ء ۔ ازہار صفحہ ۳۲۷)

آئندہ ترقی کی ضامن عورت :

" جب تک تم ترقی نہ کرو دین کامیاب نہیں ہوسکتا ۔ ہماری ترقیاں ہماری قربانیاں زیادہ سے زیادہ بیس یا پچیس سال تک رہیں گی ۔ اگر تم اپنی ذمہ داری کو سمجھو تو قیامت تک اس ترقی کو قائم رکھ سکتی ہو کیونکہ آئندہ نسلوں کو سکھانے والی تم ہی ہو ۔ ہمارا اثر ظاہری ہے ، تمہارا اثر دائمی ہے " (تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۲۲ء ازہار صفحہ ۶۸)

عورتوں کے دماغ ، حفاظتی قلعہ :

" مَیں جانتا ہوں کہ اس وقت اسلام کے لئے سب سے زیادہ زبردست قلعہ عورتوں کے دماغوں میں بنایا جاسکتا ہے اور اس قلعہ کی تعمیر اسی صورت میں ممکن ہے کہ عورتوں کی تعلیم کی سکیم پُورے طور پر اپنی دینی ضرورتوں کو مدِ نظر رکھ کر بنائی جائے اور انہیں اس قابل کر دیا جائے کہ وہ اپنے بچوں اور بھائیوں کو اس مقام پر کھڑا رکھیں جس پر سے ہٹانے کے لئے حوادثِ زمانہ کی آندھیاں اپنا پُورا زور لگا رہی ہیں "

(ایک تقریر ۱۹۳۳ء ۔ تاریخ لجنہ جلد اوّل صفحہ ۳۰۴)

عورتیں مبلغ بنیں :

" تمہارے ہمسایہ میں ہزاروں ہزار عورتیں رہتی ہیں ۔ مرد عورتوں کو تبلیغ نہیں کرسکتے ۔ تم ہی عورتوں کو تبلیغ کرسکتی ہیں ۔ اگر تم اپنے فرض کو سمجھو اور ہر سال دہلی میں دو چار مرد مَردوں کی تبلیغ کے ذریعہ احمدیت میں داخل ہوں اور دو چار سو عورتیں عورتوں کی تبلیغ کے ذریعہ احمدیت میں داخل ہوں تو یہ دو چار سو مرد اور دو چار سو عورتیں ہی صرف احمدیت میں داخل نہیں ہوں گے بلکہ ان کے ساتھ ان کے بھائی بہنیں اور بیٹے اور بچے بھی احمدیت میں داخل ہوں گے اور اس طرح تبلیغ کی رفتار دُگنی ہو جائے گی " (خطاب لجنہ اماء اللہ دہلی ۱۹۴۴ء)